غصہ کو کم کرو اور پہچانو کہ مین کون ہون کیسے نادان ہوئے ہو کہ اپنے دوست کو بھول گئے یہ جو
جوگی نے کہا صاحبقران تو ہاتھ بلند کر چکے تھے مگر وار نہ کیا اُسی مقام پر ہاتھ کو روک لیا اور
کہا کہ کیون پھر دھوکا دیتا ہی اب بھی کچھ نہین گیا ہی دین اسلام قبول کر اور ساحری پرستی ترک
کر اب تو میرے ہاتھ سے بچ نہین سکتا ہی میرے قبضہ مین ہی کیا کوئی اور شعبدہ دکھانے والا
ہی مین نے خوب پہچان لیا ہی کہ تو ساحر ہی اسی مین خیریت ہی کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اسلام قبول
کر گے سحر خواجہ پر سے اتار و وہ اپنے آپ مین آئین جوگی نے کہا کہ حمزہ دیکھو تو مین کون ہون ذرا
غور کر کے دیکھو تو اور پہچانو مین جوگی نہین ہون آپ کا عیار خواجہ عمرو ہون واہ کیا خوب
ایسے بیہوش ہوئے ہو کہ کسی کا خیال نہین ہی اپنے اور بیگانے سے سب سے بے بہرہ ہوا ایسا
انسان کو غافل ہونا زیبا نہین ہی ذرا میری طرف دیکھو اور شناخت کرو صاحبقران نے
جواب دیا کہ او جوگی یہ دھوکا اور فریب اور کسی کو دینا مین تیرے فریب مین آنے والا نہین
ہون تو نے جو دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی ہی اور موت قریب ہی تو تو نے یہ
فقرہ کیا مین کبھی تجکو نہ چھوڑونگا جوگی نے کہا کہ ای حمزہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین خواجہ عمرو
ہون اور وہ نقلی خواجہ ہین اگر یقین نہ آئے تو میری طرف دیکھو اور پہچانو یہ جو کہا صاحبقران
نے جوگی کی طرف دیکھا اُدھر جوگی نے اپنی آنکھ دکھائی کہ نگاہ صاحبقران کی بائین
آنکھ پر پڑی کہ وہ تل جو کہ شناخت کا ہی صاحبقران کو نظر آیا دل مین کہا کہ یہ اصل مین تو
خواجہ کی آنکھ تھی مگر ایسا نہ ہو کہ اسنے فقرہ کیا ہو چونکہ ساحر زبردست ہی اپنی جان بچانے
کے لیے یہ حرکت کی ہو فرمایا کہ مین نہ مانونگا اگر تو خواجہ عمرو ہی تو اصلی صورت اپنی مجکو دکھا
جوگی نے کہا کہ ذرا آپ بیٹھیے کہ مین اپنی صورت تبدیل کرون چند قدم صاحبقران ہٹے
مگر تلوار علم کیے رہے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بھاگ جائے بس جوگی نے فوراً تھلا گیا تھلا
کرنا تھا اب جو زمین پر قائم ہوا تو نہ وہ جوگی تھا نہ وہ تہمت نہ کرمانہ جھولی نہ سانپ نہ
عقرب خواجہ عمرو تھے خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ای حمزہ اب تو
پہچانا کہ مین کون ہون یہ عیاری صرف مین نے اس غرض سے کی تھی کہ دیکھون تو کیا کرتے
ہو ایسا تو نہین ہی کہ خوف کھاؤ اور حکیم اسقلینوس کیا کرتے ہین معلوم ہوا کہ تم بہت

دین و مذہب کے پختہ ہو مگر حکیم کے تو حواس بجا نہ تھے اگر مین اپنے کو اسوقت ظاہر نہ کرتا ضرور تمھارے ہاتھ سے مارا جاتا یہ کہکر دوڑکر صاحبقران کے قدم پر خواجہ عمرو گرے چونکہ صاحبقران نے بخوبی پہچان لیا تھا خواجہ کو اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ کبھی ایسی عیاری نہ کیا کرو بڑا غضب ہوا تھا کہ مین آمادہ قتل ہوا تھا اگر کہین ہاتھ پڑ جاتا تو بڑی خرابی ہوتی مین تم کو کہان سے لاتا واہ کیا خوب اچھی دلگی ہی اُدھر حکیم نے جو دیکھا کہ وہ جوگی خواجہ عمرو بن کر آئے تھے دم مین دم آیا اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُدھر کو چلے جدھر سے صاحبقران و خواجہ چلے آتے تھے یہانتک کہ لاکر مسند پر بٹھایا خواجہ نے اُس نقلی عمرو کو اور شیر کو نذر زنبیل کیا اسقلینوس نے بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی خواجہ تم نے بہت اسوقت پریشان کیا اور دم نکال لیا تھا میری تو عجب حالت تھی یہی جی چاہتا تھا کہ سامری و جمشید کو سجدہ کرون مگر پھر دل یہ کہتا تھا کہ یہ کونسی حرکت ہی جان کا اسقدر خوف ہی کہ دین و مذہب کو ترک کرتا ہی اگر جان جائے گی تو جائے مگر مذہب مین فرق نہ آئے مگر حالت یہ تھی کبھی جان کا خیال آتا تھا بارے نہ جان گئی نہ مذہب مین فرق آیا خداوند کریم نے خوب بچایا خواجہ نے کہا کہ اے حکیم صاحب معلوم ہوا کہ آپ سُست اعتقاد ہین آپ کو اپنی جان بہت پیاری ہی اسقلینوس نے جواب دیا کہ خواجہ یہ امر نہین ہی یہ تقاضائے بشریت ہی انسان کی حالت یکسان نہین رہتی ہی دل ہی تو ہی کبھی قابو مین ہی کبھی قابو مین نہین ہی انھین باتون سے تو ضعیف البنیا دکہلاتا ہی اب اس ذکر کو جانے دیجیے اے خواجہ یہ تو سب ہوا مگر ایک بات بڑی خرابی کی ہوئی کہ آپ جو جوگی بنکر تشریف لائے اور آپنے شیاطین کو طلب کیا اور صاحبقران سے آپ نے کہا کہ رہا کردو صاحبقران نے رہا کر دیا آپ نے اپنے برابر بٹھا لیا تھا جب صاحبقران آپ کے اوپر تلوار علم کر کے چلے تو وہ بھاگ گیا خواجہ مُسکرائے اور کہا کہ وہ بھاگا نہین ہی میرے پاس موجود ہی جب صاحبقران تلوار لے کر میری طرف چلے مین نے اُسی حالت سے اُسکو نذر زنبیل کر لیا اور وہ روپیہ بھی جو تم نے مجھکو دیا تھا مجھکو تم سے صرف روپیہ حاصل کرنا تھا اور صاحبقران سے مگر مین یہ جانتا تھا کہ حمزہ سے ایک حبہ نہ ملے گا وہی ہوا کہ

حمزہ سے نہ ملا مگر تم نے خوف کھا کر پندرہ ہزار روپیہ دیا مگر میرا کام ہو گیا تم سے کچھ ملا بھی نہ
تھا مین نے تم سے بھی لیا یہ کہکر شیاطین کو زنبیل سے نکالا زبان مین سوزنی بیکر اسقلینوس
کے ملازمون سے کہا کہ اسکو ستون سے باندھ دو اُسوقت شیاطین کو ستون سے باندھ
دیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم نے تو بڑا عرصہ کیا اور آئے بھی تو ایک نیا فقرہ
کیا اور پریشان کیا اب ایسی عیاری نہ کرنا کہ جس سے طبیعت پریشان ہو اپنا حال سب
بیان کرو کہ کیا خبر لائے اور یہ کیا حرکت تھی خواجہ نے کہا کہ اے صاحبقران مین جو آپ سے
رخصت ہو کر یہان سے طرف کوہ کے گیا وہان جا کر بڑا مجمع دیکھا یہ کہکر خواجہ نے کل حال
اسلم جادو کا جو کہ ساحر بنا ہوا تھا اور خدائی کرتا تھا کل بیان کیا اول سے آخر تک اسیری
اسلم کا اور اسلم کو اسیر کرنے کا جو کہ منشی احمد حسین صاحب تم نے تحریر کیا ہے وہ سب
بیان کیا اُسکے بعد اپنا طلسم زعفران زار مین جانا اور عیاری کر کے جہانگیر کو رہا کرنا وہان سے
خبر پا کر اپنا شہر عنطاقیہ مین آنا اور علمشاہ کو عیاری کر کے رہا کرنا اور سب ساحرون کا
لشکر اسلام سے آنا اور عنطاق کج کلاہ کا مع کل اہل شہر کے مسلمان ہونا اور علمشاہ کا
طرف کوہ البرز کے مع عنطاق کج کلاہ کے جانا اور اپنا مع کل ساحرون کے طرف لشکر کے
چلنا راہ مین تباہی لشکر اسلام کے خبر پانا اور بادشاہ اسلام کا مع لشکر کے آکر طلسم نوخیز جمشیدی
سے شریک لشکر اسلام ہونا سب کا تباہ ہونا اپنا بادشاہ بنکر جانا اور جہانگیر کو نقابدار
بنا کر لے جانا اور بادشاہ اسلام سے ٹھیکہ لے کر نقابدار کو قتل کرنا اُسکے بعد قرناطیس کا
اُسیر عیاری کرنا اور عیاری کر کے اسیر کرنا اُسکا مسلمان ہونا اور اخلاق قزاق کا اور تمام
اہل کوہ کا مسلمان ہونا بادشاہ کا جشن کرنا سب حال بیان کیا اُسکے بعد کہا کہ مین بادشاہ
اسلام سے رخصت ہو کر آپ کی خدمت مین چلا راہ مین مین نے خیال کیا کہ چلکر کچھ عیاری
کر کے روپیہ وصول کرنا چاہیے چنانچہ مین نے یہ شیر مصنوعی کا بنایا اور اُسمین ایک اپنی
زنبیل سے نکالکر آدمی کو اپنی صورت بنا کر بٹھایا اُسکو یہ سب تقریر قبل سے سمجھا دی تھی
کہ مین جب تم کو طلب کرون اُسوقت تم شکم شیر سے نکلنا چنانچہ مین نے اپنے کو جوگی بنایا
اور یہان آیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر چلے

تو راہ مین خیال کیا کہ چلکر حمزہ پر بھی عیاری کرون دیکھون ہوتا ہی یا نہین اور حکیم استقلینوس کا کیا حال ہوتا ہی چنانچہ خواجہ نے اپنے کو جوگی بنایا اور ایک حبشی کو زنبیل سے نکال کر اپنی صورت بنایا اور اُسکو وہ سب تقریر تعلیم کر دی اور وہان سے روانہ ہوئے تھے یہان آکر پہونچے جب خواجہ اپنا سب حال بیان کر چکے اُسوقت صاحبقران نے اپنی حالت سب بیان کی جو کہ گذری تھی اُسکے بعد صاحبقران نے شیاطین سے کہا کہ تم نے سُنا کہ وہ کہ جو گنبد مین رہتا تھا کوہ پر جسکو سب اپنا خدا جانتے تھے وہ اسلم جادو ہی خواجہ اُسکو اسیر کر لائے ہین اب تم کیا کہتے ہو دین اسلام کے اختیار کرتے ہو شیاطین خاموش کھڑا ہوا سب سُن رہا تھا جب یہ صاحبقران نے فرمایا شیاطین نے اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جائے تو مین کچھ کلام کرون اور جواب دون صاحبقران نے حکم دیا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے وہ سوزن شیاطین کی زبان سے نکال لی شیاطین نے کہا کہ مین نے سب سُنا اور مین اقرار کر چکا ہون کہ اگر خداوند کوہ نشین کا حال میرے اوپر ظاہر کر دیا جائے تو مین مسلمان ہون بس مین اپنے قول پر قائم ہون خواجہ نے جو حال بیان کیا مین نے سب سُنا ہان اگر اسلم نکل کر سب حال جو کہ خواجہ عمرو نے بیان کیا ہی بیان کرے اور تصدیق کرے تو مین ابھی مسلمان ہو جاؤن پھر ذرا عذر نکرون صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اسلم کو زنبیل سے نکالو تاکہ شیاطین دین اسلام قبول کرے اور اسلم کو بھی تلقین کرین اگر وہ مان لے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرین خواجہ نے فوراً اسلم کو زنبیل سے نکالا اور کمند آصفا و باصفا سے اُسکو باندھا اور خواجہ نے سب حال جو کہ قمر صاحب مرحوم نے اپنے جزون مین تحریر کیا ہی اُسکے روبرو بیان کیا اُسنے سب کی تصدیق کی مین نے بسبب طول کے نہین تحریر کیا جب وہ تصدیق کر چکا اور اُسنے اقرار کر لیا اُسوقت شیاطین نے کہا کہ مین نے لعنت کی اب مجھ پر سب حال بخوبی روشن ہو گیا کہ جسطور سے مین ہون ویسے یہ بھی ہی اسنے ہزارون آدمیون کو گمراہ کر رکھا تھا واقعی امر یہ ہی کہ خداوند کریم برحق ہی اور آپکا دین حق ہی مجکو رہا کر دیجیے تاکہ مین آپکے قدمونکو بوسہ دون مین نے آپ کی اطاعت بدل و جان قبول کی صاحبقران نے فرمایا کہ شیاطین کو رہا کرو خواجہ نے بھی جو غور سے دیکھا تو اُسکے چہرہ پر نور اسلام کو ظاہر پایا اور پیشانی کو نور اسلام سے منور دیکھا ملازمان استقلینوس سے نے

شیاطین کو رہا کر دیا شیاطین نے پہلے دوڑکر صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے
سینہ سے لگایا بہت شفقت فرمائی اُسکے بعد شیاطین نے خواجہ کے قدم چومے خواجہ نے
بھی گلے سے لگایا اب شیاطین اسقلینوس کے قدمون پر گرا اور عرض کرنے لگا کہ میری خطا
معاف فرمائیے مین نے بہت بڑا قصور کیا کہ آپسے ہمسری کی اسقلینوس نے بھی گلے سے لگایا
اُسکی خطا معاف کی شیاطین نے کہا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہون خواجہ
نے فرمایا کہ ای شیاطین ابھی صاحبقران کو ساحران طلسم سے مقابلہ کرنا ہی لہذا تم ابھی کلمہ
نہ پڑھو اگر کلمہ پڑھوگے تو سحر کو فراموش کروگے پھر جب ساحرون سے مقابلہ کی نوبت آئے گی تو
کیونکر مقابلہ کروگے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ مطیع اسلام ہو ہان جب طلسم فتح ہوجائے اُسوقت سحر
سے توبہ کرنا اور کلمہ بھی پڑھنا شیاطین نے جواب دیا کہ مین آپ کا تابع فرمان ہون جو حکم فرمائیے اُسکو
بجالاؤن اگر یہی مرضی ہی تو بسم اللہ بس شیاطین صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اُسکو صاحبقران
نے اسقلینوس کے بائین طرف جگہ مرحمت فرمائی اُسنے اُسیوقت اپنے سب ملازمون اور
شاگردون کو طلب کرکے سلمان کیا اور اپنے مکان پر جاکر سب اپنا اسباب لے آیا جب شیاطین
مطیع اسلام ہوچکا اُسوقت صاحبقران اسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای اسلم تو
بھی اس شرک اور کفر سے باز آ خداوند کریم وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی تو
بھی اُسکا ایک ادنی بندہ ہی مثل ہم سب کے اپنے کو خدا نہ جان شیطان کے بہکانے سے باز آ
دین اسلام قبول کر مطیع اسلام ہو یہ فرماکر چند کلمہ وحدانیت خداوندکریم و نعت رسول مقبول
مین زبان معجز بیان سے فرمائے اور بہت کچھ پند و نصیحت کی علاوہ صاحبقران کے خواجہ عمرو
اور شیاطین و اسقلینوس نے بھی بہت بہت سمجھایا خواجہ نے یہانتک کہا کہ تو نے
دیکھ لیا کہ تو جہان بھاگ کر گیا مین پہونچا تو نے مجکو اسیر بھی کرلیا مین رہا ہو گیا مین نے
تجکو آخر کو اسیر کرلیا تو میرا کچھ نہ کرسکا اور نہ اسوقت کچھ تو کرسکتا ہی مثل گنہگارون کے
بندھا ہوا کھڑا ہی یہ کیسا خدا ہی اسلم نے کہا یہ سب کچھ ہی پر ممکن نہین ہی کہ مین دین اسلام
قبول کرون یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مجکو ہزارون آدمی سجدہ کرتے تھے اور مین راحت سے
بسر کرتا تھا یا اب خود مین سجدہ کرون خواجہ نے کہا کہ قتل کیے جاؤگے کہا کہ قتل ہونا گوارا ہی

مگر یہ امر گوارا نہین ہی شوق سے قتل کرو مجکو کوئی قتل ہی نہین کر سکتا ہی ہین ابھی اپنا قہر تم سب پر نازل کرونگا کہ تم سب خاک سیاہ ہوجاؤگے دیکھو مجکو غصہ نہ دلاؤ یہ جو کہا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ بڑا سیاہ قلب ہی یہ کبھی دین اسلام قبول نہ کرے گا اسکو صحن مین لے جاکر قتل کرو بس خواجہ بموجب حکم صاحبقران اسلم کو صحن باغ مین لاے اس حرامزادے نے لاکھ لاکھ سحر کیا مگر کچھ نہ ہوسکا یہان بھی خواجہ نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا خلاصہ یہ کہ خواجہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اُسکا سر ناپاک جسم سے جدا کیا اُسکا مرنا تھا کہ ایک شور و غل برپا ہوا تاریکی ہوگئی زلزلہ پیدا ہوا آندھی سیاہ اُٹھی برت باری سنگ باری ہوئی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من اسلم جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم یہ مطلب خود نرسیدیم اسکا مرنا تھا کہ راوی بیان کرتا ہی جہان جہان اسکے سحر کے مکان و باغ و قصر تھے اور اشیا تھین سب برباد ہوئین اور سب شہر جو کہ اسکے قبضہ مین تھے رہا ہوئے وہ کوہ اور گنبد دھوان ہوکر غائب ہوگیا آج پندرہ دن سے وہان کے باشندون مین یہ غل و شور تھا کہ خداوند کہان تشریف لے گئے ہین جو ابھی زیارت سے مشرف نہین فرمایا ہی سب زیر کوہ جمع تھے کہ آج یکایک ایک برق چمکی اور شعلہ پیدا ہوا وہ کوہ و گنبد سب غائب ہوگیا اب اور زیادہ تہلکہ برپا ہوا جو کہ بزرگ اور جہاندیدہ تھے اُنھون کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ خداوند ہمسے کچھ ناخوش ہوگئے ہین اور ہم سے کوئی ایسی خطا ہوئی ہی کہ جسکے سبب سے خداوند بالاے آسمان تشریف لے گئے ہین چلو اب یہان سے یہان ٹھہرنا بیکار ہی جب مہربانی ہوگی پھر خداوند تشریف لاوینگے تو پھر میلا ہوا کرے گا یہ کہکر سب کے سب وہان سے اپنے اپنے مقام پر واپس آئے اور اُسی دن سے یہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین کہ ہم سے خداوند راضی ہوجائین انکو تو اس حال مین رکھیے اب یہان کا حال سماعت و ملاحظہ فرمایے کہ جب اسلم جادو کے مرنے کی علامت برطرف ہوئی اور روشنی ہوئی ہر طرح سے اطمینان ہوگیا اب صاحبقران نے اسقلینوس سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کی جائے کوہ بے ستون کے فتح ہونے کی اور بادشاہ سابق کے رہا کرنے کی تم نے کہا تھا کہ شیاطین شریک ہوجائین تو تدبیر ہو اُنھون نے بھی شراکت کی اب کیا کہتے ہو اسقلینوس نے کہا کہ

اب حضور شوق سے طرف کوہ بے ستون کے تشریف لے چلین اور اُس سے مقابلہ کر کے
قتل کرین کوہ کو فتح فرمائین بادشاہ سابق کو رہا کرین میرا لشکر موجود ہی اور مین بھی حاضر
ہون اور شیاطین بھی خدمت مین حاضر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر
تمھارے پاس ہی اسقلینوس نے کہا کہ بارہ ہزار کا لشکر ہی یہ سُنکے صاحبقران نے شیاطین
کیطرف دیکھ کر فرمایا کہ تمھاری کیا راے ہی اُسنے جواب دیا کہ مین اُستاد کی راے سے اتفاق
کرتا ہون یا صاحبقران میرے پاس بھی پانچ ہزار ساحر و غیر ساحر میرے شاگرد ہین وہ
سب کے سب آپ کی غلامی اور جان نثاری کو موجود ہین اُنکو بھی ہمراہ لیجیے خواجہ سے
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تمھاری کیا راے ہی خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ شوق سے
تشریف لے چلیے حکیم بہت ٹھیک راے دیتے ہین بس صاحبقران نے اسقلینوس و
شیاطین سے فرمایا کہ سامان کرو کل ہم یہانسے طرف کوہ بے ستون کے کوچ کرینگے
بس اُسیوقت اسقلینوس نے اپنے سردارونکو طلب کر کے تیاری لشکر کا حکم دیا اسی
طور سے شیاطین نے بھی اپنے شاگردونکو حکم دیا کہ تم بھی سب سامان کرو کل صاحبقران
کے ہمراہ برای مقابلہ بے ستون جادو چلنا ہوگا وہ لوگ بھی چلے گئے اور جا کر اپنا بندوبست
کرنے لگے یہان ملازمان اسقلینوس سامان درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ رات
بھر مین سب سامان درست ہو گیا شیاطین تعر ہشت مثل مین پاس صاحبقران
کے رہا خواجہ سے کہنے لگا کہ ای خواجہ صاحب یہ تو آپ نے بیان کیا کہ شیر مقوے کا
تھا یہ کیا تدبیر تھی کہ شیر کے ہر بن مو سے اور مُنھ سے اور کان سے شعلے نکل رہے تھے اور
چلتا کیونکر تھا خواجہ نے کہا کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ مین نے ایک حبشی کو اپنی شکل بنا کر
اندر شکم شیر مین بٹھا دیا تھا اُسکے پاس رال رکھدی تھی وہ رال کو جلاتا تھا اور ایک
کل بنائی تھی کہ وہ اسکو پھراتا تھا اُس کل کے ذریعہ سے شیر چلتا تھا یہ سُنکے شیاطین
و اسقلینوس نے بہت تعریف کی راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ نے اپنے کو
ظاہر کیا ہی تو اُس حبشی کو بھی ظاہر کر دیا تھا اُسنے بھی صاحبقران سے اقرار کیا تھا کہ
خواجہ نے مجکو اپنی صورت بنا کر یہ سب تقریر تعلیم کی تھی اس سبب سے صاحبقران انکو

اطمینان ہوگیا تھا اور نہ بشک تھا آدم برسر مطلب جب سب بندوبست ہوچکا صاحبقران
و خواجہ نے و حکیم و شیاطین نے کھانا کھاکر آرام کیا وہ رات براحت و آرام بسر کی بہ وقت
صبح بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت فرمائی اتنے عرصہ مین سب لشکر اسقلینوس کا تیار ہوکر
آگیا اور سب سامان سفر اُدھر سے سب سامان سفر لے کر حکیم شیاطین کے شاگرد بھی آگئے
خیمے وغیرہ سب بار کیے گئے سردارون نے شیاطین و اسقلینوس سے آکر عرض کیا کہ سب
سامان سفر تیار ہی اور سب آمادہ سفر تیار ہین بسم اللہ تشریف لے چلیے اسقلینوس نے
صاحبقران سے عرض کیا صاحبقران نے ہتھیار لگالئے پوشاک زیب تن فرمائی خواجہ
بانہاے عیاری سے آراستہ ہوئے دونون حکیمون نے اپنے کو سامان سے درست کیا بس صاحبقران
مع حکیمون و خواجہ کے بیرون قصر تشریف لائے سب نے مجرا کیا مرکب حاضر کیا گیا صاحبقران
سوار ہوئے دونون حکیم تخت پر بیٹھے اور سب سردار مرکبون پر سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سواری
سحر پر سوار ہوئے خواجہ نے رکاب سعادت انتساب صاحبقران پر ہاتھ رکھا صاحبقران
نے لشکر کے روانہ ہونے کا حکم دیا نشان لشکر کھل گئے لشکر مثل باد بہاری کے چلا طرف کوہ بے ستون
کے راوی صاحبقران کو تو طرف کوہ بے ستون کے روان رکھتا ہی اور کچھ حال بے ستون جادو
کا تحریر کرتا ہی کہ مین یہ تحریر کرچکا ہون کہ بے ستون جادو کوہ بے ستون پر حکومت کرتا ہی
یہ آمادہ بیٹھا ہوا ہی صاحبقران کے مقابلہ کے لیے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیچکا ہی یہ اسکو معلوم
ہوچکا ہی کہ ملکہ لعلان حور پیکر علیل ہی وہ براے کمک نہ آئے گی اسکو ملکہ بر جیس آفتاب منظر
کا انتظار ہی کہ وہ آلین تو مین زیر کوہ جاکر مقیم ہون اور طلسم کشا جب آئے تو اُس سے مقابلہ
کرون ہر روز دربار آراستہ کرتا ہی سب سردار حاضر ہوتے ہین ہر ایک سے یہی کہتا ہی کہ ملکہ نے
بڑا عرصہ کیا ابھی تک نہین تشریف لائین سب عرض کرتے ہین کہ اپنا سامان درست کرتی
ہونگی جب سامان درست ہوجائے گا تشریف لائینگی اس امر سے اطمینان رکھیے کہ ملکہ تشریف
نہ لائین یہ غیر ممکن ہی راوی کہتا ہی کہ ہر روز یہی ذکر ہوا کرتا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ
ہی سب سردار حاضر ہین بے ستون ملکہ ہی کا ذکر کر رہا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی سب نے
نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک ابر گلنار رنگ کوہ بے ستون پر آکر قائم ہوا اُس سے

موتی برس رہے تھے اُس ابر کو دیکھ کر بے ستون نے کہا کہ یہ ابر سحر ہے کسی ساحر کی آمد کا ابر ہے ضرور
کوئی ساحر آتا ہے کہ یکایک وہ ابر شق ہوا اُس سے ایک تخت پیدا ہوا اور بہت سے بازو ہنس
و عقاب کہ جنپر ساحر سوار تھے اور تخت پر ایک شاہزادی کہ وہ سب کی سب ہمراہ اُس نازنین کے
تھے بے ستون ہین آئین اب جو غور کر کے بے ستون اور سب سرداروں نے دیکھا تو ملکہ
برجیس آفتاب منظر تھی کہ بے ستون اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور تا بہ صحن
ملکہ کے استقبال کو آیا مع سرداروں کے ملکہ بھی تخت پر سے صحن مین آکر اُتری اور اُسکے ساتھ
جادوگرنیان اور وزیرزادی بے ستون و کل سرداروں نے ملکہ کو سلام کیا اور استقبال کر کے
بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو لاکر تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا جب سب بیٹھ چکے ملکہ کی بھی
خواصین و مصاحبین اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھ چکین اُسوقت ملکہ نے دریافت کیا کہ ابھی تک
لعلان حور پیکر نہین آئین اور تم پر کیا گذری طلسم کشا کی کیا کیفیت ہے اور حکیم کس فکر مین ہے
اور تمھارا کیا قصد ہے آیا لشکر تیار ہے یا ابھی نہین بس عرصہ نہ کرو جو کچھ تم کو کرنا ہو وہ فوراً کرو
عرصہ کرنے مین کام خراب ہوگا بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم صرف آپ کا انتظار
تھا یہان سب سامان درست ہے ملکہ لعلان حور پیکر بہت علیل ہین اس سبب سے وہ
تشریف نہین لائین آپ تو موجود ہین یہ کہکر بے ستون نے طلسم کشا کا آنا اور حکیم کی عرضی
کا طائر سحر کا خبر دینا کہ حکیم باغی ہوگیا اپنا نامہ روانہ کرنا طرف لعلان اور برجیس کے اور
خیلتاش و اجلاس و زلازل جادو کو برائے اسیری طلسم کشا روانہ کرنا بعد آنے جواب
نامون کے لشکر کو تیاری کا حکم دینا لشکر کا تیار ہونا خیلتاش و اجلاس کی لاشون کا آنا
اور معلوم ہونا کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے مارے گئے اور زلازل کا مجروح ہو کر آنا سب بیان
کیا اور اپنا انتظار کرنا ملکہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ اے بے ستون جادو بس سب کو حکم
دو کہ کل ہم یہانسے طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا کوچ کرینگے اب عرصہ نہ
کرو بے ستون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم سب سامان درست ہے یہ جو آپ نے فرمایا
کہ قصر بہشت مثل کیطرف کوچ کرینگے اور وہان چلکر طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے تو میری
تو یہ رائے ہے کہ زیر کوہ مع لشکر کے تشریف رکھیے اور طلسم کشا کو مع لشکر کے یہان آنے دیجیے

اسی مقام پر مقابلہ ہو تو بہتر ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اول تو یہ مقام برائے مقابلہ بہت عمدہ ہے اور
ہر طرح کی راحت ملے گی کوہ بھی قریب ہوگا جس شی کی کمی ہوگی فوراً دستیاب ہو جائے گی
وہان یہ امر ممکن نہین ہے دوسرے بہت بڑا سبب یہ ہے کہ قصر بہشت مثل مین کسی ساحر کا سحر
اثر نہین کرتا ہے اگر ہم سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہوا اور طلسم کشا نے شکست کھائی اور وہ
قصر مین جاکر مقیم ہوا اور اُسنے یہ بندوبست کیا کہ کوئی ساحر یہان نہ آسکے تو پھر بڑی خرابی
ہوگی یہ بندوبست کر کے اُسنے کمک طلب کر لی جب کمک آگئی پھر اُسنے مقابلہ کیا تو برسون
اسی امر مین گذر جائینگے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا یہ طے ہو چکا ہے کہ کسی ساحر کا سحر اندر قصر کے جا نہین سکتا ہے
وہ لوگ وہانسے بیٹھے بیٹھے اپنا حربہ کر ینگے ہمارا لشکر تباہ ہوگا وہان انکو ہر قسم کی راحت ہوگی
ہم کو تکلیف یہان ہم کو راحت ہوگی اُنکو تکلیف دوسرے اگر وہ شکست کھاکر بھاگ کر
طرف قصر کے جائینگے ہم راہ مین روک کر چارونطرف سے گھیر کر قتل کر لینگے ملکہ نے کہا کہ یہ سب
سچ ہے مگر جو مین کہتی ہون اُسپر عمل کرو اگر تم نے مجکو بادشاہ کیا ہے ورنہ تمکو اختیار ہے بے ستون
نے عرض کیا بہت خوب ہم خلاف مرضی تو کر ہی نہین سکتے ہین جیسا آپ نے فرمایا ہے اسی پر
عمل کیا جائے گا اُسیوقت سردارونکو حکم دیا کہ کل صبح کو سب تیار رہین ملکہ عالم طرف
طلسم کشا کے کوچ فرمائینگی راوی بیان کرتا ہے یہ حکم سنکے اُسیوقت سے بندوبست ہونے
لگا بے ستون جادو جب سے ملکہ آئی ہے بہت خوش و بشاش و بانع بانع ہے کیون نہ ہو
کہ معشوق آیا ہے اُسیوقت سے سب سردار سامان کرنے لگے کل اسباب و سامان قبل
سے تیار تھا درست کیا کرتا تھا صرف حکم دینا تھا حکم دے دیا گیا بے ستون نے دربار
برخاست کیا ملکہ کو قصر مین لا کر اُتارا سب سامان راحت و دعوت مہیا کر دیا ملکہ مع
اپنی ہمراہیون کے اُس قصر مین جلوہ فرما ہوئی بے ستون مثل ادنیٰ خادم کے ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہے اور ہر امر کا خیال رکھتا ہے راوی کا قول ہے کہ وہ رات تو بعیش و
عشرت بسر ہوئی بوقت صبح کل لشکر تیار ہو کر آیا سب نے بے ستون کو اطلاع
کی سب سامان درست ہے اور لشکر تیار ہے بے ستون نے ملکہ سے آکر کہا ملکہ سامان
سفر سے درست ہو کر مع اپنی جادوگرنیون کے باہر تشریف لائی سب نے مجرا کیا

تخت پر سوار ہوئی سب کو سوار ہونے کا حکم دیا ساحر بھی سوار ہوئے نشان لشکر کھل گئے
ملکہ لشکر کوئے کر طرف قصر بہشت مثل کے برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ ہوئی بے ستون جادو
تخت کے پائے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ ہی چار و نطرف ملکہ کے مصاحبین و خواصین و سرداران
بے ستون ہین عقب مین لشکر ساحران ہی گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے سواری ملکہ کی مثل
یاد بہاری کے زیر کوہ آئی آج دن بھر مین لشکر زیر کوہ اُترا پہلی منزل ملکہ نے زیر کوہ کی حکم
دیا کہ آج لشکر ہمارا اسی مقام پر اُترے ہمارے لیے بارگاہ وغیرہ برپا کیجائے کیونکہ دن تمام
ہو گیا ہی شب تو اسی مقام پر بسر کی جائے صبح کوچ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ تمام لشکر اُترا
بارگاہ وغیرہ برپا ہوئی ملکہ داخل بارگاہ ہوئی سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے لشکر نے کمر
کھولی ملکہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے دو پہر رات تک دربار آراستہ رہا جب زلف
لیلائے شب تا بہ کمر پہونچی ملکہ نے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا سب اپنے اپنے
مقام پر جا کر آرام پذیر ہوئے صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی حوائج ضروری و رندہی سے فراغت کر کے
لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا لشکر مین بندوبست ہونے لگا ابھی لشکر تیار نہ ہوا تھا کہ ملکہ
بیرون بارگاہ کرسی پر جلوہ فرما تھی سب سردار حاضر تھے بے ستون بھی مثل غلامو نکے
موجود تھا ملازمین کار و بار مین مصروف تھے کہ یکایک صحرا کی طرف سے جانب قصر بہشت
سے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ جسنے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا چونکہ صبح کا وقت تھا آفتاب
ابھی اچھی طرح سے نہ طالع ہوا تھا تاریکی ہو گئی ملکہ نے طائران سحر کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ
ابھی وہ طائران سحر برائے خبر نہ گئے تھے کہ چند طائر سحر آکر حاضر ہوئے یہ وہ طائر ہین جو کہ بے ستو
نے برائے دریافت حال طلسم کشا روانہ کیے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ اے ملکہ عالم وا ے
بے ستون جادو آگاہ ہو کہ حکیم شیاطین بھی خدا پرست ہو گیا اور شریک طلسم کشا ہوا
ان دونون کی رائے سے طلسم کشا مع سترہ ہزار سپاہ کے حضور کے مقابلہ کے لیے آتا ہی یہ
گرد و غبار اُسی کی آمد کا ہی یہ کہکر کل حال شیاطین کے خدا پرست ہونے کا بیان کیا
جب سب حال بیان کر چکے وہ طائر تو اُڑ کر چلے گئے ملکہ نے کہا کہ دیکھا تم نے کہ طلسم کشا
خود آ گیا اے بے ستون تم نے بڑا عرصہ کیا اور نہایت نادانی کی بے ستون نے عرض کیا کہ

صرف حضور کے دیر مین تشریف لانے سے یہ عرصہ ہوا ملکہ نے فرمایا کہ تم کو لازم تھا کہ تم جاکر پہلے سے
وہان مع لشکر کے مقیم ہوتے ہین بھی آجاتی خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا اسی مقام پر لشکر کو فروکش کرو
اسی جگہ مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کے اُترنے کا حکم دیا ادھر لشکر بے ستون کا اُترنے لگا بازار مین
آراستہ ہونے لگین خیمے برپا ہونے لگے ملکہ برجیس آفتاب منظر کرسی پر بیٹھی ہوئی طرف
گرد وغبار کے دیکھ رہی ہی برابر اُسکے اُسکی وزیر زادی و دیگر مصاحبین ہین اور بے ستون جادو
بھی سامنے موجود ہی و دیگر سردار معزز یہان تو خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین کل لشکر جو کہ قریب
اسّی ہزار کے ہی اُتر رہا ہی وہ طائر سحر یہ خبر دیکر پرواز کر گئے ملکہ دیکھ رہی ہی کہ یکایک ستق و
گرد قریب صحرا آکر شق ہوا دامن گرد سے سترہ علم علامت سترہ ہزار سپاہ کی پیدا ہوئی کہ جن کے
پھریرون پر تعریف ایزد منان تحریر تھی وہ نشان آکر ایک طرف کھڑے ہوئے اُسکے بعد اور جلوس سواری
پیدا ہوا وہ بھی ایک سمت صف بستہ ہوا بعد آتے جلوس سواری کے ملکہ و دیگر ساحرون نے دیکھا
کہ مرکب پری پیکر پر ایک جوان آفتاب صورت چہرہ مثل ماہ شب چہاردہ کے روشن خود سر پہ
رکھے ہوئے آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ سوار عقب مین تخت پر حکیم اسقلینوس
و حکیم شیاطین اُنکے عقب مین لشکر ساحر و مجیر ساحر اور اتالہ بارگاہ وغیرہ کا ملکہ اور بے ستون و
دیگر ساحرون نے اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ جوان طلسم کشا ہی کیونکہ ان سب کے صفحۂ قلب
پر تصویر صاحبقران بنی ہوئی ہی اگر سوتے مین بھی دیکھ لین تو پہچان لین کہ یہ طلسم کشا ہی کوئی
ضرورت کسی کے شناخت کرانے کی نہین ہی ملکہ نے دیکھکر بے ستون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ
طلسم کشا کس شان و شوکت سے آیا ہی اور کیا رعب و داب رخ سے پیدا ہی اور کیا حسن و جمال ہی کہ
مین نے آج تک یہ حسن و جمال کسی بشر کا نہین دیکھا واقعی جیسا سنتے تھے ویسا ہی پایا بے ستون
نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم یہ تو ملاحظہ فرمایئے کہ بالکل چہرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ کسی قسم کا خوف
نہین ہی یہ لشکر قلیل اُسپر یہ بے ہراسی اور ساحرون سے مقابلہ اور خود مجیر ساحر ملکہ نے کہا کہ یہ
تو مین نے کتابون مین دیکھا ہی اور سنا ہی کہ یہ لوگ بڑے بہادر اور جری ہین انکی جرات و
بہادری مین فرق نہین ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر صاحبقران نے جو لشکر کو فروکش
پایا تو ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر کو ادھر

صاحبقران نے لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی مقام پر اترو طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ لشکر جو کہ سامنے اتر رہا
ہی ہم سے مقابلہ کرے گا یہ فرما کر حکیم اسقلینوس سے کہا کہ تم نے اس لشکر کو پہچانا کہ یہ لشکر کسکا ہی
اور یہ کون مقام ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ مقام کوہ بے ستون ہی وہ
سامنے نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمائیے کہ کوہ بے ستون نظر آتا ہی اور یہ لشکر بے ستون جادو کا ہی
وہ سامنے بے ستون جادو کرسی پر بیٹھا ہوا ہی وہ جو ساحرہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ہی یہ بھانجی
ہی خشنکال جادو بادشاہ طلسم کی نام اسکا ملکہ برجیس آفتاب منظر ہی معلوم ہوتا ہی کہ
بے ستون نے اسکو طلب کیا ہی وہ جو آپ سے آکر لڑی تھی وہ بھی بھانجی تھی اسکا نام ملکہ
لعلان حور پیکر تھا یہ دونون خالہ زاد بہنیں ہین بڑی زبردست ساحرہ ہین معلوم یہ ہوتا ہی کہ
بے ستون لشکر لے کر آپ کے مقابلہ کو چلا تھا جب اسنے دیکھا کہ آپ مع لشکر کے یہان تشریف
لائے تو اسنے اسی مقام پر لشکر کو روکا بس صاحبقران نے یہ سنکے میدان جنگ کو چھوڑ کر اترنے کا
حکم دیا یہان بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے لشکر اترنے لگا ادھر ہرکارون نے جاکر دریافت کیا اور
دریافت کرکے واپس آئے یہان صاحبقران و حکیم و سردار مرکبون پر سے اتر کے کرسیون پر بیٹھے تھے کہ
ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ بے ستون جادو اسی ہزار سپاہ سے برائے مقابلہ حضور چلا تھا
کل کوہ پر سے اترا آج قصد کیا تھا کہ کوچ کرے آپکا لشکر آ گیا اسنے بھی اسی مقام پر قیام کیا
قصد مقابلہ رکھتا ہی ملکہ برجیس کو کوہ برجیس پر سے طلب کرکے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہی
مالک اس لشکر کی ملکہ برجیس آفتاب منظر ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ مین نے قبل ہی
مین عرض کیا تھا راوی بیان کرتا ہی ادھر لشکر کفار اترا ادھر لشکر اسلام دونون طرف خیمے وغیرہ
برپا ہوئے اور بازار ہین ادھر ملکہ مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوئی ادھر صاحبقران پہرہ و
چوکی دونون طرف مقرر ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ جب سے ملکہ نے حمزہ صاحبقران کو دیکھا
ہی ایک الفت پیدا ہوئی ہی اور ایک نظر دور ہی سے دیکھ کر دلدادہ ہو گئی ہی چونکہ عورت صاحب
عقل و صاحب جبر ہی اپنے دلکو سنبھال لیا ہی یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا ہی جب بارگاہ مین
آکر پہونچی وزیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ بنام طلسم کشا تحریر کرو وزیر نے اسیوقت
نامہ تحریر کیا جو کچھ مضمون ملکہ نے بیان کیا جب نامہ تحریر ہو چکا ملکہ نے ایک ساحر کو نامہ دیا

کہ یہ نامہ طلسم کشا کے پاس لے کر جاؤ اور اسکا جواب لاؤ وہ ساحر نامہ لے کر فوراً روانہ ہوا یہان دربار
آراستہ ہی صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر ہین کہ ہرکارون نے آکر عرض کیا
مجرا کر کے کہ ملکہ برجیس نے نامہ تحریر کیا ہی شبرنگ ساحر ملکہ کا عیار نامہ لے کر آیا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو کہ شبرنگ در بارگاہ پر پہونچا درگہ سالار سے کہا کہ ہماری
خبر کرو کہ نامہ بر ملکہ برجیس کا نامہ لے کر آیا ہی درگہ سالار نے عرض کیا صاحبقران
نے طلب کیا نامہ دار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا کرسی مرحمت ہوئی بیٹھنے کو سلام کر کے کرسی پر
بیٹھا ساقی نے جام پیشکش کیا اُسنے جام ہاتھ سے لیکر پی کیا جب دماغ بادہ ناب سے گرم
ہوا پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار صاحبقران نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی کہا کہ ملکہ عالم
صاحب سحر ملکہ برجیس آفتاب منظر کا نامہ لایا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ لاؤ اُسنے
نامہ سر سے کھول کر پیش کیا صاحبقران نے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور فرمایا کہ پڑھو دبیر
نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامہ مین تعریف خداوند عجائب نگار سامری و
جمشید کی تحریر تھی اُسکے بعد القاب جو کہ لائق تھا وہ تحریر تھا بعد القاب وآداب کے یہ مضمون
تحریر تھا کہ ای طلسم کشا ہم تم کو آگاہ کرتے ہین اور اطلاع دیتے ہین کہ تمھارے حق مین یہ امر بہتر
ہی کہ اس امر سے باز آؤ فتح طلسم سے دست بردار ہو بیکار بندگان خداوندی جانون کو نہ تلف کرو
اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو یہ مثل اور طلسمون کے طلسم نہین ہی کہ اسکو
فتح کر لوگے یہان بڑے بڑے ساحر ہین جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین انسے جان بچانا
دشوار ہو گا یہی امر تمھارے حق مین اچھا ہی کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ طلسم کا تو فتح ہونا
در کنار ہی یہ مرحلہ بھی نہ فتح ہو گا اسی مقام پر تمھاری جان برباد ہو گی فرض کردم اگر یہ مرحلہ
بھی فتح کر لیا تو لوح طلسم کا دستیاب ہونا دشوار ہی اس طلسم کی لوح کا آجتک کسی کو پتہ
ہی نہ ملا خود بادشاہ طلسم لوح طلسم سے آگاہ نہین ہین تو اور لوگون کا کیا ذکر ہی بیکار کی
مشقت کرنے سے کیا حاصل ہو گا اس طلسم کی لوح بھی نہین بنائی گئی بانیان طلسم نے لوح بنائی
ہی نہین ہی یہ طلسم کسی صورت سے فتح نہ ہو گا مین تم کو آگاہ کرتی ہون کہ تم نے بیکار کی
زحمت کی ہین تو خود تمھارے مقابلہ کو چلی تھی کہ تم آ گئے لہذا اب یہ مناسب ہی کہ جدھر

سے آئے ہو اُسی طرف چلے جاؤ ان حکیموں کے بہکانے پر نہ آؤ چند بدمعاشوں نے تم کو ورغلا کر
ادھر کو روانہ کیا ہی اُنکے کہنے پر عمل نہ کرو وہ نمک حرام ہین کہ اپنے بادشاہ سے منحرف ہو کر تمھارے
شریک ہوئے ہین بس تم کو لازم ہی کہ حکیم استقلینوس کو باندھکر میرے پاس بھیجدو اور چلے
جاؤ یا یہ کرو کہ روماں سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین عجائب پرستی اختیار کرو انھین دونون
صورتون مین تمھاری زندگی معلوم ہوتی ہی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے آیندہ تم کو اختیار
ہی اگر ان دونون امرون مین سے کوئی امر تم کو منظور نہین ہی تو طبل جنگ بجواؤ تاکہ جلدی
ہمارے اور تمھارے فیصلہ ہو جائے جسکو خداوند ظفر دین زیادہ والسلام جب یہ نامہ دبیر
نے پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم کو سوائے جنگ و پیکار کے
دوسرا امر منظور نہین ہی بیکار تم نے اسقدر یہ طولانی تحریر کی کہ جو کہ بالکل ہماری سمجھ مین نہ
آئی ہم مقابلہ کو آئے ہین نہ صلح کرنے کو یہی جواب ہی تمھارے نامہ کا نہ ہم کو دین اسلام ترک
کرنا ہی نہ واپس جانا ہی بلکہ مقابلہ کرنا ہی تم کو خود لازم ہی کہ ہمارے پاس آکر اپنی خطا معاف
کراؤ اور دین اسلام قبول کرو تمھاری بہت عزت کی جائے گی آیند تم کو اختیار ہی ہم بدون
فتح کیے اس طلسم کے واپس نہ جائینگے یہ طلسم کیا ہی جب ہوش ربا ایسا طلسم فتح ہو گیا اُس کی
لوح ہاتھ آگئی اگرچہ لاکھو لاکھ کدو کاوش افراسیاب نے کی مگر ایک نہ چلی تو یہ کیا طلسم ہی
یہ بھی فتح ہوگا اور ہم اسکے فاتح ہین کوئی طلسم ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسکی لوح نہ بنائی جائے
بدون لوح کے طلسم بنی نہین سکتا ہی یہ کہنا تمھارا بیکار ہی بس طبل جنگ بجواؤ اور مقابلہ کو
میدان مین آؤ جو ہمارے خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا ہم جنگ و پیکار سے بالکل بیخوف
ہین اور اس مصرعہ پر اپنے نامہ کو تمام کرتے ہین مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی + یہ
لکھوا کر صاحبقران نے نامہ نامہ بر کو دیا خلعت دے کر رخصت کیا وہ سلام کر کے بارگاہ
سے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر بارگاہ مین آیا ملکہ کے ہاتھ مین جواب نامہ دیا ملکہ نے
دبیر کو دیا دبیر نے جواب پڑھا ملکہ جواب سُنکے بہت برہم ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
اُسیوقت نقارہ رزمی بجایا گیا ہرکارے یہ خبر لے کر لشکر اسلام مین آئے صاحبقران
نے بھی حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بفضل ایزدی بجایا جائے اُسیوقت کیہان

بھی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون کے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ
دونون طرف ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا صدا ے حاضر باش و ناظر باش چارون طرف بلند
ہوئی ہر ایک سامان جنگ کر رہا ہی لشکر اسلام مین اہل لشکر ہتھیار درست کر رہے ہین کفار مین
ساحر سحر جگا رہے ہین ہوم خانے روشن ہین دھوان بلند ہی ہر ایک اپنے طریقہ سے آراستگی سلاح
جنگ مین مصروف ہی یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا طبل جنگ کے بجنے کا حکم فرما کر
اور خاصہ نوش فرما کر آرام کیا اُدھر ملکہ نے بھی دربار برخاست کیا اپنی مسہری پر آئی اب جو
خیال کیا اور تصور کرتی ہی تو تصویر خیالی طلسم کشا کی سامنے آموجود ہوئی چونکہ خدنگ عشق
دل پر کھا چکی تھی اُسوقت سے بیقرار تھی جب سے صاحبقران کو دیکھا تھا اُسیوقت سے
فریفتہ روے زیبا کی ہوئی تھی تیر عشق کا نشانہ ہوگئی تھی اُسکو دربار مین بیٹھنا ناگوار تھا دل حد سے
زیادہ بیقرار تھا اب جو تنہائی مین آئی اور خیال بندھا اور زیادہ دل بیقرار ہوا نوبت بجنون پہونچی
دل قابو سے نکل گیا رخ پر زردی سی آگئی آثار عشق پیدا ہوئے حضرت عشق نے اپنا کشور دل پر
عمل کیا حواسون مین ابتری پڑگئی بیقراری کی عجب حالت ہوئی یہی دل چاہتا تھا کہ آغوش
معشوق مین جگہ ملے کسی صورت سے طلسم کشا میرے پاس چلا آئے حیا یہ کہتی تھی کہ یہ کیا غضب ہی
کہ معشوق کے دشمن پر عاشق ہوئی ہی لوگ کیا کہین گے سب بدنام کرینگے دل یہ کہتا تھا کہ اب تو جو
کچھ ہو وہ ہو مین تو آگیا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ نے بہت بہت دلکو سمجھایا مگر دل نے کسی
صورت سے نہ مانا اور ترقی ہوتی گئی یہ نوبت پہونچی کہ بستر غم پر تڑپنے لگی کروٹین بدلنے لگی کبھی
کہتی تھی کہ الٰہی رات کیا تو تمام نہ ہوگی کہ جو صبح ہو اور معشوق دیکھنے مین آئے کبھی کہتی تھی کہ معلوم
ہوتا ہی کہ آج گھڑیال بجانے والے مر گئے جو آواز نہین آتی ہی اسی طور سے تڑپ تڑپ کر ملکہ نے وہ
شب بسر کی اختر شماری و بیقراری سے یہان تک کہ صبح ہوئی ادھر ملکہ بیدار ہوئی اور
حوائج ضروری سے فراغت کرکے کل لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آئی اُدھر
صاحبقران بیدار ہوکر نماز وغیرہ سے فراغت کرکے باہر بارگاہ کے تشریف لائے
سب نے مجرا کیا ہر ایک کا مجرا و سلام لے کر مرکب پر سوار ہوئے اور لشکر کو مع حکیمو نکے
لے کر طرف میدان کے تشریف لائے جہ دونون لشکر صف آرا ہوئے صفوف جدال و قتال آراستہ

ہوئین نقیبون نے نکل کر نقابت کی نقیب نقابت کرکے اپنے اپنے لشکر مین واپس آئے دونوطرف کے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش جنگ آگیا چہرہ فرط شجاعت سے سُرخ ہوگئے ہر ایک جھومنے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا کہ یکایک لشکر بے ستون سے ایک ساحر ملکہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی ایک شاگرد حکیم شیاطین کا صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آیا باہم خوب سحر چلے نوبت باینجا رسید کہ اُس ساحر نے شاگرد شیاطین کو قتل کیا دوسرا اور ساحر صاحبقران سے اجازت لے کر آیا مقابلہ کیا لشکر کفار کے ساحر کو قتل کیا اور ایک ساحرہ ملکہ سے اجازت لے کر میدان مین آئی لشکر اسلام کے ساحر سے مقابلہ کیا ماری گئی بہ سبب طول کے ان ساحرون کے سحر کو نہین تحریر کیا معمولی سحر ہوا کیے تا بہ شام پندرہ ساحر لشکر کفار کے مارے گئے اور دس مجروح ہوئے تین ساحر لشکر اسلام کے جان بحق ہوئے اور پانچ مجروح شام ہوگئی ملکہ طبل بازگشت بجوا کر واپس گئی صاحبقران بھی واپس آئے ادھر ملکہ نے دربار کیا اور حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُدھر صاحبقران نے دونو طرف طبل جنگ بجا جب ملکہ بوقت صبح بیدار ہوکر باہر آئی تھی بارگاہ کے تو زخم زردی و حواسون مین ابتری تھی مگر اپنے کو سنبھالے ہوئے تھی چونکہ حضرت عشق اپنا اثر کرچکے تھے یہ سبب تھا وزیرزادی و بے ستون نے ملکہ سے دریافت کیا تھا کہ کیون ملکہ عالم مزاج مبارک کیسا ہے اسوقت کچھ چہرہ متغیر ہے ملکہ نے جواب دیا تھا کہ شب بھر میرے سر مین درد رہا بہ سبب درد کے نیند نہین آئی اس سبب سے چہرہ متغیر ہوگا اسوقت بھی درد سر ہے مگر طبل بجوا چکی ہون لہذا اگر نہ جاؤنگی تو طلسم کشا خیال کرے گا کہ بر جیس ڈر گئی جو مقابلہ کو نہ آئی لشکر کو خالی بھیجدیا خود بہ سبب خوف کے پوشیدہ ہوگئی علالت کا بہانہ کیا اس سبب سے چلتی ہون یہ کہکر ٹال دیا تھا مگر دن بھر ملکہ عالم کا یہ حال رہا کہ روے مبارک صاحبقران پر نگاہ رہی اُسی طرف دیکھے گئی ایک منٹ بھر کے لیے بھی نگاہ نہ پھیری بس شام کو یہان آکر پھر طبل جنگ بجوایا اور سویرے سے دربار برخاست کرکے اور کچھ نوش کرکے مسہری پر آکر پڑ رہی وزیرزادی حاضر ہوئی دریافت کیا کہ کیون واری مزاج کیسا ہے آج صبح سے مین کچھ عجب عالم پاتی ہون خدانخواستہ طبیعت مبارک کیسی ہے ملکہ نے کہا

کہا ہی وزیرزادی کیا بیان کرون صبح سے کچھ عجب عالم ہی کہ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہی نہی جی چاہتا
ہی کہ پڑی رہون بہت دقت اور مشکل سے مین اپنے کو سنبھالے ہوئے میدان مین رہی جو دل
کا حال تھا وہ کیا بیان کرون اسی سبب سے تو مین نے دربار برپا تک نہین کیا جلدی سے
حکم طبل جنگ دیکر برخاست کیا اور آکر لیٹ رہی وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب طبیعت
کی یہ کیفیت تھی تو بیکار آپ نے طبل جنگ بجوایا جب طبیعت درست ہو جاتی اُسوقت
بجوایا ہوتا ملکہ نے جواب دیا کہ مین چاہتی ہون کہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے تو مین یہانسے
اپنے باغ کو جاؤن تا کہ براحت ملے کوئی بات خوف کی نہین ہی صرف تبدیل آب و ہوا کا
سبب ہی کل تک حالت برطرف ہو جائے گی لے جاؤ تم بھی سو رہو کیونکہ کل پھر سویرے سے
اُٹھنا ہوگا اور میدان مین چلنا ہوگا وزیرزادی وہانسے اُٹھکر اپنے مقام پر آئی اور سو رہی ادھر
ملکہ نے تڑپنا شروع کیا شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور بستر غم و الم پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے
لگی راوی بیان کرتا ہی کہ اسی طور سے نیے ستون جادو فراق ملکہ مین رات بھر بیدار رہتا
ہی اور ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہی کہ ملکہ کے خیمے مین جاکر اپنا اظہار عشق کرون پھر خیال کرتا ہی
کہ ایسا نہو کہ ملکہ برہم ہوکر واپس چلی جائے تو یہ دیدار بھی نصیب نہو اس سبب سے
خاموش ہی ملکہ کو اسکی پرواہ تک نہین ہی یہ بھی خیال نہین کرتی کہ نیے ستون کس نگاہ
سے مجکو دیکھتا ہی ملکہ کے تو دل مین طلسم کشا کے خدنگ الفت نے اپنا اثر کیا ہی خلاصہ یہ کہ
وہ رات بھی ملکہ نے آہ و زاری و بیقراری اختر شماری مین بسر کی بوقت صبح دونون لشکر
میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے بعد تھوڑی دیر کے لشکر کفار سے
ساحر نے نکل کر مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے بھی مقابلہ کو ساحر نکلا باہم خوب سحر
چلے آخر کو لشکر اسلام کا ساحر غالب آیا کفار کے لشکر کا ساحر مارا گیا خلاصہ یہ کہ اُسدن
بھی دن بھر میدان داری رہی شام کو دونون لشکر واپس گئے ملکہ نے طبل جنگ بجوایا
دونون طرف طبل بجا ملکہ نے دربار برخاست کیا اپنی آرام گاہ مین آکر پڑ رہی وزیرزادی
نے آکر مزاج کی کیفیت دریافت کی ملکہ نے درد سر کا بہانہ کرکے اُسکو ٹال دیا راوی بیان
کرتا ہی کہ اسیطور سے چند میدان داریان ہوئین مگر لشکر اسلام غالب آیا اور کفار مغلوب

رہے مگر ملکہ کی دن بدن حالت خراب ہوتی جاتی ہی حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہوتی جاتی ہی خلاصہ یہ کہ جب وزیرزادی نے ملکہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئی ملکہ سے لاکھو لاکھ دریافت کیا مگر ملکہ نے کچھ سوائے درد سر کے اور نہ کہا آج جو ملکہ میدان جنگ سے واپس آئی اور طبل جنگ کے بجنے کا حکم دے کر اپنی آرام گاہ مین گئی تو وزیرزادی بھی پیچھے پیچھے پوشیدہ طور سے دبے پاؤن گئی اور کان لگا کر سننے لگی کیونکہ یہ عقلمند تھی اور اسنے آثار عشق چہرہ سے ظاہر پائے تھے اسکو یقین ہو گیا کہ ملکہ کا دل کسی پر آیا ہی یہ سبب پاس وحیا و لحاظ کے ظاہر نہین کرتی ہی نہ اسقدر قابو ہی کہ اپنے معشوق کو اپنے پاس طلب کرے جب دریافت کرو بہانہ کر دیتی ہی عجب نہین کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہو کیونکہ جب سے میدان جنگ مین جاتی ہی سوائے اُسی طرف دیکھنے کے اور کسی طرف نہین دیکھتی ہی مین جو کہتی ہون تو ٹال دیتی ہی یہ اپنی جان دیدے گی اور کسی سے نہ کہے گی معلوم ہو جائے تو کچھ تدبیر کیجائے یہ تصور کرکے کان لگا کر کھڑی ہوئی اُدھر ملکہ آکر مسہری پر لیٹی اور آہ سرد بھرنے لگی کبھی فلک کی شکایت کرنے لگی کبھی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اسی حالت بیقراری مین زبان سے نکل گیا کہ او تغافل کیش مین تو یون تڑپ رہی ہون اور تجھکو خبر نہین ہی نہ کوئی ایسا ہی کہ میرے حال کی اُس قاتل کو خبر کرے مین تو یون مر رہی ہون اور اُسکو خبر نہین افسوس اس دل کے ہاتھون کیسی خراب مین ہوئی یہ حرامزادہ آیا ہی تو کس پر آیا جو کہ دشمن دین و ایمان قاتل جان ہی کاش مین مر جاتی اور مجھکو موت آجاتی تو میری یہ حالت تو نہ ہوتی کبھی کہتی تھی کہ اے صبا تو ہی جا کر میرے تغافل کیش کو میرے حال سے آگاہ کر گو سارے عالم مین رسوا ہونگی اور سب مجھکو لعنت و ملامت کرینگے مگر کیا کرون دل ہی نہ مانے تو کیا چارا ہی یہ دل جو چاہے وہ کرے اب تو میرا اسپر قابو نہین ہی بس یہ باتین جو وزیرزادی نے سُنی دل سے کہنے لگی کہ کیون ہم نہ کہتے تھے یہ کسی پر فریفتہ ہوئی ہین اُسکے فراق مین یہ حال ہی مگر ظاہر نہین کرتی ہین پوشیدہ کرتی ہین وہ ظاہر ہوا پہلے ہی تو نے کہا تھا کہ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین یہ بھی ظاہر ہو گیا یہ دل سے باتین کرکے ایک مرتبہ پردہ اُٹھا کر چالاکی سے داخل ہوئی اور جھپٹ کر ملکہ کے قریب آئی کہ یہ بار دون

پکارنے سے اس سبب سے آئی کہ اگر مین پکار کر جاؤن اور ملکہ میرے آنے سے آگاہ ہو کر اپنے کو سنبھال لے تو پھر بڑی خرابی ہوگی مین لاکھ لاکھ دریافت کرونگی یہ بتائے گی اچانک جانے مین یہ امر نہ ہوگا اسکا خیال درست ہوا کہ جیسے ہی یہ قریب پہونچی ملکہ نے کہا کہ کون اسنے جواب دیا کہ آپکی لونڈی ملکہ نے جلدی جلدی یہ خیال کرکے کہ یہ دیکھ نہ لے آنکھ کے آنسو دوپٹہ کے آنچل سے پاک کیے اور کہا کہ تم اسوقت کہان وزیرزادی نے جواب دیا کہ مین جا کر لیٹی نیند نہ آئی دل گھبرایا اٹھ بیٹھی خیال آیا کہ ذرا چل کر آپ کو دیکھ آؤن کہ آپ آرام فرماتی ہین یا بیدار ہین یہان جو آئی تو آپکو بیدار پایا کیون مزاج کیسا ہی یہ آواز کیون گرفتہ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے رونے کی آواز ہو مجکو تو یہ ثابت ہوتا ہو کہ آپ رو رہی تھین مجکو دیکھ کر خاموش ہو رہین ابھی ابھی آپنے دوپٹہ سے آنسو بھی پاک کیے ہین کچھ بیان تو فرمائیے کہ کیا دل کا حال ہی اور کیا خیال ہی مجھ سے بیان فرمائیے مین کیا کسی سے کہدونگی ملکہ نے جواب دیا کہ کیا دیوانی ہوئی ہی کیسا رونا میرے دشمن روئین میرے ساتھ ایسی باتین نہ کیا کرو واہ کیا خوب دل لگی نکالی ہی میرا کون مر گیا ہی جو مین روؤنگی بس لے بس یہان سے جائیے مجکو ایسی باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین وزیرزادی نے کہا کہ ای ملکہ آپ بیکار خفا ہوتی ہین مین نہ مانونگی آپ کے دل پر ضرور غم والم کی گھٹا چھائی ہوئی ہی آپ رو رہی تھین ملکہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ پھر وہی کہے جاتی ہی لے جاؤ ہمارا دماغ بک بک کرکے نہ کھائی کرو ایک تو ہم دردسر کے سبب سے بے چین ہو رہے ہین اسپر آکر تم نے اور پریشان کرنا شروع کیا اچھا یہی سہی کہ مین رو رہی تھی کیا تمھارا اجارہ ہی جو ہمارا جی چاہتا تھا وہ کرتی تھین تم کون کوئی تم ہماری اجارہ دار ہو کیا خوب بات نکالی ہی بیکار پریشان کرنے لگین ملکہ نے جو یون کہا وزیرزادی بولی چاہے ملکہ خفا ہو چاہے خوش ہو مین کبھی نہ مانونگی نہ جاؤنگی بدون دریافت کیے ہوئے کیون میرا منہ کھلواتی ہو زیادہ جو انکار کروگی تو پھر مین صاف صاف کہنے لگونگی جو مین نے اپنے کانون سے سُنا ہی مین یہ چاہتی ہون کہ تم اپنے منھ سے بیان کرو مین کیون بیان کرون مگر تمھاری مرضی یہ ہی کہ مین ہی بیان کرون ای ملکہ مین ہاتھ جوڑتی ہون قدمون پر سر رکھتی ہون کچھ تو مجھ کم بخت سے حال دل بیان کرو کیا مین بھی دشمن ہون جو نہین بیان کرتی ہو ای ملکہ قسم لے لو جو کسی سے کہون آپ کا نمک پھوٹ پھوٹ کر نکلے جو مین آپ کی بات زبان سے بھی نکالون ملکہ نے

کہا کہ کیا کرون کیا نہ کرون تم تو اسوقت میرے پیچھے چڑیل ہوکر چمٹ گئین میرا تو دم نکلا جاتا ہی
درد کی شدت سے اُسپر تم بک بک کر رہی ہو مجکو خاموش پڑی رہنے دو بیکار کی بک بک نہ
کرو تم جو یہ کہتی ہو کہ میری زبان نہ کھلواؤ جو مین نے اپنے کانون سے سُنا ہی وہ کہنے لگونگی تو تم نے
کیا سُنا ہی ذرا مین بھی تو سنون کیا مین نے کوئی یار کر لیا کسی کو یہان بولا یا کسی پر عاشق ہو گئی کسی
سے نظارہ بازی کی آخر کیا کہا جو تم نے سُنا یا تم سے لوگون نے کہا وزیرزادی نے ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا کہ یہ کوئی امر نہین ہی نہ مجھسے کسی نے کچھ کہا مین نے خود سُنا اگر خفا نہ ہو تو بیان کرون ملکہ نے
کہا کہ شوق سے بیان کرو خفا ہونے کی کون بات ہی تب وزیرزادی نے کہا کہ تقصیر معاف ابھی
آپ کہہ رہین تھین اور کس قسم کی شعر پڑھ رہین تھین اور زبان پر کیا کلام تھے مین آج کئی دن
سے اسی فکر مین تھی کہ سنون جب آپ سے دریافت کیا آپ نے درد سر کا بہانہ کیا اسوقت
جو آپ ادھر تشریف لانے لگین تو مین بھی آکر پردے سے لگ کر کھڑی ہو گئی جو کچھ آپ نے
شکایت کی وہ بھی سُنی اور جو شعر پڑھے وہ بھی سُنے اب آپ بیکار پوشیدہ کرتی ہین مین آگاہ
ہو گئی ہون مین بہت دن سے اسی فکر مین تھی اور میرے دل نے آپ کی حالت دیکھ کر کہدیا تھا
کہ ملکہ کا کہین نہ کہین دل آیا ہی یہ حالت اُسی سبب سے ہی مگر آپ بہانہ فرماتی تھین
مین خاموش تھی یہ خیال کرتی تھی کہ مین خود دیکھ لون یا سُن لون تو پھر دریافت کرون ای
ملکہ سچ بیان فرمایئے کہ کس پر دل آیا ہی کون معشوق پسند آیا ہی کس کے فراق مین یہ حال
ہی کس کی جدائی کا خیال ہی کس نقش نگار نے آئینہ دل مین اپنا نقشہ جمایا ہی کون معشوق
کا شانہ دل مین اپنی محبت کی شمع روشن کر گیا ہی یہ جو وزیرزادی نے کہا ملکہ نے ایک مرتبہ
تیور بدل کر کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے گل دیگر شگفتہ کیا لو اور سُنو یہ نیا قصہ انھون نے
شروع کیا ہی کیا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو تمھارے حواس جاتے رہے ہین ذرا جا کر ابھی فصد لو
اپنے حواس درست کرو مجکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتی ہین نہ یہ کسی فاحشہ سے کلام کرو
مین کیا جانون کہ معشوق کس چڑیا کا نام ہی اور عاشق کس طائر بے دم کو کہتے ہین اور عشق
کیا بلا ہی مین تو اپنی آفت مین مبتلا ہون کہ درد سر سے بہت عاجز ہون یہ دوسرا قصہ
لے کر آئی ہین جو جیسا ہوتا ہی وہ دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہی تم ضرور کسی پر عاشق

ہوئی ہو تو میری نسبت بھی ایسا خیال کرتی ہوئے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو اب مجھ سے ایسی تقریر نہ کرنا اور نہ کلام کرنا مین نے بہت پاس و لحاظ کیا کہ تم کو اسکے جواب مین کچھ سخت و سست نہین کہا جب ملکہ نے اسطور سے برہم ہو کر جواب دیا وزیرزادی نے دیکھا کہ یہ یون نہ بیان کریگی بس ہاتھ جوڑ کر اور بلائین لے کر قدمون پر گر پڑی اور رونے لگی چونکہ ملکہ اسکو بہت عزیز رکھتی ہی اسکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ تو اسقدر دیوانی کیون ہو گئی ہی ارے مین نہ کسی پر عاشق ہون نہ فریفتہ ہون میرے سر مین واقعی درد ہی اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ نہ بیان فرمایئے گا اور جب مین ایسی دشمن ہوئی کہ آپ ہم سے اپنا راز پوشیدہ فرماتی ہین تو ہمارا زندہ رہنا بیکار ہی یہ کہکر پیش قبض اُٹھا کر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون یہ کہکر کہ جب ہم اس قابل نہین ہین کہ آپ کا راز سُنین تو کیون زندہ رہین اپنے کو ہلاک کیون نہ کرین چاہتی تھی کہ پیش قبض شکم مین مار کر اپنی جان دون کہ ملکہ نے ہائین ہائین کہکر ہاتھ پکڑ لیا اور گلے لگا کر کہا کہ اچھا اچھا تم اپنے کو ہلاک نہ کرو مین اپنا حال بیان کرتی ہون یہ کہکر ملکہ فکر کرنے لگی کہ اے برجیس اگر حال نہین بیان کرتی ہون تو یہ اپنے کو ہلاک کرتی ہی اگر بیان کرتی ہون تو رسوا ہونگی اسکے سامنے حقیر ہونگی کیا کرون کیا نہ کرون عجب سخت مشکل درپیش ہی یہ تو بلا ہو کر میرے پیچھے پڑ گئی ہی ملکہ فکر کرنے لگی کیا کرون آخر کو دل نے یہ راے دی کہ بیان کر دے خواہ رسوا ہو خواہ ذلیل اسکا ہلاک ہونا اچھا نہین ہی یہ تیری رازدار ہی کوئی نہ کوئی تدبیر نکالے گی جب یہ راے دل نے دی ملکہ نے دل مضبوط کر کے کہا کہ اے وزیرزادی تم نے ہم کو اسوقت بہت پریشان کیا خیر مین ابھی اُس راز سے تم کو آگاہ کرتی ہون کہ جسکو سواے میرے دل کے کوئی نہ جانتا تھا اگر اسکا خیال رہے کہ یہ کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ مین اپنے کو زندہ نہ رکھونگی اُسنے ملکہ کے سر کی قسم کھائی تب ملکہ نے آہ سرد بھر کر اور آنکھ سے آنسو بہا کر کہا کہ سُنو مین نے جب سے طلسم کشا کو دیکھا ہی اُسکے جمال جہان آرا پر نگاہ کی ہی اُسوقت سے دل میرے قابو سے نکل گیا ہی دل پھر قابو نہین رہا اُسیدن سے میرا یہ حال ہی اُسکے وصل کا خیال ہی جدائی طلسم کشا کی مارے ڈالتی ہی کوئی صورت وصال نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال کرتی ہون کہ طلسم کشا کی شریک

ہو جاؤن تو دل یہ کہتا ہی کہ زمانہ کیا کہے گا کہ بھانجی نے ماموں کی شراکت نہ کی اُسکے دشمن پر
عاشق ہو گئی کیا زمانہ کا رنگ ہی دوسرے دین و مذہب کا ایسا مقدمہ ہی کہ وہ خدا پرست
ہین عجائب پرست وہ کیون قبول کرنے لگا نہ وہ یہ قبول کرے گا کہ میرا مذہب اختیار کرے
نہ یہ گوارا کرے گا کہ مین اپنا مذہب و ترک کرون پہلے اُسکا یہی سوال ہوگا کہ خدا پرستی اختیار
کرو بس یہ جو دل کہتا ہی یہ گوارا نہین ہوتا کہ شراکت کرون نہین شراکت کرتی ہون اور مقابلہ
کرتی ہون تو یہ بھی گوارا نہین ہوتا کہ وہ میرے سامنے قتل ہو اور مین دیکھا کرون کوئی بات
بن نہین پڑتی ہی رات بھر تڑپا کرتی ہون یہ جو مدارا داری ہوتی ہی یہ مین نے صرف اس
غرض سے قائم رکھی ہی کہ دن بھر اُسکو دیکھ تو لیتی ہون کیا بیان کرون کہ کس آفت مین یہان
آکر مبتلا ہوئی جیسا مین نام رکھتی ہون ویسی ہی خود بلا مین مبتلا ہوئی واقعی سچ کہا ہی کہ بڑا
بول نہ بولے بڑا نوالہ کھائے صرف میری زندگی اُسکی دید سے ہی ورنہ اب تک کبکی ہلاک
ہو گئی ہوتی کبھی یہ قصد ہوتا ہی کہ پچھاڑ کر جان دون پھر یہ ساتھ ہی خیال آتا ہی کہ جسکے لیے
جان دیتی ہو اُسکو تو خبر بھی نہ ہوگی تم مفت مین ہلاک ہوگئین تمکو کیا ملا سوائے حسرت و
افسوس کے اسی غم مین رات دن مبتلا رہتی ہون مثل شمع کے آنسو بہاتی ہون اور گھلی جاتی
ہون تو ہی کوئی تدبیر بتا کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن دوسرا امر یہ ہی کہ مین جہان آکر پچھتائی
بے ستون کو جو دیکھتی ہون تو اُسکی طینت بد پاتی ہون اور نگاہ خراب یہ خوف ہی کہ ایسا
نہ ہو کہ کسی دن وہ کوئی حرکت بیجا کر بیٹھے تو بڑی خرابی ہو یہ دوسری بلا ہی اگر یہ معلوم ہوتا
تو کبھی نہ آتی صاف انکار کرتی وزیرزادی نے یہ سُنکے کہا کہ ای ملکہ عالم اگر قصور معاف ہو تو
مین کچھ عرض کرون کہا وہ بیان کر اُسنے عرض کیا مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی اور مین نے آپ کے
تیور دیکھ کر پہچان لیا تھا کہ آپ طلسم کشا پر فریفتہ ہوئی ہین مگر بمصلحت خاموش رہی
کچھ کہا نہین اب جو آپ نے بیان کیا میرے کہنے سے تو مین عرض کرتی ہون کہ یہ حرکت
واقعی نہایت بیجا ہی سوائے رسوائی کے دوسری بات نہین ہی مگر آپ بھی مجبور ہین
دل کے سبب سے کیا کرین جس پر آجائے یہ تو ایسے ہی حضرت ہین نہ دوست کو دیکھین
نہ دشمن کو آگے خیر اب نصیحت کرنا آپکا اور آپ سے اس بارے مین کچھ کہنا بیکار ہی کیونکہ

یہ وہ آگ ہی کہ کسی صورت سے فرو نہین ہوتی ہی بدون وصل معشوق کے مین یہ خیال کرتی ہون کہ شراکت طلسم کشا مین جیسا آپ نے بیان کیا ویسی ہی خرابی ہی بہت جلد مطعون ہوجایئے گا تمام خاندان مین کسی کو مُنھ دکھانے کے قابل نہ رہیے گا اور اگر شراکت نہین کرتی ہین تو فراق ہلاک کرتا ہی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ دل پر جبر کی سل رکھیے اور ملاحظہ فرمایئے کہ کیا ہوتا ہی مین نے اوراق سامری مین دیکھا تھا کہ اس جنگ و پیکار کا انجام کیا ہوگا تو یہ لکھا ہوا پایا کہ یہ لڑائی طلسم کشا فتح کرے گا بے ستون جادو مارا جائے گا کوہ بے ستون فتح ہوگا بادشاہ سابق طلسم رہا ہوگا طلسم کشا کو لوح ملے گی طلسم کشا طلسم کو فتح کرے گا جو طلسم کشا کی شراکت کرے گا وہ زندہ رہے گا اور عزت و آبرو سے اُسکی بسر ہوگی جو مخالفت کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل ہوگا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہان سے اپنے مقام پر چلی چلیے اور وہان قیام فرمایئے اور دیکھیے کہ انجام اس مقابلہ کا اور اس لڑائی کا کیا ہوتا ہی اگر طلسم کشا طلسم کو فتح کرلے تو خیر اُسوقت مین جب طلسم فتح ہوجائے گا اور آپ کے حامیون قتل ہوجاینگے پھر کوئی کہنے والا نہ رہے گا آپ شوق سے طلسم کشا کی شراکت فرمایئے گا اور اُسکے وصل سے کامیاب ہوجیے گا اور یہ ہونا پر ضرور ہی اسکے خلاف کبھی نہ ہوگا اگر طلسم فتح نہ ہوا اور طلسم کشا اسیر ہوگیا اُسوقت کوشش کرکے طلسم کشا کو رہا فرمایئے گا اور اُسکو یہانسے لے کر کسی طرف نکل چلیے گا وہ اس احسان کے عیوض مین ضرور آپ کے وصل کو قبول کرے گا اس حالت مین آپ کی براحت بسر ہوگی جب یہان ہوجیے گا نہین تو پھر کون بدنام کرے گا اتنے دنون صبر فرمایئے اور جبر آیندہ آپ کو اختیار ہی ملکہ نے جواب دیا کہ رائے تو بہت ٹھیک ہی مگر جب دل بھی مانے عرض کیا کہ خواہ مانیے خواہ نہ مانیے جبر کیجیے اس امر مین یہ بات بھی تو حاصل ہوتی ہی کہ بے ستون سے بھی تو جان بچتی ہی جیسا کہ آپ کا خیال ہی کہ اُسکی طینت بد ہی اگر ایسا ہی ہی تو کبھی کبھی پوشیدہ طور سے آکر طلسم کشا کو دیکھ جایا کیجیے گا اگر مین صلاح دون کہ اُسکو سحر کرکے اسیر فرمایئے اور لے جایئے تو اس مین یہ خرابی ہی کہ اول تو اُسپر سحر اثر نہ کرے گا دوسرے وہ کبھی اس امر کو قبول نہ کرے گا بیجانے مین سوائے بدنامی اور رسوائی کے دوسرا امر نہین ہی کیونکہ جب معشوق ناخوش ہوا تو عاشق کو کب راحت ملے گی آیندہ

جو آپ کی مرضی ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ خیر جو تو نے رائے دی بہت بہتر ہی مین کل ہی یہان سے
اپنے مقام کو روانہ ہونگی جب دل زیادہ بیقرار ہوا کرے گا آکر دیکھ لیا کرونگی مگر اتنا تذکرنا کہ ہر روز کی
خبر منگا لیا کرنا عرض کیا بہت خوب خلاصہ یہ کہ وہ رات ان دونون کو اسی صلاح و مشورے مین
گذری صبح ہو گئی دونون لشکر تیار ہوکر میدان جنگ مین صف آرا ہوئے صاحبقران تشریف
لائے ہین ادھر سے ابھی کوئی سردار میدان مین نہین گیا ہی کیونکہ ملکہ ابھی تک نہین برامد ہوئی
ہی سب سردار انتظار ملکہ مین بیرون بارگاہ کھڑے ہوئے ہین اُدھر ملکہ نے وزیرزادی سے کہا کہ
کل طبل جنگ بج چکا تھا اسوقت سب تیار میرے انتظار مین ہونگے تم بے ستون کو بُلا کر
کہدو کہ ملکہ آج سوار نہین ہونگی طبیعت بہت علیل ہی بلکہ اُنکا قصد ہی کہ مین یہان سے
اپنے مقام پر چلی جاؤن کیونکہ یہان کی آب و ہوا خراب ہی ایسا نہ ہو کہ زیادہ علیل ہو جاؤن وہان
جاکر اپنا علاج کرون جب صحت ہو جائے گی اور یہان مقابلہ ہوتا ہوگا تو پھر آؤنگی مین تم کو اجازت
دیتی ہون کہ تم شوق سے مقابلہ کرو کیونکہ تم خود اس کوہ کے حاکم ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ
بہت خوب اور باہر آئی یہان سب انتظار کر رہے تھے کہ ملکہ برآمد ہون کیا سبب ہی کہ جو
ملکہ اسوقت تک برآمد نہین ہوئی ہین کہ وزیرزادی باہر آئی جیسے بے ستون نے وزیرزادی
کو دیکھا لپک کر قریب آیا اور پوچھا کہ ملکہ کا مزاج مبارک کیسا ہی جو ابھی تک تشریف نہین
لائی ہین سب لشکر میدان مین پہونچ گیا ہی لشکر حریف بھی آچکا ہی صرف ملکہ کی دیر ہی وہ تشریف
لے چلین تو مقابلہ کیا جائے آج کیا سبب ہی جو عرصہ فرمایا وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ کی
رات سے طبیعت بہت خراب ہو گئی ہی بخار شدت سے ہی اُٹھا نہین جاتا ہی سر مین درد ہی اس
سبب سے ملکہ نہین تشریف لائی ہین اور نہ تشریف لائینگی بلکہ اُنھون نے فرمایا ہی کہ تم لشکر
کو لے کر جاؤ اور مقابلہ کرو مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہان کی آب و ہوا مجکو راس نہین آتی
ہی مین اپنے مقام پر جاکر اپنا علاج کرونگی جب تک نہ جاؤنگی میری طبیعت درست نہ ہوگی
اب تم کو اختیار ہی تم خود اس مقام کے حاکم ہو میری کیا ضرورت ہی مین تم کو اجازت دیتی
ہون تم شوق سے مقابلہ کرو بے ستون نے جو یہ سُنا رنگ رو متغیر ہو گیا اور کہنے لگا کہ ملکہ
کی ذات سے مجکو بڑی قوت تھی اور میرا دل قوی تھا اگر اُنکی طبیعت علیل ہو گئی ہی تو وہ یہان

تشریف رکھیں میدان میں نہ تشریف لے جائیں میں حکیم وغیرہ کا بندوبست کر دونگا اپنا علاج
کریں جب صحت ہو جائے اُسوقت اختیار ہی خواہ میدان میں تشریف لے چلیں خواہ نہ لے
چلیں مگر یہاں سے نہ جائیں وزیرزادی نے جواب دیا کہ جب تک ملکہ یہانسے نہ جائینگی
اُسوقت تک ملکہ کو صحت نہ ہوگی یہاں رہکر اور زیادہ علیل ہو جائینگی اگر تم کو یہ منظور ہو کہ
ملکہ کے دشمن ہلاک ہوں تو ملکہ کو روکو ورنہ جانے دو تم مقابلہ کرو بعد صحت پھر ملکہ آکر تمھاری
شریک ہونگی نے بے ستون کا گو جی نہ چاہتا تھا صرف اس خیال سے کہ اگر وصل نہیں ممکن ہی تو
دیدار تو نصیب ہوتا ہی یہ بھی جاتا رہے گا اسی سبب سے اسنے یہ کلمہ کہا تھا جب دیکھا کہ
بالکل ملکہ آمادہ ہی کوئی عذر نہ چلے گا کہا کہ اُنکو اختیار ہی میں اُنکا دشمن نہیں ہوں بلکہ ایک
ادنی خادم ہوں یہ کہکر اور وہانسے سرداروں کو بھی ہمراہ لے کر میدان جنگ میں آیا سرداروں سے
سب حال بیان کیا اُنھوں نے جواب دیا کہ اگر ملکہ نہ ہونگی تو کیا ہم مقابلہ نہ کر سکیں گے جو ہم
ملکہ کی موجودگی میں کرتے وہی عدم موجودگی میں کرتے ہم آپ کے ملازم ہیں ملکہ کے ملازم نہیں
ہیں بے ستون تو میدان کو گیا ادھر ملکہ نے وزیرزادی سے بے ستون کا پیام سُنکے حکم
دیا کہ ہمارا سب سامان اُٹھاؤ ہم اپنے باغ کو چلیں گے اُسیوقت سب بندوبست ہو گیا ملکہ
مع اپنی مصاحبوں و خواصوں و وزیرزادی کے تخت پر سوار ہو کر طرف کوہ برجیس کے چلی
گئی راوی بیان کرتا ہی کہ ملکہ فراق طلسم کشا میں بیقرار رہتی تھی جب بہت بیقرار ہوتی تھی تو
آکر دیکھ جاتی تھی اپنے مقام پر جاکر یہ انتظار کرنے لگی کہ طلسم فتح ہو لے تو معشوق کا وصل
نصیب ہو طلسم کے فتح ہونے کی دعا کیا کرتی تھی وزیرزادی نے چند طائر سحر مقرر کر دیے ہیں
کہ وہ دمبدم کی خبر پہونچاتے ہیں ملکہ کو تو فراق طلسم کشا و انتظار فتح طلسم میں رکھا جاتا ہی اسکا
حال آئندہ تحریر ہوگا ادھر جب بے ستون میدان جنگ میں آکر پہونچا صفوف جلال و
قتال آراستہ ہو چکیں نقیب نقابت کر کے چلے گئے لشکر بے ستون سے ایک ساحر
اجازت لے کر میدان میں آیا مرد مقابل طلب کیا لشکر اسلام سے ایک ساحر نے نکل کر مقابلہ
کیا بعد سحر آزمائی کے لشکر اسلام کے ساحر نے اُس ساحر کو قتل کیا دوسرا ساحر نکلا وہ بھی
مارا گیا چونکہ لشکر اسلام کی فتح ہونے والی تھی بدین سبب لشکر اسلام کو آسانی بھی

غلبہ ہوا گو وہ ایک ساحر لشکر اسلام کے بھی مارے گئے مگر شام تک پچیس ساحر لشکر کفار کے کام
آئے شام کو بے ستون طبل بازگشت بجوا کر فرودگاہ پر مع لشکر کے واپس آیا اُدھر صاحبقران بھی
واپس گئے یہان آکر بے ستون کو معلوم ہوا کہ ملکہ اپنے مقام کو چلی گئی بڑا صدمہ ہوا مگر گیا
کرے خاموش ہو رہا اور دربار مین بیٹھکر طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارہ رزمی بجایا گیا
صاحبقران کو خبر ہوئی اُنھون نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا وہان بھی کوس حربی بجا رات
بھر دونون لشکر دن مین تیاری جنگ رہی بے ستون اپنے خیمہ مین جا کر دربار برخاست کرکے
سو رہا صاحبقران نے ادھر آرام فرمایا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد نقابت
نقباے بلند آواز کے لشکر کفار سے ایک ساحر شبرنگ حرامی نامے نے نکل کر مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے شیاطین صاحبقران سے اجازت لے کر آیا کفار کے لشکر کے
ساحر نے حکیم شیاطین پر سحر کیا یعنے گولہ فولادی مارا حکیم نے جیسے ہی گولہ قریب آیا اشارہ
کیا کہ گولہ شق ہوا ایک برق چمک کر سر پر حکیم کے چلی حکیم نے سپر کو سر کی پناہ کرکے کچھ
پڑھکر جو اشارہ کیا وہ برق پائتو ادھر کو آئی تھی پاچمک کر اُس ساحر پر گری کہ اُسکے دو
پرکالے ہوگئے یہ واقعہ دیکھ کر اُسکا بھائی اژرنگ حرامی نے بے ستون سے اجازت
لے کر اور میدان مین آکر حکیم شیاطین کا مقابلہ کیا آتے ہی ایک گلدستہ سحر کھینچکر زمین
پر مارا کہ ایک باغ پر بہار پیدا ہوا اور خوشبوے گل سے تمام صحرا معطر ہوا سواے
صاحبقران کے سب مست ہوگئے اور ایک بار بیخود ہوکر پکار اُٹھے کہ ہم سب
آپکے غلام ہین کیا حکم ہوتا ہے اژرنگ نے پکار کر کہا کہ تم خود اپنے ہاتھ سے اپنے
گلے کاٹ ڈالو ہر ایک نے تلوار گلے پر رکھی اُدھر شیاطین نے جو یہ رنگ دیکھا کہ
اِسنے ایسا سحر کیا کہ سب کو مبتلاے سحر کیا فوراً ایک مشت خاک اُٹھا کر اسپر کچھ پڑھکر
اُس باغ پر جو ماری ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ باغ جلنے لگا تھوڑی دیر مین وہ باغ
جل کر خاک ہوگیا اُن سب نے رہائی پائی سب اپنے ہوش مین آئے اژرنگ
نے جو یہ رنگ دیکھا فوراً زمین پر گرا اور اژدر بنکر چلا شیاطین نے جیسے ہی یہ قریب
آکر دم کشی کرتا ہے ہاتھ بڑھا کر اُسکا کلہ پکڑ لیا اور اب جو زور کیا چیر کر پھینکدیا اسکے مرنے

سے تمام صحرا تاریک ہوگیا ہے آواز آئی کشتی مرا کہ نام من اژدر رنگ حرامی بود اسکا مرنا تھا کہ ایک
اور ساحر کہ نام اُسکا جلاد جادو تھا بے ستون سے اجازت لے کر میدان مین آیا شیاطین
سے مقابلہ کیا آتے ہی زمین پر کود کر اژدر سے ایک دو ہتڑ مارا کہ تمام زمین کو زلزلہ سا ہوگیا لشکر
اسلام مین یہ حال ہوا کہ جا بجا سے زمین شق ہونے لگی اور اہل اسلام اُسمین غرق ہونے لگے
یہ رنگ دیکھ کر شیاطین نے کچھ اسم پڑھکر اب جو دم کیا وہ زلزلہ برطرف ہوا اسنے اشارہ کیا کہ
آسمان پر ابر پیدا ہوا اُس سے سانپ و عقرب برسنے لگے جسپر سانپ نے گر کر مُنھ مارا وہ پانی ہوکر
بہ گیا لشکر مین ایک تہلکہ برپا ہوا حکیم جانے کچھ پڑھکر جو دم کیا وہ ابر لشکر بے ستون پر جا کر
قائم ہوا اور برسنے لگا وہی حالت لشکر کفار کی ہوئی ہزارون ساحر ہلاک ہوگئے اہل لشکر
غل مچانے لگے کہ یہ کیا غضب ہے یہ کیا سحر کیا کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہین جلاد نے پلٹ کر
دیکھا کہ وہ سانپ و عقرب میرے لشکر پر برس رہے ہین ایک گولہ اٹھا کر مارا کہ وہ ابر لخت لخت
ہوکر غائب ہوگیا اُس ابر کو یعنے اپنے سحر کو برطرف کرکے تیغ سحر کھینچکر شیاطین پر جا پڑا شیاطین بھی
تڑپنے لگا دو چار وار روک کر اب جو وار کیا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کیے اسکا مرنا تھا کہ پھر وہی
آندھی سیاہ اُٹھی تاریکی ہوگئی جب روشنی ہوئی اب کوئی لشکر کفار سے مقابلہ کو نہین نکلتا ہے
پرا بند ہوگیا ہے کیونکہ آج دو پہر تک جسقدر نامی و گرامی ساحر تھے سب مجروح اور قتل ہوئے
ان دس میدادار یون مین جو کہ بعد جانے ملکہ کے ہوئین اور قبل مین بھی قتل ہو چکے تھے اور
مجروح بے ستون نے جب ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو اسنے خیال کیا کہ مین
خود جا کر طلسم کشا سے مقابلہ کرون اور اُسکو میدان مین طلب کرکے یا تو قتل کرون یا اسیر
اس سے کیا حاصل اہل لشکر بیکار کو تباہ ہون نہ اب کوئی ایسا سردار باقی ہے کہ جو
نکل کر مقابلہ کرے یہی مناسب ہے کہ مین خود نکلون اور طلسم کشا کو طلب کرون تا کہ فیصلہ
ہوجائے یہ خیال کرکے اسنے پکار کر کہا کہ اے شیاطین تم اب واپس جاؤ اور طلسم کشا کو
میدان مین بھیجدو تا کہ میرے اُسکے مقابلہ ہوجائے مین اور وہ مجھکو یا مارون اسکے فیصلہ نہ ہوگا
جب تک تم واپس نہ جاؤگے نہ میرے لشکر سے کوئی میدان مین مقابلہ کو نکلے گا نہ مین آونگا
اس امر سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ کلمہ جو بے ستون نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ اے

شیاطین فوراً واپس آؤ مین اس سے مقابلہ کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو کی طبیعت
کچھ علیل ہو گئی تھی اور ایسی علیل ہوئی تھی کہ نہ تو میدان مین آتے تھے نہ کچھ عیاری کر سکتے تھے
اس سبب سے کوئی عیاری نہین بیان ہوئی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ خواجہ عمرو موجود
تھے اور اُنھون نے عیاری نہ کی بہ سبب علالت کے مجبور تھے گو شیاطین کا دل گوارا نہ
کرتا تھا مگر کیا کرے حکم صاحبقران سے مجبور ہو کر واپس آئے جب بے ستون نے دیکھا
کہ شیاطین واپس گیا اپنے تخت کو بڑھا کر سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان مین
آیا اور پکارا کہ اے طلسم کشا اگر کچھ جرارت رکھتا ہی تو میرے مقابلہ کو آ ورنہ ان لوگون کے بھروسہ
پر جو آیا ہی تو کیا حاصل ہی میرے تیرے مقابلہ ہو تو کچھ لطف ملے صاحبقران نے فرمایا کہ
صبر کر مین آتا ہون بیقرار نہ ہو یہ کہکر اپنے مرکب کو درست فرمایا اور قصد مہمیز کیا کہ سب
سردار و دونون حکیم حاضر ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم غلامون کی موجودگی مین آپ کا تشریف
لے جانا زیبا نہین ہی اگر ہم غلام نہ ہون تو آپ کو زیبا ہی ہم مین سے کسی کو حکم فرمائیے کہ وہ
جا کر اس نابکار سے مقابلہ کرے اور اُسکو اسیر کر لائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہی
کیونکہ میرے لشکر کا اور میرا طریقہ یہ ہی کہ حریف جسکا نام لے کر پکارے وہی جا کر مقابلہ
کرے خواہ وہ اُسکے مقابلہ کے قابل ہو خواہ نہ ہو بس وہ میرا نام لے کر پکار رہا ہی مین کیونکر
دوسرے کو بھیجون وہ یہ خیال کرے گا کہ طلسم کشا مجھ سے ڈر گیا جو میرے مقابلہ کو نہین
آیا دوسرے مجھکو خود منظور ہی کہ اس مقدمہ کا کہین جلد فیصلہ ہو بادشاہ سابق رہا ہو
تاکہ طلسم کے فتح ہونے کی تدبیر کی جائے عرصہ سے مین نے اپنے لشکر کو نہین دیکھا ہی نہ اپنے
فرزندون و عزیزون سے ملا ہون سب کی ملاقات کا اشتیاق ہی اور دید کی حسرت ہی طلسم
فتح ہو تو اُن سب سے ملاقات ہو بدون میرے جائے اسکا یکسو ہونا محال
ہی راوی کہتا ہی کہ لاکھ لاکھ اُن سب نے روکا مگر صاحبقران نے ایک نہ مانا سب سے
رخصت ہو کر اور مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ مین تشریف لائے اور سامنے بے ستون
کے آکر کھڑے ہوئے فرمایا کہ مین موجود ہون اپنا حربہ کر اُسنے صاحبقران کو دیکھ کر
کہا کہ اے طلسم کشا کیون اپنی جان شیرین کو تلف و رائیگان کرتا ہی میرے مقابلہ ۱۰

سے چلا جا مین بہت بڑا ساحر زبردست ہون میرے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل نہین
ہی یہ طلسم فتح نہ ہوگا تیری قضا یہان لائی ہی بہتر یہ ہی کہ دین اسلام کو ترک کر اور میری اطاعت
کر ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مقام بزم نہین ہی بلکہ جاے
رزم ہی اگر تجکو پند و نصیحت کرنا ہی تو یہان کیون طلب کیا اپنے بارگاہ مین طلب کرکے
یہ تقریر کی ہوتی اس بیہودہ تقریر سے کچھ فائدہ نہوگا اگر مقابلہ کرنا ہو کر ورنہ رومال سے
ہاتھ باندھکر حاضر ہو اور دین اسلام قبول کر اور یہ تقریر مت کر بے ستون نے برہم
ہوکر جواب دیا کہ تمھارے قضا ہی آگئی ہی ساری طلسم کشائی بھلائے دیتا ہون یہ
کہکر تخت پر ایک کارد رکھی ہوئی تھی وہ اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر دم کرکے صاحبقران پر
ماری وہ کارد برق بنکر چلی صاحبقران نے اسم اعظم باٰواز بلند پڑھنا شروع کیا یا تو وہ
برق بنکر چلی تھی یا وہ کارد اپنی حالت پر ہوکر زمین پر گری اور جلکر خاک ہوئی
یہ دیکھ کر بے ستون نے ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے ایک جام
پانی سے بھرا ہوا بے ستون کو دیا بے ستون نے وہ جام لے کر زمین پر مارا کہ ایک
دریاے ذخار پیدا ہوا اور جوش مار کر چلا دفعتاً اسقدر وہ دریا محیط ہوا کہ لشکر اسلام کو
چارونطرف پانی نے گھیر لیا اور اہل لشکر غرق ہونے لگے اور وہ دریا جوش مار کر چلا کہ
صاحبقران کو ڈبودون اور غرق کرون صاحبقران بیخوف و خطر کھڑے ہوئے دیکھ رہے
ہین کہ دریا جوش مارتا ہوا چلا آتا ہی کہ یکایک لشکر کی طرف سے فریاد و فغان کی صدا
بلند ہوئی صاحبقران نے پلٹ کر ملاحظہ فرمایا کہ کیا واقعہ ہی کیون لشکر مین یہ شور و
غل کیسا ہی پلٹ کر ملاحظہ جو کیا دیکھا کہ تمام دریا نے لشکر کو گھیر لیا ہی اہل لشکر غرق
ہو رہے ہین بس پلٹ کر یہ فرما کر کہ اے بے ستون میرے تیرے مقابلہ ہی اہل لشکر نے
تیرا کیا کیا ہی جو تو نے اُن پر بھی سحر کیا یہ طریقہ جنگ نہین ہی اپنے سحر کو اُٹھالے اُنپر
سے میرے اوپر سحر کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا بلکہ اپنے سحر کو اور زور دینے لگا اس عرصہ
مین دریا قریب صاحبقران پہونچ گیا بس صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر آب
جو دریا پر دم کیا وہ پانی بسکون ہوکر اُڑ گیا خشک زمین رہ گئی اہل لشکر نے نجات

پائی بے ستون کو اور زیادہ غصہ آیا ایک مرتبہ دستک دی کہ ایک اژدر پیدا ہوا شعلہ
آتشین چھوڑتا ہوا بے ستون نے اشارہ کیا طرف صاحبقران کے وہ ایک مرتبہ چلا
جب قریب صاحبقران پہونچا صاحبقران نے عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم کرکے وار کیا کہ
اُس اژدر کے دو ٹکڑے ہوئے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ اژدر جلکر خاک ہو گیا بے ستون
نے پھر دستک دی کہ ایک شیر ببر صحرا سے نکلا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے
ایک طمانچہ مارا کہ اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا بجائے خون کے شعلہ نکلا وہ مثل ہیزم کے
جلنے لگا راوی بیان کرتا ہے کہ جو سحر بے ستون نے کیا وہ صاحبقران نے رد کر دیا اسنے
اُسی حالت میں اسم اعظم کے فراموش کرنے کی بھی تدبیر کی مگر کچھ نہ ہو سکا اسنے تمام اپنے
جسم کو مجروح کیا اور خون لے کر سحر کیا سر کے بال توڑ توڑ کر سحر کیا کوئی سحر پیش نہ گیا
آخر کو اسنے عاجز ہو کر تخت پر سے کود کر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی ایک ٹیکری پیدا ہوئی
اُسنے ایک صندوق لا کر دیا اسنے صندوق کھولا ایک مرکب نکالا اُسپر اُسی صندوق سے
نکالکر ایک پتلا سوار کیا اور سحر کیا کہ وہ پتلا بڑھکر مثل انسان کے ہو گیا اُسکو آلات
حرب و ضرب سے آراستہ کرکے اشارہ کیا کہ جا کر اس جوان کا سر کاٹ لا وہ برابر صاحبقران
کے آیا آتے ہی اُسنے گرز کا وار کیا صاحبقران نے اسم پڑھکر اب جو سپر پر روکا یہ بھی نہ
معلوم ہوا کہ کیا ہوا اُسنے تلوار ماری صاحبقران نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار چھین
لی اور اپنا جو وار کیا اُسکے مع مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے اُسکا مرنا تھا کہ دو زنگی پیدا
ہوئے دونوں نے دو طرف سے حملہ کیا صاحبقران نے اُن دونوں کو بھی قتل کیا دو دیو
پیدا ہوئے وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارے گئے جب بے ستون نے دیکھا کہ
جو سحر میں نے کیا وہ طلسم کشا نے رد کر دیا بس اسکو غصہ آ گیا اسنے دستک دی کہ ایک
مرکب ساز و یراق سے آراستہ جنگل سے نکلا یہ اُسکی پشت پر سوار ہو کر صاحبقران
کے مقابلہ میں تلوار علم کرکے آیا سحر کرتا بھی جاتا ہے آتے ہی وار کیا صاحبقران نے سپر
پر روکا اُس نے پھر وار کیا صاحبقران نے پھر رد کیا اب دونوں طرف سے وار
چلنے لگے خلاصہ یہ کہ تا بہ شام خوب تلوار چلی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مقام پر صاحبقران ۴۰

نے اب جو موقع پاکر حملہ کیا اور بے ستون نے دیکھا کہ اب کوئی صورت مفر کی نہیں ہے سوائے
قتل ہونے کے سپر کو توسر کی پناہ کیا اور سحر کیا کہ اسکی ہم شبیہہ اسکے مقام پر آئی اور یہ اپنے کو
بچاکر غرق زمین ہوگیا اور بھاگ کھڑا ہوا کوہ بے ستون پر جاکر دم لیا چونکہ اسکی قضا یہان
نہ تھی کوہ بے ستون پر تھی دوسرے بانیان طلسم نے یہ مقرر کیا تھا کہ جب اسکا خون کوہ
بے ستون پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا یہ یہان کیونکر مارا جاتا یہ تو اپنے ہم شبیہہ کو یہان
اپنے مقام پر قائم کرکے چلا گیا صاحبقران وار کر چکے تھے یا تو تلوار بالاے سپر چمکی تھی یا زیر
تنگ مرکب پیدا ہوئی زمین کو بوسہ دے کر اُٹھی شبیہہ بے ستون کا قتل ہونا تھا کہ
تاریکی ہوگئی تمام صحرا تاریک ہوگیا آندھی سیاہ اُٹھی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی برف
باری سنگ باری ہوئی شعلہ نکلنے لگے شور و غل ظاہر ہوا تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوگیا
عجب عالم تھا ہر ایک پریشان تھا ایسی تاریکی و اندھیرا ہوا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا
تھا ہر ایک مبتلاے غم و الم تھا بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی
آواز پیدا ہوئی کہ کشتی نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب
خود نرسیدیم یہ صدا جو پیدا ہوئی اہل اسلام تو خوش ہوئے صاحبقران نے اُسکو قتل کرکے
نعرہ تکبیر بلند کیا اُدھر لشکر کفار نے جو یہ صدا سنی اور دیکھا کہ ہمارا سردار کشتہ ہوا ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ طریقہ ہے کہ جب ساحر اپنی ہم شبیہہ کو قتل کراتا ہے تو جو ساحر کے مرنے سے
آثار ظاہر ہوتے ہین اور اُسکے نام کی صدا آتی ہے اُسی طور سے ہم شبیہہ کے بھی مرنے سے آثار
ظاہر ہوتے ہین کیونکہ وہ ہمزاد ہوتا ہے بس جب اہل لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار بھی قتل ہوا
بس ایک مرتبہ ترسول پنسول لے کر اور تلوارین علم کرکے اور اسباب سحر سنبھال کر لینا لینا
کہکر چلے اور یہ غل مچاتے ہوئے کہ مارلو طلسم کشا کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے پائے
اسّی ہزار کے اسّی ہزار ایک مرتبہ ہلہ کرکے چلے اُدھر اہل اسلام و اسقلینوس نے جو
دیکھا کہ کفار نے صاحبقران پر نرغہ کیا ہے یہ سب کے سب ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے
اور تیغے سنبھال کر مرکب اُٹھاکر کفار سے بل گئے جو غیر ساحر لشکر کفار مین تھے اُنسے تو تلوار
چلنے لگی اور جو ساحر لشکر اسلام مین تھے اور چند خدا گرد جو شیاطین کے تھے وہ ساحروں سے لڑنے لگا

سحر چلنے لگے برقین چمکنے لگین آگ برسنے لگی ابر سحر جھوم جھوم کر آنے لگے برف پڑنے لگی ہر طرف
ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہونے لگی ماش کے دانے و مرسون کے دانے اچھلنے لگے ہر غل
مچانے لگے ساحر سحر کرنے لگے کہین پر زمین شق ہوئی لوگ غرق ہو گئے دریا پیدا ہوا ادھر ادھر کے
لوگ ڈوبنے لگے ایک تلاطم دونون طرف برپا تھا تمام لشکر مین بازار مرگ گرم تھا ہر سو موت
کا بازار برپا تھا ملک الموت ہر ایک کی روح قبض کرتے پھرتے تھے زورق حیات طوفان
مین پڑی ہوئی تھی دریائے مرگ جوش زن تھا صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھے
جاتے تھے اور لڑتے بھی جاتے تھے خون کا دریا روان تھا کشتی حیات کو طغیانی تھی مینھ سرونکا
برس رہا تھا ایک تلاطم برپا تھا جو غیر ساحر لشکر اسلام کا لشکر کفار سے سحر مین مبتلا ہوا فوراً
صاحبقران نے بڑھکر اسکو قتل کیا اپنے اہل لشکر کو اسکے سحر سے رہا کیا ادھر حکیم استقلینوس
نے بھی اسم ہائے الٰہی پڑھ پڑھ کر دم کرنا شروع کیے کہ انکی برکت سے سحر کفار کا اثر نہ کرتا تھا
ہر طرف ایک تلاطم مچا ہوا تھا لاکھون لاشون کا انبار تھا ہر طرف میدان مین سرونکا ڈھیر
تھا مرکب لاشون کو پائمال کرتے پھرتے تھے دریائے خون تا بکمر پہونچا قیامت کی تلوار چل
رہی تھی جنگ مغلوبہ واقعہ ہوئی تھی آخرکار نوبت یہ پہونچی کہ کفار بے پا ہونے لگے
کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لشکر بے پیر تکیہ بے فقیر ترکش بے تیر بیکار ہے چونکہ کوئی انکا سر پرست
اور حاکم نہ تھا نہ انکا دل بڑھانے والا تھا کہ دل بڑھا کر لڑاتا الغرض آثار شکست پیدا ہوئے
پاؤن اٹھ گئے بھاگنے کا بندوبست کرنے لگے ایک کا پاؤن اٹھنا تھا کہ سب کے پاؤن
اٹھ گئے اب اہل اسلام نے دباؤ ڈالنا شروع کیا قریب تھا کہ لشکر کفار فرار کرکے کوہ و
صحرا مین منتشر ہو کہ ایک مرتبہ آسمان پر سے آواز آئی کہ کیون فرار کرتے ہو اور کس لیے
جنگ مغلوبہ کی خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مین اپنے ہم شبیہہ کو قتل کرا کے کوہ بے ستون
پر چلا آیا ہون سب مال و اسباب چھوڑ کر تم سب بھی بھاگ کر چلے آؤ یہان کوئی
نہین آسکتا ہے یہ جو صدا آئی اور کفار و اہل اسلام نے سنی بس جسقدر ساحر لشکر کفار
کے قتل ہونے تھے ہو رہ گئے باقی بھاگنے پر آمادہ تھے راہ فرار تلاش کر رہے تھے
سوائے گوشہ کمان اور کوچہ زخم کے کوئی مقام امن و امان آپ کو نظر نہ آتا تھا یہ اس

صدا کو غنیمت جان کر اور ٹھہرے پر بپروا نہ پیدا کر کے غیر ساحرون کو پنجون مین دبا کر اور جو
کچھ مال و اسباب اُس حالت مین ہاتھ لگا اسکو اُٹھا کر بھاگے اور کوہ پر ایک چشم زدن
مین پہونچ گئے وہان بالاے کوہ جا کر جو دیکھا تو اپنے سردار کو کوہ پر پایا سب کے سب
دوڑ کر قدم پر گرے اور کہنے لگے کہ ہم نے جانا کہ آپ کے دشمن مارے گئے بس ہم کو تاب نرہی
ایک مرتبہ جا پڑے اُدھر سے وہ لوگ آ پڑے باہم سحر و تلوار چلنے لگی چونکہ ہم بے سردار
تھے ہم نے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ کوہ و صحرا مین بھاگ کر پوشیدہ ہو جائین
کہ یہ صدا ہمارے کان مین آئی کہ کوہ پر چلے آؤ ہم سب یہ صدا سنکے جو کچھ ہم سے اُٹھ سکا
وہ لے کر چلے آئے یہان آکر آپ کو پایا ہماری جان مین جان آئی بے ستون نے کہا کہ
جب میرے اور طلسم کشا کے تلوار چلنے لگی اور طلسم کشا میرے اوپر غالب آنے لگا مین نے
دیکھا کہ اب کوئی موقع بچاؤ کا نہین ہی بس پاؤن مار کر غرق زمین ہوا اور اپنے ہمزاد کو
قتل کرایا جب کوہ پر آکر پہونچا تو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا میرے لشکر پر گرجے
اور اہل لشکر کو قتل کرنے لگے اور لشکر تباہ ہو تو بڑی خرابی ہو بس مین بلند ہوا اور ریگ
جو بلند ہو کر دیکھا تو تم کو اور لشکر طلسم کشا کو باہم لڑتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ قریب
ہی کہ شکست ہو بس مین نے پکار کر تم کو اس حال سے آگاہ کیا بارے تم لوگ میرے کہنے
سے اپنے کو یہان بچا کر لے آئے سب نے عرض کیا کہ ہم نے آپ کی آواز پہچان لی تھی اس
سبب سے چلے آئے بے ستون نے کہا کہ خیر اب چین سے یہان بیٹھو اب یہان کوئی
نہین آسکتا ہی کیونکہ اسکا نام کوہ بے ستون ہی اسکا راستہ کہین سے نہین ہی معلق
ہوا پر قائم ہی دوسرے مین بندوبست بھی کیے دیتا ہون کہ اگر ساحر آئے تو بدون اجازت
کے نہ آنے پائے اب چین سے یہان رہو جس طور سے رہتے تھے طلسم کشا کی تو کیا طاقت
ہی جو یہان آسکے یہ کہکر بے ستون نے ایک گولہ جھولی سے نکالکر پہاڑ پر مارا کہ اُس
کوہ مین لرزہ پیدا ہوا اور ایک دھوان بلند ہوا چارون طرف کوہ کے اُس دھوئین نے
احاطہ کر لیا یہ جو سردارون نے دیکھا عرض کیا کہ ای بادشاہ ایک طرف کا راستہ
کھلا رہنے دیجیے ہم لوگون کے آنے جانے کے لیے اور جدھر سے خوف طلسم کشا کے آنے کا ہو اُدھر

کا راستہ مسدود کر دیجیے اور چارون طرف کی راستے کے مسدود کر دیے ہین ہم سب کو دقت ہوگی
بے ستون نے جواب دیا کہ اچھا مین اُس سمت کی راہ کھولے دیتا ہون جدھر کو زیر کوہ دریا
واقع ہوا ہی سب نے کہا کہ جی ہان یہ راے بہت ٹھیک ہی بے ستون نے سحر کیا کہ تین
طرف تو دھوان محیط ہوا ایک طرف کہ یعنے دریا کی راہ کھل گئی اب اسنے یہ بندوبست کر کے
دریافت کیا کہ سب آ گئے ہین کوئی زیر کوہ رہا تو نہین ہی سب نے عرض کیا کہ کوئی نہین
رہا ہی یہانتک کہ ہم زخمیون کو اُٹھا لا ئے ہین اب جو بے ستون نے شمار کیا تو پچاس
ہزار ساحر وغیر ساحر تھے جسمین دس ہزار زخمی تھے چالیس ہزار تندرست تھے اور تیس
ہزار مارے گئے تھے بس بے ستون نے زخمیو نکو شفاخانہ کو روانہ کیا اُنکے ٹانکے وغیرہ دیے
گئے اُنکا علاج ہونے لگا اور باقی لشکر چھاونی مین آ کر اُترا بے ستون اپنے مقام پر چلا
آیا اور رہنے لگا چین سے اب اسکو کسی قسم کا خوف نہین ہی یہ تو یہان بندوبست کر کے
بیٹھا ہی اُدھر صاحبقران نے دیکھا کہ سب کفار سحر کر کے اور اُڑ کر بالاے کوہ چلے گئے
سامنے سے بھاگ گئے ساحران لشکر اسلام نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی انکے عقب مین
جائین اور کوہ پر جا کر مقابلہ کرین کہ صاحبقران نے منع فرمایا اور کہا کہ بھاگے ہوئے کا
تعاقب نہین کرتے ہین اگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے ہین اور جان بچا کر چلے گئے ہین تو جانے
دو بندوبست کر کے کوہ پر جا کر قتل کرینگے اب یہ جائینگے کہان تم سب نے سُنا ہی کہ کیا صدا
آئی تھی بے ستون نے بڑی چالاکی کی اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے اپنی جان بچائی کوہ پر
جا کر ٹھہرا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اگر مین نے کوہ پر جا کر اس بے ستون کو قتل
نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا اور طلسم کشائی سے دست بردار ہو جاؤنگا یہ فرما کر تلوار کو نیام
مین کیا اب جو دیکھا تو سواے خیمے اور بارگاہ کے اور دیگر اسباب کے قسم انسان و
حیوان سے کوئی نہ تھا سب مال و اسباب اہل اسلام نے لوٹ لیا حکیم اسقلینوس
صاحبقران پر سے زر نثار کرتے ہوئے خوشی کے باجے بجاتے ہوئے سب لشکر
کو لے کر فرودگاہ پر آئے یہان آ کر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی
اب جو مجا سب نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تیس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار اہل اسلام

درجۂ شہادت پر فایز ہوئے اور تین ہزار مجروح ہوئے زخمیون کو تو حکم دیا گیا کہ شفاخانہ روانہ کرو اور مقتولون کو دفن کرو اور کفار کی لاشون کو کسی غار مین ڈالدو اہل کارون نے یہ بندوبست کیا سب کامون سے فراغت کرکے عرض کیا کہ ہم نے سب کام بموجب حکم سرکار کے کیا اُدھر زخمیون کے زخمون مین ٹانکے دیے گئے اُنکا علاج ہونے لگا تھوڑی دیر تک صاحبقران نے دربار کیا بعد اُسکے دربار برخاست کیا خاصہ نوش فرما کر آرام کیا جب صبح ہوئی تو پھر دربار آراستہ ہوا سب حاضر دربار ہوئے آج خواجہ عمرو بھی دربار مین آئے اپنے مقام پر بیٹھے اب صاحبقران نے حکیم استقلینوس و شیاطین سے فرمایا کہ بے ستون تو اپنی جان بچاکر اور اپنے ہمزاد کو قتل کراکے بالاے کوہ پر چلا گیا اور اپنے لشکر کو بھی طلب کر لیا اب وہ اپنے نزدیک بیخوف ہوکر بیٹھا ہے اب یہ بتاؤ کہ کس تدبیر سے بالاے کوہ چلین کوئی راستہ بھی اس کوہ کا ہے اُنھون نے عرض کیا کہ یا صاحبقران اسکا نام کوہ بے ستون ہے ہوا پر قائم ہے اور بہت بڑا کوہ ہے پہلا مرحلہ طلسم کا یہی کوہ ہے جب یہ فتح ہوگا اور بادشاہ طلسم رہا ہوگا تو راستہ دربند سوسن کا کھلے گا اور اس پہاڑ پر ایک شہر آباد ہے وہان کا حاکم بے ستون جادو ہے بڑے عمدہ عمدہ مکانات و عمارت سحر سے بنے ہوئے ہین اس پہاڑ پر اور کئی باغ ہین اسّی ہزار ساحر رہتے ہین اور ان سب کا افسر بے ستون ہے اور اسکا راستہ کہین نہین ہے تین طرف اسکے جنگل ہین اور ایک طرف کوہ کے دریا ہے اور کوہ بالاے ہوا زمین سے تین سو گز اونچا قائم ہے سواے ساحر کے غیر ساحر کوہ پر جا نہین سکتا ہے اسی سبب سے اسکا نام کوہ بے ستون رکھا ہے اور یہ اسی بے ستون جادو کا بنایا ہوا ہے یہ بھی ایک ارکین طلسم سے ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر ایک ساحر محکم اپنے دوش پر بٹھاکر بالاے کوہ لے چلے مین وہان جاکر بے ستون سے مقابلہ کرون اور اُسکو قتل کرون اور کوہ کو فتح کرون اور بادشاہ طلسم کو رہا کرون صاحبقران نے یہ جو فرمایا تو حکیم استقلینوس نے و شیاطین نے و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ آپ یکہ و تنہا بالاے کوہ جاکر اسّی ہزار سے کیونکر مقابلہ فرماینگے ہم سب آپ کے ہمراہ چلین صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے ملکہ نغزالہ و ملکہ گوہر آراو ملکہ مہ تنی و آفت جادو سے سُنا تھا کہ آپکو

یہ لازم ہی کہ آپ یکہ و تنہا بالائے کوہ بے ستون تشریف لے جائیے گا اور بے ستون کو قتل
فرمائیے گا جب اُسکا خون کوہ پر گرے گا اُسوقت کوہ برباد ہوگا مین حیران تھا کہ بانیان طلسم
نے یہ امر مقرر کیا ہی کہ جب بے ستون کا خون پہاڑ پر گرے تو کوہ برباد ہو یہ یہان کیونکر قتل ہوا
مگر اُسکا انجام و نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے ہمزاد کو قتل کرا کے بالائے کوہ چلا گیا بس مجکو لازم ہی کہ مین اکیلا
کوہ پر جاؤن اور بے ستون کو قتل کرون اور شب کو خواب مین بھی دیکھا تھا کہ ایک درویش
حقیقت کیش تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ ای حمزہ تو اکیلا بالائے کوہ جا اور بے ستون جادو
کو قتل کر تجکو لازم ہی کہ کسی کو ہمراہ نہ لے جانا جب تک کہ بے ستون کو قتل نہ کرے گا اُسوقت
تک یہ پہاڑ فتح نہ ہوگا اگر لشکر کو ہمراہ لے جائیگا تو مع لشکر کے اسیر ہو جائے گا بانیان
طلسم نے یہی طریقہ مقرر کیا ہی یہ امر ضرور ہوگا کہ تیرا ایک دوست بھی وہان پہونچ جائے گا
مگر تیرے ظاہر نہین نہ جائے گا تجھ سے پوشیدہ اُسکا پوشیدہ جانا بہتر ہی یہ فرما کر وہ غائب
ہو گئے بس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین مع لشکر کے بالائے کوہ جاؤن جبکہ مجکو تنہا جانے کا حکم ہی
دونون حکیمون نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا بہت درست فرمایا مگر ہمارا دل گوارا نہین کرتا
ہی کہ ہم آپ کو اکیلا جانے دین ہم ضرور ہمراہ چلین گے صاحبقران نے فرمایا کہ طریقہ طلسم
کے خلاف ہی تم ایسے عقلمند ہو کر ایسی بات کہتے ہو تب وہ دونون مجبور ہوئے اور اُسیوقت
زائچہ کیا کہ ہم بھی ہمراہ صاحبقران کے کوہ پر مع لشکر کے جائین ہمارے حق مین اور صاحبقران
کے حق مین بہتر ہی یہ نکلا کہ طلسم کشا کو لائق و لازم ہی کہ یکہ و تنہا بالائے کوہ جائے اپنے دانست
مین کسیکو ہمراہ نہ لے جائے اگر تم مین سے کوئی بھی ہمراہ ہوگا تو طلسم کشا مع اُسکے اسیر ہو جائیگا
ہان ایک شخص طلسم کشا سے پوشیدہ جائے گا اُسکا جانا مناسب ہی جب کوہ بے ستون
فتح ہونے لگا اُسوقت وہ ظاہر ہوگا اُسکا اسوقت ظاہر ہونا مناسب وقت نہین ہی
مصلحت اسی مین ہی کہ اور کوئی نہ جائے ورنہ خرابی ہوگی اور بانیان طلسم نے اسیطور سے
فتح کوہ مقرر کی ہی کہ طلسم کشا اکیلا جا کر کوہ کو فتح کرے ہان یہان لشکر زیر کوہ تیار رہے
جب کوہ فتح ہو جائے اور لشکر کفار کا نرغہ ہو اُسوقت کمک کرین یہ دیکھ کر دونون
حکیم سر بزانو ہوئے بعد فکر و غور کے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم لوگ مجبور ہو گئے

کیا عرض کرین کہ جی تو نہین چاہتا ہی کہ آپ تنہا تشریف لے جائین مگر طریقہ طلسم سے ناچار
ہین خیر اب تشریف لے جائیے اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک ساحر زبردست کو
مقرر کرو کہ وہ بالاے کوہ پہونچا کر چلا آئے آئے حکیمون نے عرض کیا کہ حضور اسقدر تامل فرمائین
کہ ہمین ساحر کو روانہ کر کے کوہ کی حالت دریافت کر لون کہ بے ستون کس فکر و تردد مین ہی اور
اور اُسنے کیا بندوبست کیا ہی آیا اُسنے یہ تو تدبیر نہین کی ہی کہ کوئی کوہ پر نہ آسکے صاحبقران
نے فرمایا کہ ضرور یہ دریافت کر لو بس شیاطین نے ایک ساحر کہ نام اُسکا اسرار جادو
تھا بہت زبردست تھا اُسکو حکم دیا کہ جا کر ذرا کوہ کی حالت تو دریافت کر آؤ وہ ساحر
یہ حکم پا کر باہر بارگاہ کے آیا اور بر پرواز سحر سے پیدا کر کے اُڑ کر طرف کوہ کے روانہ ہوا یہ
تو اُدھر کو چلا یہان خواجہ عمرو نے کہا کہ یا صاحبقران آپ بیکار فکر کرتے ہین کہ کوئی
ساحر بالاے کوہ پہونچا دے آپ تیار ہو جیے مین آپ کو تخت زبرجد شاہ پر بٹھا کر لیچلونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم سُن چکے ہو کہ سواے میرے کوئی نہ جائے اگر کوئی
میرے ہمراہ ہوگا تو مین بھی اور وہ بھی اسیر ہو جائے گا بس ایسی صورت مین مین تم کو کیونکر
لے چلون یہ مقدمہ طلسم ہی پس آپ اپنی ہمراہی کو معاف فرمایئے مجھکو تخت پر بیٹھکر جانا منظور
نہین ہی مجھکو ساحر پہونچاوے گا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہی مگر دل مین کہا
کہ مین تو ضرور چلونگا یہ دل سے کہکر خواجہ خاموش ہو رہے یہان سب اُس ساحر کا انتظار
کر رہے ہین اُدھر وہ ساحر جو کوہ کی خبر کو گیا تھا بلند ہو کر قریب کوہ پہونچا اُسنے دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی قائم ہی سر بفلک کشیدہ کوہ پر جانے کا راستہ بند ہی یہ اور بلند ہوا
جسقدر بلند ہوتا تھا اسیقدر دیوار بلند ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ یہ پریشان ہو گیا اور
راہ نہ ملی یہ اُدھر سے دوسری طرف آیا وہان بھی اُسیطور سے دیوار کو پایا تیسری طرف
آیا وہان بھی وہی دیوار حائل تھی جب اسنے کسی طرف راہ نہ پائی تو یہ چوتھی طرف آیا
جدھر دریا ہی اُدھر اُسنے اس دیوار کو نہ پایا مگر اب جو یہ سحر کر کے چلا جیسے وسط دریا مین
پہونچا ہی کہ اسکو سحر فراموش ہو گیا اور یہ دریا مین گرا کئی غوطے کھائے آخر کو بہزار دقت
اپنے کو بہ پچا کر شناوری کر کے دریا کے باہر لایا پھر اُڑ کر چلا پھر وہی حال ہوا اور اسنے

دیکھا کہ ہزارون ساحر اسطرف بطور پاسبانون کے بیٹھے ہوئے ہین اور بڑا بندوبست ہے یہ سب حال دیکھکر واپس آیا یہان آکر پہونچا شیاطین و اسقلینوس و صاحبقران نے پوچھا کہ دریافت کر آئے کس فکر مین ہے بے ستون جادو اُسنے سب حال بیان کیا کہ تین طرف کوہ دیوار آہنی حائل ہے مین نے لاکھ لاکھ کوشش کی کہ بلند ہوکر اُس پار جاؤن مگر نہ جاسکا آخر پریشان ہوکر چوتھی طرف آیا جدھر دریا ہے اُدھر سے قصد جانے کا کیا مگر اُسنے تو کوہ پر بہت بڑا بندوبست کیا ہے اور پہرہ چوکی قائم کی ہے بڑی پاسبانی و نگہبانی ہے غرضکہ مین جب اُڑکر چلا وسط دریا مین پہونچکر بے قابو ہوکر دریا مین گرا کئی غوطے کھائے بہ ہزار دقت باہر آیا پھر گیا پھر یہی حالت ہوئی جب مین نہ جاسکا تو واپس آیا یہ بندوبست بے ستون نے کیا ہے یہ سُنکے صاحبقران نے اُس ساحر سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کرکے لے چل مین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار کو دفع کرونگا تم مجکو پہونچا دینا اور واپس چلے آنا اُس ساحرہ حکیمون نے جواب دیا کہ یا صاحبقران اگر آپ میری پشت پر یا تخت سحر پر سوار ہوکر اور اسم اعظم کو ورد زبان فرمایئے گا تو سحر فراموش ہو جائے گا پھر یہ ہوا پر قائم نہ رہ سکے گا خدانخواستہ آپ بھی گر پڑیئے گا اور یہ بھی اور اگر تخت سحر ہوگا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگا دوسرے یہ امر ہے کہ اور سوائے آپ کے دوسرا جا نہین سکتا ہے جیسا کہ آپ سے خواب مین مرد بزرگ کہہ گئے ہین اور ملکہ غزالہ وغیرہ نے بھی آپ سے عرض کیا تھا اور مین نے بھی رمل مین دیکھا تو یہ امر ظاہر ہوا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا تدبیر کی جائے کیونکر کوہ پر جایا جائے خواجہ عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین نے آپ سے تو عرض کیا تھا کہ تخت زبرجد نگار پر سوار ہوکر چلیے اُسپر سوار ہوکر چلنے مین یہ قباحت نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تم سُن چکے ہو کہ کوئی میرے ہمراہ نہ ہو پھر مین کیونکر لے جاسکتا ہون تم نے سُنا کہ حکیم اسقلینوس نے کیا کہا جب مین نے اس ساحر جادو سے یہ کہا کہ مجکو پشت پر سوار کرکے لے چلو مین اسم اعظم پڑھکر اُس دیوار سحر کو برطرف کرونگا تو حکیم نے یہ جواب دیا کہ سوائے آپ کے دوسرا نہین جا سکتا ہے گو قبل مین خود حکیم وغیرہ بجا رہتے کہ ہم آپ کو اکیلا نہ جانے دینگے یا خود کہہ رہے ہین کہ آپ کے ہمراہ کوئی

نہین جا سکتا ہو بس ہین کیونکر تم کو ہمراہ لے کر جاؤن اور تخت پر سوار ہو کر خواجہ نے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت خوب پھر اب کوئی دوسری تدبیر کیجائے حکیم صاحب اسکی کوئی تدبیر نکالینگے
یہ سنکے حکیم استقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ کوئی تدبیر کرو کہ صاحبقران بالائے کوہ
پہونچ جائین اور سوائے اُنکے کوئی دوسرا ہمراہ نہ ہوا اور نہ کسی قسم کی زحمت ہو شیاطین نے
جواب دیا کہ اُستاد دیکھیے فکر کرتا ہون یہ کہکر دونون اُستاد و شاگرد باہم فکر کرنے لگے شمع
رائے کو روشن کیا بہت غور و فکر صرف کی خلاصہ یہ کہ دونون اُستاد شاگرد نے بعد غور و فکر کے
ایک رائے قرار دی کہ وہ ظاہر ہو گی اور ایک رائے ہو کر صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
پرسون بالائے کوہ شوق سے تشریف لے جائیے گا کوئی آپ کا مزاحم نہ ہوگا اور یہان ہم زیر
کوہ تمام لشکر کو لیے ہوئے مستعد رہینگے کہ جیسے ہی آپ کوہ کو بے ستون کو قتل کر کے تباہ
فرمائیے گا اور آپ سے اور لشکر بے ستون سے مقابلہ ہونے لگے گا ہم مع لشکر کے پہونچکر شریک
ہو جائینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کنارے دریا کے جا کر آپ کی
تشریف لے جانے کا بندوبست دونون اُستاد شاگرد کرتے ہین آپ پرسون بوقت سحر آراستہ
ہو کر تشریف لائیے گا اور تماشہ بلاحظہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے جاؤ
راوی بیان کرتا ہو کہ دونون اُستاد شاگرد صاحبقران سے رخصت ہو کر کنارے دریا کے
آکر مقیم ہوئے جو کہ زیر کوہ واقع ہوا تھا ایک سفید کپڑے کی راوٹی برپا کی گئی اسمین اُنھون نے
جن جن اشیا کی اُنکو ضرورت تھی بہم کی اور چند سوار در خیمہ پر مقرر کیے برائے حفاظت کے
اُنھون نے خوب طور سے زمین کو لیپا اور دونون اُستاد شاگرد نے غسل کیا ایک ایک تہمد
سفید باندھی اور وہان آکر بیٹھے ملازمون کو حکم کر دیا تھا کہ دونون وقت ہمارے لیے شیر
برنج تیار ہو کر آیا کرے اور آب وربا ایک پیالہ گلی ہین شیر برنج ہو اور ایک آبخورہ پانی کا
فی کس اس سے زیادہ نہ ہو یہ سب بندوبست کر کے وہ دونون عمل پڑھنے کو بیٹھے اور بخورات
جلانے لگے اور پڑھنے لگے حکیم استقلینوس نے عمل پڑھنا شروع کیا اور شیاطین نے
تعویذ لکھنا شروع کیے صبح سے شام تک دونون اُستاد شاگرد اسی کام مین مصروف
رہے شام کو ملازمون نے دو پیالہ شیر برنج کے اور دو آبخورے پانی کے لا کر حاضر کیے بس

دونون نے وہ شیر برنج کھا لی اور پانی پی لیا اُسکے بعد پھر اپنے کام مین مصروف ہوئے رات بھر
اُسیطور سے پڑھنے اور لکھنے مین مصروف رہے صبح کو بھی وہ اشیا کھانے کو ملازم لائے خلاصہ یہ
کہ دو دن اور دو راتین ان دونون حکیمون کو عمل کے پڑھنے اور تعویذون کے تحریر کرنے مین بسر ہوئی
تیسرے دن بوقت صبح وہ عمل اور تعویذ تیار ہو گئے اور عمل ختم ہوا اوہی دن اُنھون نے مقرر کیا
تھا کہ صاحبقران بالاے کوہ تشریف لے جائین چنانچہ جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار
ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے اور آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوئے خود حضرت ہود
کا سر پر رکھا زرہ حضرت داؤد کی بر مین پہنی موزے اور براگے اور دستانون سے آراستہ ہوے
شمشیر قمقام وصمصام وعقرب سلیمانی وغیرہ کمر سے لگائین خنجر سہراب یل کمان وترکش وغیرہ
سے آراستہ ہوئے سپر گرشاسپ بالاے پشت خلاصہ یہ کہ تبرکات پیغمبران اثاثہ صاحبقرانی
سے اپنے کو آراستہ وپیراستہ فرما کر باہر تشریف لائے یہان سب سردار حاضر دردولت تھے
خواجہ عمرو بھی اپنے باتمامہ عیاری سے آراستہ ہو کر اپنے خیمے سے نکلے پہلے صاحبقران
کو سلام کیا اور عقب پشت آکر کھڑے ہوئے اور سردارون کا مجرا ہوا چاکرون نے اشقر دیوزاد
لا کر حاضر کیا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار بھی ہمراہ ہوئے
صاحبقران نے خواجہ عمرو کو باتمامہ عیاری سے آراستہ پا کر فرمایا کہ خواجہ تم کیون
اسطور سے آراستہ ہوئے ہو کیا تمھارا قصد چلنے کا ہی خواجہ نے کہا کہ مین کیونکر چل سکتا ہون
جب کہ یہ طریقہ بانیان طلسم نے مقرر کیا ہی کہ طلسم کشا تنہا جا کر کوہ بے ستون کو فتح
کرے اگر کسی کو ہمراہ لے جائے گا تو اسیر ہو جائے گا بس مین کیا آپ کا دشمن ہون جو
ہمراہ چلون مگر یہ امر نہ ظاہر ہوا کہ وہ کون شخص ہی کہ جو کہ پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی موکل وغیرہ ہوگا ہم کو اس سے کیا غرض یہ فرما کر مرکب
کو مہمیز کیا خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا صاحبقران ادھر سے چلے ادھر دونون
حکیم عمل کو ختم کرکے اور تعویذ وغیرہ درست کرکے بیرون خیمہ آئے کنارے دریا کے
کھڑے ہو کر کچھ اسم بزرگان دین پڑھنے لگے اور دریا پر دم کرنے لگے اور خاک کنارے
سے اُٹھا اُٹھا کر دریا مین ڈالنے لگے اور انتظار حمزہ صاحبقران کرنے لگے کیونکہ سب کام

پورے طور سے درست کر چکے تھے صرف صاحبقران کے تشریف لے جانے کی دیر تھی کبھی دریا کیطرف دیکھ رہے تھے کبھی اُسطرف کہ جدھر سے صاحبقران آنے والے تھے کہ یکایک گرد بلند ہوئی اسقلینوس نے شیاطین سے کہا کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین چلو استقبال کو بس دونون اُستاد شاگرد مع اُن ملازمون کے کہ جو اُنکے پاس تھے براے استقبال صاحبقران چلے اُدھر وہ گرد قریب دریا کے آکر شق ہوئی دامن گرد سے صاحبقران مع خواجہ عمرو و سردارون کے پیدا ہوئے کہ حکیم اسقلینوس و شیاطین نے جُھکر مجرا کیا اور صاحبقران کے ہاتھ چومے قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے دونون حکیمون کو گلے سے لگایا بعد اسکے خواجہ سے وہ دونون حکیم ملے اور سردارون سے خواجہ نے پوچھا کہ کیون بندوبست ہوگیا اُنھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہی صرف صاحبقران کے تشریف لانے کی دیر تھی یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور شوق سے تشریف لے جائین اب ہم بندوبست کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو اُدھر تشریف لیے جاتے ہین مین لشکر کو جاتا ہون یہان رہ کر کیا کرون وہان کی خبر لون کہ وہ لوگ تو اچھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مین برسون کے لیئے جاتا ہون یقین ہی کہ کل تک بے ستون کو قتل کرکے کوہ کو برباد کرکے واپس آونگا تم ٹھہرے رہو خواجہ نے کہا کہ میرا کام کیا ہی آپ کوہ کو برباد کرکے طلسم کے فتح کرنے کی فکر فرمایئے گا وہان تشریف لے جایئے گا اور یہ امر ضرور ہی کہ سواے طلسم کشا کے دوسرے کا کام نہین ہی بس مین یہان بیکار رہکر کیا کرون وہان جا کر بادشاہ سے ملون اور اپنے فرزندون سے سب کو دیکھون عرصہ سے دیکھا نہین ہی جب طلسم فتح ہو جائیگا خود ہی سب سے ملاقات ہوگی مین بھی شرف ملازمت حاصل کرونگا راوی بیان کرتا ہی کہ لاکھ لاکھ صاحبقران و حکیم خواجہ کو روکتے رہے مگر خواجہ نہ رُکے اُسوقت بے مروتی کرکے صاحبقران و حکیمون سے رخصت ہوکے طرف لشکر کے چلے صاحبقران وغیرہ افسوس کرکے رہ گئے راوی بیان کرتا ہی کہ جب خواجہ نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اُسیوقت صاحبقران نے اُدھر سے نگاہ پھیری ورنہ اُسی طرف دیکھ رہے تھے اور

سب سے فرما رہے تھے کہ نہ معلوم اسوقت خواجہ کو کیا ہوا ہی کہ یون بے مروتی کرکے چلے گئے
مجکو انسے یہ امید نہ تھی نہ کسیوقت مین یہ جدا ہوئے وقت سخت و مشکل مین ساتھ دیا اور
اسوقت یون چلے گئے نہ معلوم یہ کیا سبب ہی واقعی امر یہ ہی کہ یہ دنیا بہت خراب مقام ہی
کوئی کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی وقت مشکل اور مصیبت کے نہ اب کسی کی دوستی پر اعتبار
کیا جائے نہ ملاقات پر نہ اب دوستو نہین دوستی رہی نہ عزیز و نمین عزیزداری ہر ایک اپنے
مطلب کا ہی جب خواجہ ایسا شخص یون چلا گیا تو اور کسی کا کیا اعتبار کیا جائے خیر ہمارا
بھی خدا مالک ہی یہ کہکر صاحبقران نے حکیمون سے فرمایا کہ اب آپ لوگ میرے جانے
کا بندوبست کرین ہین اپنے کام مین مصروف ہون یہ تو دنیا کے کام ہین یہ تو یون ہی ہیگا
کہان تک اسکا خیال کیا جائے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ مرکب پر سے اُترکر میرے ہمراہ چلیے
کنارے دریا کے بس صاحبقران اُن دونون کے ہمراہ کنارے آئے ادھر تو صاحبقران
کنارے پر آئے ادھر خواجہ جو امیر سے رخصت ہوکر اور یہ کہکر کہ مین لشکر کو جاتا ہون چلے
تھے جب یہانسے دور نکل گئے تو خواجہ نے دل سے کہا کہ اے دل تو نے بڑی نادانی کی اگر
یہ تو دیکھا ہوتا کہ حمزہ بالاے کوہ جاتا کیونکر ہی کہین یہ حکیم بھی تو دونون نہین گئے ہین اور
حمزہ کو فریب دے کر غرق دریا کرین تو بڑی خرابی ہو تمام لشکر تباہ ہو جائے گا فوراً چلکر
دیکھ تو لے کوئی ایسے وقت مین اپنے دوست کو یون چھوڑ دیتا ہی مگر اسطور سے چل کہ
کسی پر ظاہر نہ ہو اُسکے بعد اختیار ہی یہ خیال دل مین کرکے گلیم اوڑھکر اور پاے شاطری
مارکر اسوقت آکر پہونچے کہ جب دونون حکیم صاحبقران کو لے کر کنارے پہونچے
تھے خواجہ نے جو دور سے دیکھا کہ صاحبقران کو دونون حکیم کنارے دریا کے لے گئے
ہین دل مین یہ شک گذرا کہ یہ غرق کرنے لیے جاتے ہین گلیم اوڑھے ہوئے قریب دونون
حکیمون کے آکر کھڑے ہوئے کہ اگر خدا نخواستہ انھون نے کوئی حرکت بے جا حمزہ کے
ساتھ کی مین فوراً ان دونون کو اسی دریا مین ڈالدونگا خواجہ تو دونون حکیمون کے
قریب آکر کھڑے ہوئے ہین ادھر دونون حکیمون نے تعویذ جیب سے نکالکر دریا مین ڈالے
کچھ اسم ہاے الٰہی ورد زبان کرکے اور ایک فلیتہ نکالکر روشن کیا جب وہ جل گیا اُسکی

خاک یا فتاح کہکر دریا مین ڈالی اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک کشتی اس دریا مین پیدا
ہوگی ہم آپ سے کہے دیتے ہین جب وہ کنارے کے قریب آئے فوراً اُسپر جست کرکے سوار
ہوجائیے گا بالکل خوف نہ فرمایئے گا مگر اسکا خیال رہے کہ نہ کوئی اُسکا چلانے والا ہوگا نہ کوئی
روکنے والا جب آپ کشتی مین سوار ہوجایئے گا وہ کشتی خود بخود روانہ ہوگی اور زیر کوہ جاکر قائم ہوگی
جب کشتی زیر کوہ قائم ہونے لگی اُسوقت دریا مین جوش پیدا ہوگا اور دریا کو طغیانی ہوگی طوفان
پیدا ہوگا اور پانی جوش مار کر بلند ہونے لگے گا اسقدر پانی بلند ہوگا کہ کشتی برابر کوہ کے پہونچ
جائیگی جب کشتی برابر پہونچ جائے تو آپ فوراً جست کرکے کوہ پر تشریف لے جایئے گا
کشتی کو ترک فرمایئے گا ہم نے ایک عمل ایک کتاب مین دیکھا تھا اُسکی زکات دے چکے تھے
جب آپ نے ہم سے فرمایا کہ کوئی تدبیر کرو تو یہ تدبیر ہمارے ذہن مین آئی اور ہم نے کی ہم دونو
اب اسم ہائے الٰہی پڑھتے ہین تاکہ کشتی ظاہر ہو اور آپ تشریف لے جائین مگر اس امر کا خیال
رہے کہ کوہ پر سے ساحر آپ پر سحر کرینگے اور کشتی پر نہ کشتی پر سحر اثر کرے گا نہ آپ پر آپ اطمینان سے
کشتی پر سوار چلے جایئے گا ہم نے قبل سے آپ سے عرض کردیا اب ہم کلام نہ کرینگے ہمارے عرض کرنے
کے موافق کام فرمایئے گا۔ صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہی آپ اپنے کام مین مصروف
ہو جیے مین آمادہ کھڑا ہون خواجہ نے بھی یہ سب تقریر حکیمون کی سنی دل مین کہا کہ مین بھی
صاحبقران کے ہمراہ کشتی مین سوار ہونگا مجھ سے صاحبقران کو اکیلا نہ چھوڑا جائے گا کہ
ایسے سفر مین اکیلا چھوڑ دون گو دریا سے اور پانی سے خوف معلوم ہوتا ہی مگر کیا کیا جائے میرا
عاشق ایسے مقام پر جائے کہ جہان سوائے دشمنون کے کوئی نہ ہو اور مین جانے دون یہ غیر
ممکن ہی کوئی مجکو دیکھ بھی نہین سکتا ہی نہ مین کسی پر ظاہر ہو سکتا ہون مثل روح کے اپنے
عاشق کے ہمراہ رہونگا اگر کوئی موقع کمک و امداد ہوگا کمک کرونگا عیاری کرکے دشمن کو
قتل کرونگا معلوم ہوتا ہی کہ وہ جو حکیمون نے اور مرد درویش نے جو کہ صاحبقران کے خواب
مین آئے تھے کہا تھا کہ ایک دوست بہت بڑا صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ
ہوگا کہ اُسکے حال سے کوئی نہ آگاہ ہوگا وہ مین ہی ہون میری نسبت یہ اشارہ ہی مجھ سے
بڑھکر کون دوست ہی صاحبقران کا اے خواجہ اب تو جو کچھ ہو تم چلو تم یہ سوچکر اور اپنے دل مین

تجویز کرکے خواجہ بھی آمادہ ہوکر کھڑے ہوئے کہ ادھر کشتی ظاہر ہوئی اور صاحبقران نے جست
کی اور کشتی پر سوار ہوئے مین بھی فوراً سوار ہونگا اور ہمراہ جاؤنگا خواجہ تو اس قصد سے گلیم
اوڑھے ہوئے کھڑے تھے اور صاحبقران بھی آمادہ قریب دریا کے کھڑے ہوئے تھے کہ ادھر
حکیمون نے یا بدوح یا فتاح یا قاضی الحاجات کہکر اور اسم ہاے بزرگان دین و باری تعالے
و دیگر دعائین پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کین دریا پر کیونکہ انھون نے ایک کتاب مین لکھا ہوا
دیکھا تھا کہ جو شخص تین دن تک کنارے دریا کے بیٹھکر یہ عمل پڑھے اور شیر برنج کھاے اور
تعویذ تحریر کرکے اور اس طلسم کا فلیتہ لکھکر دریا مین جلا کر اسکی خاک ڈالے اور تعویذ ڈالے اور
یا اسماء اور یہ دعائین پڑھے تو دریا مین کشتی پیدا ہوگی اور اسقدر آب دریا کی طغیانی ہوگی اور
جسقدر دریا کا پانی ہوگا سب جوش مار کر بلند ہوجائے گا یعنے جسقدر بلندی پر منظور ہو عامل
کو وہ کشتی پہونچ جائے گی مگر عامل کو زیبا ہے کہ یہ عمل اسوقت کرے کہ جس مقام پر کسی صورت
سے پہونچ نہ ہو اور جب دریا مین تعویذ ڈالے اور اسم ہاے الٰہی پڑھکر دریا پر دم کرے جہان
جانا اور جسطرف قصد ہو ادھر کا اشارہ کردے اگر خود جانے والا ہو تو خود جست کرکے
کشتی پر سوار ہو یا اور کسی کو روانہ کرنا ہو تو وہ جانے والا جست کرکے سوار ہو اور عامل کنارے
دریا کے کھڑا ہوا اسم ہاے الٰہی پڑھے جائے جب تعداد تمام ہوجائے اپنے مقام پر چلا آئے
جائے جس کام مین مصروف ہو وہ کشتی پہونچادے گی جب کشتی پر سے وہ شخص اتر جائے گا
کشتی غائب ہوجائے گی دریا کا جوش کم ہوجائے گا پانی اپنے مقام پر قائم ہوجائے گا مگر
اسکا خیال رہے کہ جو جانے والا ہو اسکا نام بروقت شروع کرنے عمل کے لے لینا جائے بس
استقلینوس و شیاطین نے اسی عمل کو اسوقت مین تیار کیا کیونکہ زکات دیچکے تھے
کل طریقون کو برتا تھا اور کل حکمون پر عمل کیا آمدم برسر مطلب کہ جب حکیمون نے
اسم ہاے الٰہی جو کہ مخصوص اس کام کے لیے تھے پڑھکر دریا پر دم کیے سب نے مع صاحبقران
کے دیکھا کہ دریا کے پانی نے جوش مارا اور بیچ سے شق ہوا ایک مختصر کشتی طلائی اس پانی
سے پیدا ہوئی نہ کوئی اسپر ملاح تھا نہ ناخدا تھا وہ کشتی پانی پر آکر قائم ہوئی اور ایک
مرتبہ وہ کشتی مثل تیر کے اس طرف کو چلی کہ جدھر کنارے پر حمزہ اور استقلینوس اور حکیم

کھڑے ہوئے تھے جیسے ہی کشتی کنارے پر آ کر پہونچی صاحبقران تو آمادہ تھے ہی فوراً جست کر کے کشتی پر سوار ہوئے خواجہ عمرو بھی اپنی جان پر کھیل کر اور جست کر کے سوار ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ اسقلینوس کو از روے علم کے معلوم ہوا تھا کہ ایک دوست صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ ہوگا اور اسی کشتی پر جائیگا تو حکیم نے عمل پڑھنے کے وقت یہی نیت کی تھی کہ جو دوست صاحبقران کا پوشیدہ طور سے ہمراہ صاحبقران کے سوار ہو تو اے موکلان کشتی تم مزاحم نہ ہونا اُس دوست کا نام ہم کو نہین معلوم ہی اس سبب سے خواجہ سوار ہوئے تو کسی قسم کی خرابی واقع نہین ہوئی ورنہ اگر حکیم اسقلینوس یہ لفظ نہ کہتے تو جس وقت خواجہ سوار ہوئے تھے کشتی غرق ہو جاتی مگر اس لفظ کے کہنے سے کسی قسم کی خرابی نہ ہوئی بس جیسے صاحبقران سوار ہوئے اور خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے وہ کشتی ایک بار مثل تیر کے طرف کوہ کے چلی سن سن چلی جاتی ہی کسی مقام پر تھمتی نہین ہی اور دونون حکیم کھڑے ہوئے اسماے الٰہی پڑھ رہے ہین وہ کشتی چلی جاتی ہی یہانتک کہ وہ کشتی تو اُدھر روانہ ہوئی صاحبقران بلا خوف و خطر بیٹھے ہوئے ہین ذرا بھی پیشانی پر میل نہین ہی خواجہ عقب پشت صاحبقران کھڑے ہوئے ہین اور یا حفیظ و رحیم یا مالک ورد زبان ہی ایک مرتبہ خواجہ کو مذاق سوجھا پشت پر تو صاحبقران کے کھڑے تھے چپکے سے صاحبقران کے چٹکی لی کہ صاحبقران کو ناگوار گذرا پہلو بدل لیا یہ خیال کر کے شائد کوئی پشہ وغیرہ ہی اُسنے کاٹا ہی کہ پھر خواجہ نے چٹکی لی ایک مرتبہ صاحبقران نے ہاتھ مارا اور کہا کہ بڑے مچھڑ ہین اور کیون نہ ہون کیونکہ خنکی ہی اور ایسے جانور ٹھنڈک مین بہت ہوتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ کبھی خواجہ صاحبقران کی گردن پر چٹکی لیتے تھے کبھی ہاتھ پر صاحبقران یہ کہکر کہ بہت مچھڑ ہین رہجاتے تھے یہ تو اُدھر مذاق کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کبھی صاحبقران کے بازو پر ہاتھ رکھدیا صاحبقران کو جو بار معلوم ہوا پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسنے میرے شانہ پر ہاتھ رکھا کسی کو نہ پایا جب کسی کو نہ پایا صاحبقران نے فرمایا کہ واہ کیا اچھے صاحب مذاق موکل ہین کہ بیکار کا مذاق کرتے ہین مین خوف کرنے والا نہین ہون نہ مین ڈرتا ہون بیکار ڈراتے ہین کسی اور کو ڈراؤ مین ڈرنے والون مین نہین ہون

یہ کہکر صاحبقران خاموش ہو رہے اُدھر جب اسم ہاے الٰہی ختم ہو لئے دونون حکیم
وہان سے فوراً لشکر مین آئے اور حکم دیا کہ فوراً لشکر تیار ہو اُسوقت کمر بندی ہوئی اور لشکر تیار
ہو گیا اور حکیم اُس لشکر کو لے کر زیر کوہ بے ستون قریب دریا کھڑے ہو لئے کہ ادھر صاحبقران
نے کوہ بے ستون کو فتح کیا اور راستہ کوہ کا کھلا اور یہ مع لشکر کے پہونچ گئے آگے دونون
حکیم کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ کشتی مثل تیر کے چلی جاتی ہو بالاے کوہ سے جو ساحرون نے
دیکھا کہ ایک کشتی اس طرف کو بہی چلی آتی ہو نہ تو اُسپر کوئی ملاح ہو نہ کشتی بان ہو صرف طلسم کشا
مسلح و مکمل بیٹھا ہوا ہو اور کشتی خود بخود چلی آتی ہو اور دریا مین جوش ہو اور دریا کا پانی خود بخود
بلند ہوتا جاتا ہو اور وہ کشتی اس سمت کو آتی ہو یہ دیکھ کر اُن ساحرون مین ایک تلاطم برپا
ہوا اُنھون نے اپنے افسر کو خبر کی اُنکا افسر اُسیوقت اُس مقام پر آیا کشتی کو دیکھ کر اپنے
ملازمون سے کہنے لگا کہ مین تو کشتی کے روکنے کی تدبیر کرتا ہون تم یہ کرو کہ جاکر بادشاہ بے ستون جادو
کو اس حال سے خبر کرو اُنھون نے کہا کہ بہت خوب وہ لوگ تو بے ستون جادو کی طرف
براے خبر روانہ ہوئے یہان پر جو قریب ایک ہزار کے ساحر تھے سب کے سب اس امر پر
آمادہ ہوئے کہ سحر کر کے کشتی کو روکین اُنکا جو افسر تھا وہ تو آگے کھڑا ہوا اسباب سحر لے کر اور
باقی عقب مین اُسکے صف باندھ کر کھڑے ہوئے اور اسباب سحر لے کر سحر کرنا شروع کیا کسی نے
گولہ اُٹھا کر مارا کسی نے نارنج سحر مارا کسی نے ترنج سحر کسی نے بیضۂ فولادی کسی سخت قلب نے
سحر کیا کہ پتھر برسنے لگے کوئی سرد مزاج جو برہم ہوا برف برسنے لگی کوئی آتش خو جو شعلہ ور ہوا آگ
برسنے لگی کوئی برقین گرانے لگا کوئی خاک برسانے لگا مگر قدرت خدا ہے جسکا سحر قریب کشتی جاتا
ہو خود بخود دفع ہو جاتا ہو اثر تک نہین کرتا ہو وہ کشتی چلی آتی ہو ذرا بھی اُسکو جنبش تک نہین
ہوتی کبھی دھوان ہو جاتا ہو کبھی غبار بلند ہو کر کشتی پوشیدہ ہو جاتی ہو پھر نظر آتی ہو ہر ایک اپنی
جان لڑائے ہوئے ہو کہ کشتی کو روکین مگر کشتی کسی صورت سے نہین رکتی ہو ساحر سحر کر رہے
ہین اور عاجز ہو رہے ہین اُدھر بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور سب سردار
حاضر دربار تھے اپنے سردارون سے کہہ رہا تھا کہ جب سے مین یہان آیا ہون کچھ طلسم کشا
کا حال نہ معلوم ہوا کہ کس فکر مین ہو یہان آنے کی کوئی فکر بھی کی یا نہین دونون نمک حرام

حکیم ضرور صلاح دینگے کہ کوہ پر جایئے اور مقابلہ فرمایئے اس امر کی ضرور فکر کر رہے ہونگے سردار کہہ رہے
ہین کہ بھلا وہ کیا آئینگے یہان پرندہ پر تو مار نہین سکتا ہی انسان کی کیا لیاقت ہی جو آ سکے لیس لے
بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اب اس طلسم کا فتح ہونا محال ہی کیونکہ جب تک کوہ بے ستون
نہ فتح ہوگا اُسوقت تک لوح کا نشان نہ ملیگا جب لوح نہ ملے گی طلسم کیونکر فتح ہوگا اور لوح کا
ملنا بہت مشکل ہی اور اس کوہ کا فتح ہونا امر دشوار اور روقت طلب ہی بے ستون جادو کہہ
رہا ہی کہ تم لوگ سچ کہتے ہو خیر دیکھو تو ہوتا کیا ہی اگر یہ لوگ اپنا سر پٹک پٹک کر مر بھی جاینگے
تب بھی کوہ پر آنا بسا دشوار ہی مین نے وہ تدبیر کی ہی آخر کو عاجز ہو کر واپس جاینگے مین نے
بہت بڑا کام کیا ہی سب ساکنان طلسم پر احسان کیا ہی سب کی جانین بچا ئین ہین سب
خوشامد خورے کہہ رہے ہین کہ اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو آپ پر اپنا بھروسہ بادشاہ طلسم
کیون فرماتے اور آپ کے پاس اپنے دشمن کو کیون قید کرتے اور آپ کو اس کوہ کا کیون
حاکم کرتے کیونکہ یہی تو مقام ہی یہان آپ ہی ایسے زبردست و عقلمند ساحر کی ضرورت
تھی اگر یہ مرحلہ فتح ہو گیا گویا تمام طلسم فتح ہو گیا آپ نے بہت معقول تدبیر کی ہی اگر آپ
نہ ہوتے تو کبھی یہ امر نہ ہوتا ایسی تدبیر کون کرتا اور کون یہ تدارک کرتا اسی تدارک کے
لائق یہ کام تھا آپ کی عقل کو کون پہونچ سکتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اُنکی ان باتون سے
بے ستون کا یہ حال ہی کہ مثل خر بے دم کے پھولا جاتا ہی اپنے جامہ سے باہر ہی چہرہ فرط
خوشی سے سُرخ ہو رہا ہی اور یہ کہہ رہا ہی کہ یہ سب اُستاد کی خدمت کا اثر ہی اور آپ
لوگون کی عنایت اور قدردانی شہنشاہ شنگال کی مہربانی اور پرورش ہی یہ کہہ رہا
تھا کہ وہ لوگ بدحواس آکر پہونچے جو کہ دریا کی طرف کوہ پر بیٹھے ہوئے پاسبانی
کر رہے تھے آتے ہی سلام کیا اور کہا کہ یا بادشاہ بڑا غضب ہوا اور نئی بات ہی ہم نے
آجتک نہ دیکھی نہ سُنی جو آج آنکھ سے دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے کیا بے خبر ہین جلد خبر
لیجیے طلسم کشا کوہ پر آگیا ہمارا افسر کنارے پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی اور طلسم کشا کو روک رہا
ہی یہ جو سُنا تو بے ستون نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ کیا کیا پھر تو کہنا میری سمجھ مین
نہین آیا کیسا طلسم کشا اور کیسا آنا یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا دیوانے ہو گئے ہو اسپنے

حواس درست کرو کیا کچھ تم لوگون کو خبط ہو گیا ہی بھلا طلسم کشا کیونکر آ سکتا ہی تین طرف تو
مین نے سحر کر کے راہ بند کر دی ہی چوتھی طرف دریا حائل ہی اب طلسم کشا کیونکر آئے گا کیا
مچھ بنکر آئے گا یا مگس بنکر معلوم ہوتا ہی کہ تم نے خواب دیکھا ہی اور خواب دیکھ کر یہان چلے
آئے واپس جاؤ اپنے حواس درست کرو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین اپنی
آنکھ سے دیکھا ہی کہ طلسم کشا کشتی پر سوار دریا کی طرف سے چلا آتا ہی اور دریا کا پانی بلند ہوتا
جاتا ہی اور دونون حکیم کچھ پڑھ پڑھکر پانی پر دریا کے دم کر رہے ہین جب ہم نے یہ واقعہ
دیکھا تو ہم نے اپنے افسر کو خبر کی وہ اُدھر کو گئے پہلے اُنکو بھی یقین نہ آتا تھا جب اُنھون نے
اپنی آنکھ سے دیکھ لیا تو ہم سے کہا کہ جاکر بادشاہ کو خبر کرو اور ہم طلسم کشا کو روکتے ہین خداوند
نعمت طرفہ ماجرا یہ ہی کہ نہ تو کشتی پر کوئی ملاح ہی نہ ناخدا ہی صرف طلسم کشا سوار ہی اور کشتی چلی
آتی ہی اب چاہے آپ کو یقین آئے چاہے نہ آئے ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا ہم بری ہو گئے
اب ہم پر کوئی الزام نہین عائد ہو سکتا ہی اور یہ کارروائی دونون حکیمون کی ہی یہ سُن کے
بے ستون کے حواس جاتے رہے اور کہنے لگا کہ یہ امر اگر درست ہی تو بڑی خرابی ہوئی
اب سر دست ادھر کی راہ مسدود نہین ہو سکتی ہی خیر دیکھا جائے گا اگر طلسم کشا اکیلا
آتا ہی تو آنے دو بنا کیا لے گا اب ایسا جری و بہادر ہو گیا کہ اسّی ہزار ساحرون کو مار کر
صاف نکلا ہوا چلا جائے گا یہ غیر ممکن ہی اگر ساحر بھی ہوتا تو مقام خیال کرنے کا تھا
اکیلا ہمارا کیا کر سکتا ہی اگر ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالین گے تو بھی وہ خاک
کے نیچے تپ جائے گا یہ کہکر سردارونسے کہا کہ تم سب جاکر سحر کر کے روکو اگر طلسم کشا
جیسا کہ یہ کہتے ہین کہ آتا ہی تو مجھکو اطلاع دو تاکہ مین بھی آؤن یہ حکم پاکر سب سردار
اسباب سحر سے آراستہ ہو ہو کر طرف دریا کے چلے بے ستون نے اُسیوقت اہل
لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہو جائین اور خود اسباب سحر سے آراستہ ہونے لگا وہ سردار
جنکو بے ستون نے روانہ کیا تھا وہ اُسوقت آکر پہونچے کہ وہ ساحر جو کہ یہان
موجود تھے سحر کر رہے تھے ورروک رہے تھے کشتی رُکتی نہ تھی سحر کر کے عاجز ہو رہے
تھے اور باہم کہہ رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین کیونکر روکین ہم تو پریشان ہو گئے. سحر

گر رہتے کرتے اور کشتی رکتی نہین ہی کہ یہ سردار آکر پہونچے اُنھون نے ان لوگون سے دریافت
کیا کہ طلسم کشا کہان ہی اور کدھر سے آرہا ہی ان سب نے کشتی کی طرف اشارہ کرکے کہا
کہ دیکھو وہ کشتی چلی آتی ہی ہم تو سحر کرکے تھک گئے مگر کشتی پر سحر اثر نہین کرتا ہی گولے بھی
مارے برف بھی برسائی آگ بھی پتھر بھی برسائے نارنج و ترنج بھی مارے مگر کچھ اثر نہ ہوا
وہ کشتی اُسی طور سے چلی آتی ہی ان سردارون نے یہ سُنکے اور اُس کشتی کو آتے دیکھ کے
ان سب سے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم لوگ سحر کرکے روک لین یہ تمھارے روکے سے نہ رکیگی
کیونکہ تم لوگ معمولی سحر کرتے ہوگے اس سبب سے اُسپر اثر نہین کرتا ہوگا یہ جو اُن سب نے
سُنا اپنے دل مین اور باہم اشارہ و غمزہ مین یہ کہکر ہنسے کہ ہم تو معمولی سحر کرتے تھے اس سبب سے
نہین رُکی اب یہ آئے ہین کمال کا سحر کرکے روک لینگے یہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
ہین وہ سردار سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کشتی کو آتے دیکھ کر ہر ایک نے جھولی سے ترنج
و نارنج وغیرہ نکالکر اور کشتی کو نشانہ بنا کر اور تاک کر سحر کرنا شروع کیا فضل خدا سے ایک
کا بھی سحر کشتی تک نہ پہونچا سب نارنج و ترنج سرد ہو کر دریا مین گر پڑے یہ رنگ
دیکھ کر اُن ساحرون کے حواس جاتے رہے کہ ہم نے وہ ترنج و نارنج سحر کے مارے ہین مگر
کسی نے اس کشتی اور طلسم کشا پر اثر نہین کیا بلکہ قریب تک نہ پہونچا یہ وہ نارنج و ترنج
تھے کہ جنکو ہم نے ایک عمر صرف کرکے اور بہت محنت و مشقت کرکے تیار کیا تھا کیسا
ہی ساحر زبردست ہوتا اور ہم اُسپر مارتے تو وہ بھی نہ روک سکتا اور یہ سحر اُسکا کام تمام
کرتا یہ باہم باتین کرکے سب نے ملکر سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا کا پانی شق ہوا اور ایک
بہت بڑا نگر پیدا ہوا ایسا کہ اگر دم مار دے تو کشتی کا پتہ بھی نہ معلوم ہو کہ کشتی دریا مین
تھی یا نہین تھی اور وہ چلا نفس کشی کرتا ہوا طرف کشتی کے جب قریب پہونچا پانی ہو کر
اُسی پانی مین مل گیا اور ایک دھوان تھا کہ اُڑ گیا لوگ اور پریشان ہوئے اب تو
متواتر سحر کرنے لگے کسی نے سحر کرکے ہزارون برقین چمکا کر گرائین کسی نے ایسا سحر
کیا کہ تمام دریا مین آگ لگ گئی مگر کسی کے سحر نے کشتی پر اثر تک نہ کیا کشتی اُسیطور
سے چلی آتی ہی بلکہ یہ دوسرا امر واقع ہوا ہی کہ اب پانی بلند ہونے لگا ہی بہت تیزی کے

ساتھ جب یہ سردار بھی عاجز ہوئے اور کشتی نہ رُکی اور نہ سحر نے اثر کیا بلکہ دیکھا کہ کشتی چلی آتی ہی
اور پانی دریا کا بلند ہو رہا ہی اُسکے ساتھ کشتی بھی بلند ہوتی ہی خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پانی
بلند ہوتے ہوتے پہاڑ کے کنارے تک پہونچ جائے اور کشتی قریب آجائے تو بڑی خرابی
ہوگی باہم صلاح کی کہ بادشاہ کو خبر کرین بس اُنمین سے چند سردار بے ستون کو خبر
کرنے کو چلے اور باقی سب اُسی مقام پر کھڑے رہے اور سحر کرنے لگے اور اب جسقدر ساحر
اُس مقام پر ہین ادنی و اعلی سب سحر کر رہے ہین اور ایک تلاطم و شور و غل مچا ہوا ہی کہ
طلسم کشا کشتی پر سوار چلا آتا ہی روکو آنے نہ دو ہر ایک اپنا سحر کر رہا ہی اُدھر اُن سرداروں
نے جاکر بے ستون کو خبر کی بے ستون جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا چند سردار جو کہ
بہت معزز تھے وہ نہین گئے تھے سب حاضر دربار تھے اور بیرون قصر اُسی ہزار کا لشکر
تیار کھڑا ہوا تھا بے ستون سرداروں سے کہہ رہا تھا کہ اُن سرداروں نے وہان جاکر
اور سب حال دریافت کر کے ہم کو اطلاع نہ کی معلوم ہوتا ہی کہ اُن لوگون نے سب
جھوٹ کہا ہی اگر سچ ہوتا تو ضرور خبر کرتے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سردار آکر پہونچے بے ستون
نے اُنکو دیکھکر کہا کہ کیون کیا خبر لائے وہ واقعہ سچ ہی یا جھوٹ جلد بیان کرو اُنھون نے
عرض کیا کہ کیا بیان کرون جسقدر اُن لوگون نے عرض کیا تھا سب سچ ہی ہم سب
نے جاکر دیکھا تو واقعی ایک کشتی پر طلسم کشا سوار ہی اور وہ کشتی مانند تیر کے اس طرف کو
چلی آتی ہی جو ساحر وہان موجود ہین سب سحر کر رہے ہین سحر بالکل اثر نہین کرتا ہی ہم
سب نے اُنکو ہٹا کر اور ہم نے ملکر اُس کشتی پر سحر کیا اور وہ وہ سحر کیے کہ جو ہمارے کمال
کے تھے اور ہم نے مشقت سے بنائے تھے وہ سب صرف کیے مگر بالکل بیکار ہوئے
کشتی اُسی طرف کو چلی آتی ہی بلکہ ایک نئی بات اب پیدا ہوئی ہی کہ پانی جوش کھا کر
بلند ہونے لگا ہی اور کشتی بھی اُسکے ساتھ بلند ہوتی جاتی ہی جب ہم عاجز اور پریشان
ہوگئے اور ہمارے سحر برباد ہوئے ہم نے دیکھا کہ کشتی پر اثر نہین کرتے ہین تو ہم نے خیال
کیا کہ آپ کو خبر کرین بس ہم یہان حاضر ہوئے یہ جو اُن سرداروں نے کہا بے ستون
تو اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ چلو مین خود چلتا ہون اور روکتا ہون یہ کہکر مع سرداروں کے باہر آیا

٤٠

لشکر تیار تھا کل لشکر کو لے کر تخت سحر پر سوار ہو کر ایک چشم زدن مین کنارے پر دریا کے آکے
پہونچا دیکھا کہ جسقدر ساحر اس مقام پر ہین سب سحر کر رہے ہین اور واقعی ایک چھوٹی سی کشتی
طلائی اُسمین طلسم کشا بیٹھا ہوا وہ کشتی اسی طرف کو چلی آتی ہے اور پانی اب اسقدر دریا کا بلند ہوا
ہے کہ قریب ہے کہ پہاڑ سے مل جائے اور کسی ساحر کا سحر اُس کشتی پر اثر تک نہین کرتا ہے یہ دیکھ کر
بے ستون کے حواس جاتے رہے اُن سب نے بادشاہ کو دیکھ کر اور جی توڑ توڑ کر سحر کرنا شروع
کیا مگر کچھ بھی نہ ہوا جب بے ستون نے دیکھا کہ سحر بالکل اثر نہین کرتا ہے کسی ساحر کا بس
لشکر کو تو یہ پہلے ہی صف بستہ ہونے کا حکم دے کر آیا تھا اور کل لشکر صف بستہ ہوا تھا
صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے تھے اور ملاحظہ فرما رہے تھے کہ تمام ساحران غدار و جادوگران
ناہنجار پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہین حربہ ہاے سحر لیے ہوئے اور سحر کر رہے ہین میری کشتی پر
کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہے اب بے ستون جادو آیا ہے صاحبقران بلاخوف و خطر کشتی
مین بیٹھے ہوئے چلے آتے ہین باطمینان تمام اُدھر بے ستون جو آکر پہونچا اور سب لشکر
صف آرا ہو چکا سردارون نے جو بادشاہ کو دیکھا مجرا کیا بے ستون نے پوچھا کہ کیا ماجرا
ہے سب نے کل حال بیان کیا بے ستون نے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ مین سحر کر کے روکے لیتا ہون
یہ کہکر اُن سب کو ہٹا کر مع اُن سرداران معزز کے کہ جو کہ ہمراہ تھے سب کے آگے آکر اور کشتی
پر سحر کیا کہ ایک پہاڑ برف کا کشتی پر گرا سب نے جانا کہ کشتی غرق ہو گئی مگر اُدھر جب وہ پہاڑ
گرا اور قریب کشتی پہونچا دھوان ہو کر اُڑ گیا بے ستون نے یہ واقعہ دیکھ کر خود بھی سحر
کیا اور سردارون سے کہا کہ تم بھی سحر کرو یہ کہکر سحر کرنا شروع کیا کسی نے برف برسائی کسی
نے پتھر کسی نے برقین کسی نے پہاڑ گرائے کسی نے آگ برسائی کسی نے سحر کیا کہ دریا
مین طوفان پیدا ہوا کسی نے سحر کیا کہ بڑی بڑی مچھلیان پیدا ہو کر طرف کشتی کے چلین
بے ستون نے یہ کیا کہ ایک دیوار آہنی پانی پر قائم کی مگر جو سحر ہوا اور جو اشیاے
سحر کشتی کے قریب پہونچے اور کشتی کا عکس اُس پر پڑا وہ سحر برطرف ہو گیا اسی طور سے
دیوار بھی مٹ گئی بے ستون اور دیگر ساحرون نے سحر کیا کہ دریا مین تلاطم ہوا اور
اژدر آتش فشان پیدا ہوا اُسنے نفس کشی کی اور شعلہ آتشین چھوڑ کر کشتی پر حملہ کیا جب

قریب کشتی پہونچا پانی تھا بے ستون نے سحر کیا کہ اپنے سر کے بال توڑ کر اسم سحر دم کر کے اوپر
کہ وہ زنجیر بن گئے کشتی پر ماری جب وہ زنجیر قریب کشتی پہونچی ایک شعلہ پیدا ہوا پانی مین
یہ نئی بات ہی کہ آگ نے لوہے کو مثل لکڑی کے جلا دیا یہ سحر بھی اسکا بیکار ہوا اب بے ستون
نے سحر کیا کہ ایک سوار مرکب سوار پیدا ہوا ہاتھ مین اُسکے گرز اُسنے آتے ہی کشتی پر گرز مارا بس
جیسے قریب کشتی پہونچکر گرز کا وار کیا ویسے ہی ایک شعلہ پیدا ہوا وہ سوار جلنے لگا اُسکے بعد
ایک شتر سوار پیدا ہوا وہ بھی جلگیا ایک مگر ایک سمت سے اور ایک سونس ایک جانب
سے دونون جب قریب پہونچے ایک برق چمک کر گری کہ اُسنے اُن دونون کو جلا دیا
بے ستون نے سحر کیا کہ دریا کا پانی شق ہوا ایک جنشی بڑا سا پتھر لیے ہوئے پیدا ہوا اُسنے
آتے ہی وہ پتھر کشتی پر مارا مگر قریب کشتی پہونچکر پانی ہو گیا اور برق چمک کر گری کہ وہ جنشی
جل گیا بے ستون نے سحر کیا کہ ایک دیو پیدا ہوا اُسنے ہوا پر سے آگ و پتھر مارنا شروع کیے
مگر کشتی کو بالکل جنبش نہ ہوئی ذرا سی تکان نہ پہونچی جیسے وہ اس قصد سے جھپٹ کر چلا کہ
کشتی کو پنجہ مین دبا کر ڈبو دون اور قریب کشتی پہونچا ایک بجلی چمک کر گری کہ اُسنے اُس دیو کو
دو کر دیا یہ رنگ دیکھ کر بے ستون اور سحر کرنے لگا اب چارون طرف سے سحر ہو رہے
مین دانے ماش کے و سرسون کے و سوزن کے گچھے و پیکان کے اُٹھا کر مارنا شروع کیے وہ سب
اشیا کشتی پر مثل گلہاے پنجھاور کے نثار ہو کر دریا مین گر بن خلاصہ یہ کہ یہ لوگ سحر کر کے
تھک گئے اور کچھ نہ ہو سکا بے ستون بھی پریشان ہوا اور عاجز آ کر سردارون سے کہنے
لگا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر سحر کرون کہ یہ کشتی رُک جائے اور طلسم کشا یہان تک نہ آئے یہ قصد
کرتا ہون کہ سحر کر کے راہ بند کر دون تو بھی ممکن نہین ہی جب کہ اس پر سحر اثر نہین کرتا ہی اور
جو شے سحر کی سد راہ ہوگی وہ کب باقی رہے گی ضرور اُس اسم کی برکت سے جو کہ طلسم کشا
کو یاد ہی برباد ہو جائے گی کیا تدارک کیا جائے بڑی خرابی ہوئی یہ ساری کارروائی اور
تدبیر حکیمون نے کی ہی اُنھون نے کوئی تدبیر محنت کر کے کی ہی کہ جسکا یہ اثر ہی دوسرے
طلسم کشا خود صاحب اسم اعظم ہی وہ خود اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہوگا راوی بیان
کرتا ہی کہ ایک تو وہ کشتی ہی خود یہ اثر رکھتی تھی کہ اُسپر سحر اثر نہین کر سکتا تھا دوسرے

صاحبقران

صاحبقران کشتی مین بیٹھے ہوئے اسم اعظم پڑھ رہے تھے چونکہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ بالاے کوہ مجمع اہل کوہ ہی اور سب سحر کر رہے ہین اور میرے اوپر سب کا سحر چل رہا ہی اسی سبب سے اسم اعظم کو ورد زبان کیا تھا چنانچہ جب بے ستون نے یہ سرداروں سے شکایت کی سرداروں نے عرض کیا کہ خداوند نعمت کیا عرض کرین ہم خود سحر کرتے کرتے تھک گئے اور جسقدر سحر ہمارے کمال کے تھے ہم نے سب صرف کیے مگر ایک بھی اثر پذیر نہ ہوا اپنے تمام جسم کو مجروح کر دیا اور خون لے کر صرف کیا ذرا بھی اثر نہ ہوا راوی بیان کرتا ہی بے ستون نے جواب دیا کہ یہی حال میرے بھی جسم کا ہی کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جو مین نے مجروح نہ کیا ہو اور وہ سحر مین نے کیے ہین کہ اگر شکال بادشاہ طلسم پر کرتا تو اسکو بھی اپنے کو بچانا بہت دشوار ہوتا اور بہت مشکل مگر یہان پر کسی نے اثر نہ کیا سب بیکار ہو گئے یہ تقریر بے ستون سرداروں سے کر رہا تھا اور ساحر سحر کر رہے تھے کہ یکایک وہ پانی ایسا بلند ہوا کہ کوہ کے کنارے سے مل گیا اب تو اور تلاطم برپا ہو گیا اور ہر ایک اسباب سحر کو اٹھانے لگا اور یہ غل ہوا کہ لو طلسم کشا کوہ پر آگیا مار لو جانے نہ دو بے ستون نے اسوقت وہ وہ سحر کیے ہین اور اپنی زبان کو چاک کر کرکے خون دیا ہی مگر ذرا بھی اثر نہ ہوا ایک بار کشتی مثل تیر شہاب کے کنارے پر پہاڑ کے آ لگی اور قائم ہوئی جیسے کشتی کنارے پہونچی اور قائم ہوئی ویسے ہی صاحبقران نے کشتی سے جو جست کی پہاڑ پر پہونچ گئے بیچ مین ساحروں کے جست کر کے پہونچے اُنکے جست کے ساتھ ہی خواجہ نے بھی جست کی وہ بھی پہاڑ پر تھے بس چاروں طرف سے صاحبقران پر سحر ہونے لگا کوئی نارنج مارتا ہی کوئی ترنج کوئی گولہ کوئی ماش کے دانے کوئی سرسون کے دانے کوئی رائی کوئی کالا دانہ کسی نے سحر کیا کہ گنبد بنکر طیار ہو گیا اُس سے سوار پیدا ہوا اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا کسی کے سحر سے اژدر پیدا ہوا کسی کے سحر سے شیر بر کسی کے سحر سے نیل گاو کسی کے سحر سے گینڈا کسی کے سحر سے ارنا بھینسا کسی کے سحر سے گرگدن کسی کے سحر سے دیو کسی کے سحر سے برق چمک کر گری کسی نے سحر کیا آگ برسنے لگی کوئی سنگ دل تیر برسانے لگا کوئی سرد فراج برف گرانے لگا

کوئی خاک اُڑاتے لگا بے ستون تو سب ساحرون کے بیچ مین گھوڑا اڑا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ اسّی ہزار ساحرونکا سحر صاحبقران پر ہو رہا ہی صاحبقران اسم اعظم باآواز بلند پڑھ رہے ہین جسکی برکت سے سحر باطل ہو رہا ہی کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی عقرب سلیمانی اُنکے ہاتھ مین علم ہی ساحرون کو برابر قتل کر رہے ہین خون کے دریا بہہ رہے ہین ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ کبھی بس پشت صاحبقران ہوتے ہین اور جو حریف صاحبقران پر حربہ کرتا ہی اُسکو قتل کرتے ہین کبھی ساحرون کے غول مین جاکر حقہ ہاے آتشبازی داغ دیتے ہین کہ جس سے سیکڑون ساحر جل جاتے ہین یہ سبکو دیکھتے ہین انکو کوئی نہین دیکھتا ہی یہ نوبت ہی کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے ہاتھین کھکر سر ہلایا کہ یہ میرے سر پر بار کیسا ہی اُسنے سر ہلایا انھون نے ایک ہاتھ رسید کیا کہ اُسکی گردن پر سے سر اُڑ گیا یہ کود کر دوسرے کے دوش پر جا بیٹھے وہ جھجکا تھا کہ انھون نے اُسکا بھی کام تمام کیا کسی کا شکم چاک کرکے قصہ پاک کیا کسی کے لپٹ کر خنجر مارا کہ وہ صاف داخل دوزخ ہوا کبھی اُسی حالت مین لوٹ لگائی سیکڑون کے پاؤن قلم کر ڈالے اسی طور سے خواجہ قتل کرتے ہوئے طرف بے ستون کے جاتے ہین یہ سب کو دیکھ رہے ہین ان کو کوئی نہین دیکھتا ہی عجب طرح کی جنگ ہو رہی ہی لوگ حیران ہین کہ یہ کیا نئی آفت ہی کہ خود بخود سر اُڑ جاتا ہی پاؤن کٹ جاتے ہین شکم چاک ہو جاتا ہی یا خود بخود آگ کا شعلہ پیدا ہوکر جلا دیتا ہی ایک تو طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اُسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا ہی دوسری آفت یہ ہی کہ ہم خود بخود ہلاک ہوئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بیر یا کوئی موکل دونون حکیمون نے طلسم کشا کے ساتھ کر دیا ہی جو کہ ہم لوگونکو قتل کرتا ہی خواجہ جہان دیکھتے ہین کہ صاحبقران پر کفار نے مجمع کیا ہی یہ وہان پہونچکر اُس مجمع کو درہم و برہم کر دیتے ہین صاحبقران اس قصد سے لڑتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچ جاؤن اور اُسکو قتل کرون تاکہ قصہ پاک ہو کوہ بے ستون فتح ہو جائے بادشاہ سابق رہائی پائے لوح طلسم ہاتھ آئے اور خواجہ بھی اس قصد سے جاتے ہین کہ بے ستون کے قریب پہونچکر عیاری کرکے بے ستون

ملکوا سیر کر لون اس مقام پر بڑا مجمع ہی ہزارون ساحر قتل ہو رہے ہین اب صاحبقران نے
دونون ہاتھونمین تلوارین علم کر لی ہین دو دستی تلوار سے لڑ رہے ہین برابر وار پر وار کر رہے ہین
بینھ سرونکا برس رہا ہی لاشون کا انبار ہی بازار مرگ گرم ہی ہر ایک نقد جان سے گوہر بہائے
مرگ کا خریدار ہی سر مثل اولہ کے گر رہے ہین خون کا دریا بہہ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ
وہ کشتی اُسیطور سے کنارے پر پہاڑ کے پانی پر قائم ہی اور اُسیطور سے پانی بلند ہی یہان
صاحبقران لڑ رہے ہین زیر کوہ سب آوازین آرہی ہین ساحرون کے مرنے کی اور نعرہ
صاحبقران کی دونون حلیم بیقرار ہو رہے ہین اور کل اہل لشکر کہ کس طور سے ہم پہونچ جائین
اور شریک جنگ ہو کر لڑین اور اپنے آقا و مالک کی کمک کرین وہان بالائے کوہ یہ نوبت
ہی کہ جب ایک ہاتھ صاحبقران کا تھک جاتا ہی تو دوسرے ہاتھ سے لڑنا شروع کرتے
ہین جب وہ ہاتھ تھک جاتا ہی تو اس ہاتھ سے بعض وقت دونون ہاتھونسے لڑتے ہین سرون کے
ڈھیر لاشون کے انبار لگا دیئے ہین دریائے خون بہہ رہا ہی جب ساحرون کا زیادہ تر مجمع ہوتا
ہی اُسوقت صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان پکار کر فرماتے ہین اُسکی برکت سے تمام
ساحرون کا سحر دفع ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ صاحبقران لڑتے بھڑتے قریب بے ستون
پہونچ گئے یہان ہر ہزارون کا کھیت ہوا سیکڑون جان سے مارے گئے اور خواجہ تو بالکل
برابر بے ستون کے جا کر کھڑے ہوئے اور یہ قصد کر رہے ہین کہ عیاری کرکے پکڑ لون اُدھر
بے ستون نے جو دیکھا کہ طلسم کشا کسی کے روکے سے نہین رکتا ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا
آتا ہی اور اُسکا رُخ میری طرف ہی ہزارون کو مار کر ایک اکیلے نے گرا دیا ہی ساحرون کا سحر
بالکل بیکار ہی اُسکے جو اس جاتے رہے یہ خیال کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون اب تو
کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی بڑی خرابی ہوئی اس امر کا علم نہ تھا کہ طلسم کشا
اسطرف آجائے گا ورنہ اسکا بھی بندوبست کر دیا جاتا مگر ہوتا کیا جب کہ ہزارون ساحرون
کے سحر نے اثر نہ کیا تو وہ کیا سحر روک لیتا یہ بالکل میرا خیال خام ہی اب کوئی صورت
ایسی تجویز کرون کہ میری بھی جان بچے اور ساکنان طلسم کی بھی اور طلسم بھی باقی رہے اگر
میری جان نہ بچے بلا سے نہ بچے مگر ساکنان طلسم کی تو جان بچے اور طلسم تو باقی رہے وہ تدبیر ہے

بس سوچتے سوچتے اُسکے ذہن مین یہ بات پیدا ہوئی عقل نے یہ راے دی کہ یہی وقت ہی بادشاہ
سابق کے قتل کرڈالنے کا تو اُسوقت قتل کرتا تھا جبکہ طلسم کشا دور تھا اب کیون
نہین قتل کرتا ہی کہ جبکہ طلسم کشا قریب آگیا ہی اور کوہ پر کھڑا ہوا لڑ رہا ہی بس بادشاہ طلسم کو
قتل کرکے یہ قصہ بھی پاک کرا اگر بادشاہ طلسم قتل ہوجائے گا تو یہ امر ہوگا کہ لوح طلسم کشا کو
نہ ملے گی جب لوح نہ ملے گی تو پھر طلسم کا فتح ہونا محال ہی مین مارا گیا بلا سے مارا گیا طلسم کے ساکنان
طلسم تو بچے جو کہ خیر خواہ و نمک حلال ہوتے ہین وہ اپنے کو بچاتے نہین ہین مالک کی
خیر خواہی کرتے ہین اور اُسکو ہر آفت سے بچاتے ہین اپنی جان دیتے ہین بس یہی راے بہتر ہی
کہ بادشاہ سابق کو جو کہ میرے پاس مدت سے اسیر ہی قتل کرڈالون کیونکہ طلسم کشا اُسی کے رہا
کرنے کی فکر مین زیادہ تر یہان آیا ہی اور اسی فکر مین ہی اور اسی امر کی کوشش کر رہا ہی جب
اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین جسکی رہائی کی فکر مین یہان آیا تھا اور جسکے لیے مین نے اسقدر
کوشش کی تھی وہ بھی زندہ نہین ہی اُسکو دشمنون نے قتل کرڈالا تو پھر یقین ہی کہ اُس کی
بھی ہمت پست ہوجائے کیونکہ یہ امید قطع ہوجائے گی کہ اب لوح طلسم کا دستیاب
ہونا غیر ممکن ہی جب لوح نہ دستیاب ہوگی تو طلسم کا فتح ہونا دشوار ہی جب طلسم نہ فتح
ہوا تو یہ کوشش کرنا بیکار ہی بس اس تدبیر سے طلسم بھی بچا اور کوہ بھی بربادی سے
محفوظ رہا اور میری جان بھی یقین ہی کہ طلسم کشا ایسے ایسے خیال کرکے واپس چلا جائے گا
ایک منٹ نہ ٹھہرے گا یہ خیال کرکے اور یہ راے ٹھہرا کر سوچنے لگا یہ امر تو تو نے قرار دے لیا
اور خوب طور سے اسکی بہترائیان اور خرابیان دل نشین کرلین کسی قسم کی خرابی نہین ہی
اب برائے قتل بادشاہ سابق طلسم روانہ کسی کو کرون اگر خود جاتا ہون تو یہان سے نکلنا
دشوار ہی دوسرے لشکر بے سردار کا ہوجائے گا ایسا نہ ہو کہ بھاگ کھڑا ہو تیسرے مین
اُدھر گیا اِدھر طلسم کشا نے سب کو قتل کرکے میرے پاس پہونچا یا اپنے کو تو بھی خرابی ہوگی
اور نہ کوئی ساحر ایسا صاحب اعتبار ہی کہ جسکو یہ خدمت سپرد کرون میرا یہان سے ہلنا
تو کسی صورت سے اچھا نہین ہی کیونکہ اگر مین یہان سے چلا جاؤنگا اور طلسم کشا کو معلوم
ہوگا کہ بے ستون جادو نے جاکر اپنے ہاتھ سے بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرڈالا وہ ضرور

اُسکے خون کے معاوضہ مین مجھکو قتل کرے گا میری جان مفت برباد ہوگی اُسی کے ساتھ کوہ
بھی برباد ہوگا جو میرا منشا ہی وہ فوت ہو جائے گا اگر مین کسی کو روانہ کر کے قتل کرا ڈالونگا
تو اس امر سے محفوظ رہونگا بس میرا جانا کسی طور سے صلاح وقت نہین ہی چونکہ یہ بہت
بڑا مرد عاقل و دانا ہی اپنے دل سے خود بخود ایک بات تجویز کرتا ہی اُسکے بعد اُسکے سب
پہلو دیکھ بھال کر اور جو خرابیان ہوتی ہین پہلے اُنکو نکالتا ہی اُسکے بعد اچھائیون پر نظر کرتا
ہی جب دونون پہلو اپنے حق مین اچھے دیکھ لیتا ہی اور بہتر جان لیتا ہی اُسوقت اُسپر عمل
کرتا ہی جب اسنے یہ سوچ لیا کہ بادشاہ سابق طلسم کے قتل کرنے مین یہ نفع ہی اب اسنے
سوچا کہ کیونکر قتل کرون خود جا کر قتل کرون اپنے ہاتھ سے قتل کرنے مین خرابی پائی
اُسکو ترک کیا اب تجویز کرنے لگا کہ کسکو اس امر کے لیے روانہ کرون کہ جو کہ صاحب
اعتبار ہو اور بہت ہوشیاری سے کام کرے سوائے میرے اور اُسکے کوئی اس حال
سے آگاہ نہ ہونے پائے یہ تجویز کر کے اب بے ستون نے نگاہ دوڑانا شروع کی چارون
طرف اور دیکھنا شروع کیا کہ کسکو اس کام کے لیے مقرر کرون یہ دیکھ رہا تھا کہ اسکی نگاہ
ایک ساحر پر پڑی کہ جو کہ ضعیف اور مرد کبیر سن تھا اور بے ستون کے نزدیک
صاحب دیانت و اعتبار تھا کیونکہ اسی نے بے ستون کو مثل فرزندون کے گودیون
مین پالا ہی بہت بڑا دوست بے ستون کا ہی بے ستون کے پسینہ پر اپنا خون گرانے
کو مستعد ہی اگر کوئی اسکا سر بھی کاٹ ڈالے تو یہ راز بے ستون کا کسی سے نہ کہے
جیسے ہی نگاہ بے ستون کی اسکے اوپر پڑی دیکھا کہ ٹر رہا ہی ایک مرتبہ پکار کر کہا کہ اے
اشراق آدم خوار ذرا میرے پاس آؤ تم سے ایک بہت بڑی ضرورت ہی یہ سُننا تھا
کہ اشراق آدم خوار نے فوراً اپنے کو بے ستون کے پاس پہونچایا ایک منٹ کا
عرصہ بھی نہ لگا یا یہ عرض کر چکا ہون کہ خواجہ برابر بے ستون کے کھڑے ہوئے ہین
اس قصد سے کہ اسکو عیاری کر کے پکڑلون خواجہ تدبیر کر چلے تھے کہ بے ستون نے
اشراق کو پکارا خواجہ نے خیال کیا کہ اس امر کو بھی دیکھ لون کہ اسنے اشراق کو کس
غرض سے پکارا ہی شاید کوئی اور صورت نکل آئے اور کام پورا ہو جائے کوئی ایسی ہی

ضرورت شدید ہی کہ جسکی غرض سے بے ستون نے اس ساحر کو طلب کیا ہی خواجہ پہلوے
بے ستون مین کھڑے ہوئے اپنے دل سے باتین کر رہے تھے حمزہ صاحبقران لڑتے ہوئے
ساحرون کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے تھے طرف بے ستون کے کہ اشراق جادو آکر پہونچا
اور بولا کہ کیون آپ نے مجکو یاد فرمایا ہی بے ستون نے کہا کہ ما بدولت نے تم کو ایک ضرورت
سے یاد کیا ہی ذرا گوشہ مین چلو تو تم سے وہ ضرورت بیان کرون راوی کہتا ہی کہ بے ستون و
اشراق آدم خوار اُس مقام سے ہٹکر ایک گوشہ مین آئے اور خواجہ بھی آئے انکے نزدیک
تو سوائے انکے تیسرا نہ تھا یہ نہ جانتے تھے کہ جان کا ملک الموت بھی موجود ہی مثل ہمزاد
کے جب گوشہ مین یہ دونون پہونچے تو بے ستون نے کہا کہ اے اشراق آدم خوار طلسم
کشا تو برابر میرے ساحرون کو قتل کر رہا ہی اور کسی کا سحر اُسپر اثر نہین کرتا ہی اور وہ میری
طرف چلا آتا ہی مین نے دیکھا ہی کتاب سامری مین کہ اگر مین قتل ہوا اور کوہ بے ستون
برباد ہوا تو اول تو راہ مرحلہ سوسن جادو کی کھل جائے گی دوسرے بادشاہ سابق
طلسم رہا ہو جائے گا وہ لوح کا پتہ طلسم کشا کو دے گا بلکہ خود تلاش کرکے لوح لا دیگا
اور شریک ہوکر طلسم کو فتح کرائے گا تیسرے میرے قتل کا تیغہ بھی وہی لائے گا جب
مین قتل ہونگا میرا قتل ہونا گویا طلسم کا برباد ہونا ہی اے اشراق ایک تدبیر سے
میری بھی جان بچتی ہی اور طلسم بھی بچتا ہی اگر تم کوشش کرو جو مین کہون اُسپر عمل کرو اور
اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرو تو مین بیان کرون اشراق نے جواب دیا کہ ہم لوگ نمک
حلال ہین سر کٹ جائے گا مگر آپ کی بات نہ رایگان ہوگی اور آپ کے راز سے
کوئی نہ آگاہ ہوگا اور جو آپ فرمائینگے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا آپ شوق سے فرمائین
بے ستون نے جب اُسکو پختہ پایا تو کہا کہ میرے ذہن مین یہ تدبیر آئی ہی کہ مین تم کو
نشان دے کر زندان خانہ طلسم مین بادشاہ سابق کے پاس بھیجون اور تم جا کر اُس کو اُس مقام
پر قتل کر ڈالو تاکہ یہ قصہ ہی پاک ہو جائے نہ وہ زندہ رہے گا نہ طلسم کشا اُسکو رہا
کرے گا نہ وہ میرے قتل کا تیغہ دے گا نہ مین قتل ہونگا نہ یہ کوہ برباد ہوگا نہ راہ
مرحلہ سوسن کی کھولے گا نہ لوح کا پتہ چلے گا نہ طلسم فتح ہوگا اور بدون اُس تیغہ کے

جو کہ سیمائے بلند آواز طلسم کشا کو لا کر دے گا اور کسی تلوار سے قتل نہ ہونگا تمھاری تھوڑی سی زحمت کرنے سے ہزارون کی اور میری جان بچتی ہے اور سنگدل بادشاہ طلسم پر تمھارا احسان ہوگا کہ تمھاری کوشش سے طلسم بربادی سے بچے گا یہ جو بے ستون نے کہا کہ تم جا کر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جو کہ قید ہے اشراق نے بھی سنا خواجہ نے بھی خواجہ نے دل مین کہا کہ کیا حرامزادہ ہے کیسی صاف تدبیر سوچا ہے واقعی اسکی رائے بہت ٹھیک ہے اس نے بہت بڑی فکر کی ہے اپنا خیال جو ظاہر کیا ہے بہت درست ہے صاحبقران یادہ تر اسی غرض سے کوہ پر اسکے قتل کرنے کو آئے ہین مگر کیا ہوتا ہے اسنے تو اپنے نزدیک قصہ پاک ہی کیا تھا مگر خداوند کریم نے خوب مجکو پہونچا دیا اگر ہین نے عیاری کرکے اسکی جان نہ بچالی تو کچھ کام ہی نہ کیا یہ ذرا چلے تو ہین بھی اسکے ہمراہ ہونگا خواجہ تو یہ سوچ رہے تھے اور دل سے کہہ رہے تھے اُدھر اشراق نے بے ستون کی تقریر سُنکے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم جا کر بادشاہ سابق طلسم کو قتل کرو جو کہ اسیر ہے ہین قتل کرنے پر موجود ہون مگر ہین اُسکے زندان خانہ سے آگاہ نہین ہون جو جا کر قتل کرون بے ستون نے جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو تم پر کیا منحصر ہے سوائے میرے کوئی بھی آگاہ نہین ہے مگر ہین تم کو نشان دیتا ہون اور پتہ دیتا ہون اشراق نے عرض کیا کہ فرمایئے بے ستون نے کہا کہ اے اشراق تم یہانسے برابر چلے جاؤ ایوان شاہی ہین اور بیچ کا جو دالان ہے جہان بڑا تخت بچھا ہوا ہے اُسکو اُٹھانا اور فرش ہٹانا جب زمین ظاہر ہو تو ہین تم کو ایک انگشتری دیتا ہون وہ انگشتری اُس زمین پر رکھنا اور کہنا کہ محافظ جادو مجکو راہ دو ہین زندان خانہ تک جاؤنگا مجکو بے ستون نے روانہ کیا ہے اور یہ انگشتری اپنی مجکو نشانی دی ہے جب تم یہ کہوگے تو تڑاقہ ہوگا اور ایک دروازہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل لگا ہوا ہوگا تم اس انگشتری کو اُس قفل سے مس کرنا وہ قفل کھل جائے گا تم دروازہ کھول کر اندر جانا پہلے تم کو ایک نارنگی ملے گی اُسکے بعد ایک آئینہ ملے گا جب تم اُس راہ کو طے کرکے نیچے پہونچوگے تو ایک اژدر تم کو روکے گا تم اُسکو یہ انگشتری جو کہ ہین تم کو دونگا دکھا دینا وہ ہٹ جائے گا اُسکے ہٹ جانے سے اور ایک دروازہ نظر آئے گا وہ بھی بند ہوگا اُسکو بھی اُسیطور سے مس کرکے

قفل کھولنا جب وہ کھل جائے تو اندر جانا ایک دیو ملے گا اور وہ سد راہ ہوگا اُس سے
کہنا کہ مجکو بے ستون نے بھیجا ہے میرے پاس اُنکی نشانی موجود ہے پھر وہ مزاحم نہ ہوگا تم
برابر چلے جانا تھوڑی دیر کے بعد اور ایک دروازہ ملے گا اُسکو بھی اسی طور سے کھولکر اندر
جانا اب ایک صحرا ملے گا جب تم صحرا کو تمام کر کے وسط صحرا مین پہونچو گے تو ایک مقام پر
تم کو ایک سنگ سیاہ زمین پر پڑا ہوا نظر آئے گا تم اُس پتھر کو اُٹھانا ایک زینہ ظاہر ہوگا
اُس زینہ پر بلا خوف چلے جانا جب زینہ تمام ہوگا تو تم کو ایک صحرا ملے گا بعد تھوڑی
دور کے تم کو زندان خانہ کی دیوار نظر آئے گی اُسکے گرد ہزاروں ساحر بیٹھے ہوئے حفاظت
کر رہے ہونگے تم کو دیکھ کر سب دوڑینگے تم اُنسے کہنا کہ ہم کو اپنے افسر کے پاس لے چلو
ہم کو بے ستون نے بھیجا ہے بس وہ تم کو اپنے افسر کے پاس لے جائینگے اُس کا نام
پاسبان جادو ہے جب تم اُسکے پاس جاؤ گے وہ پہلے تم سے اپنا نام دریافت کریگا
تم اُسکو نام بتا دینا پھر وہ تم سے کہے گا کہ کوئی نشانی لائے ہو تم جو انگشتری مین تم کو دونگا
وہ اُسکو دیدینا وہ اُسکو لے کر اور دیکھ کر کہنے لگا کہ کوئی تحریری نشانی لائے ہو تم جو خط
مین تم کو دونگا اُسکو دے دینا وہ اس تحریر کو دیکھ کر تم سے یہ کہے گا کہ زندان خانہ
کے قفل کی کنجی میرے پاس نہین ہے مین کیونکر قفل وا کرون تم کہنا کہ مین کنجی لایا ہون
مین کنجی تم کو دیتا ہون تم کہنا کو میرے پاس ہے یہ کہکر کنجی اُسکو دکھا دینا جب تم کنجی
دکھا دوگے تو وہ یہ کہے گا کہ اگر کنجی تمھارے پاس موجود ہے شوق سے قفل کھولکر
اندر جاؤ کوئی منع نہین کرتا ہے بس تم قفل کھولکر اندر جانا وہان ایک قفس چھت مین
لٹکا ہوگا اُسکو اُتارنا اُسکی تدبیر یہ ہے کہ مین ایک تم کو لوح دونگا بس تم وہ لوح اُس
قفس کو دکھانا وہ خود بخود نیچے چلا آئے گا اُس مین بادشاہ سابق طلسم قید ہے بس اُسکو
باہر نکالکر فوراً قتل کر ڈالنا ایک اُسکی نہ سننا وہ بہت کچھ فریاد و زاری کرے گا مگر
تم نہ سننا اُسپر رحم کھانا گویا اپنے حق مین اور سب ساکنان طلسم کے حق مین کانٹے
بونا اور سب کے ساتھ دشمنی کرنا ہے اشراق نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین
مین بالکل ترس نہ کھاؤنگا ایک ہی وار مین کام اُسکا تمام کرونگا اور جسطور سے

آپ نے فرمایا ہی اُسیطور سے راہ کو طی کرونگا لائیے وہ سب اشیا یہ تو فرمائیے کہ شندکال تو
نہ ناراض ہونگے بے ستون نے جواب دیا کہ ناخوشی کی کونسی بات ہی جو ناخوش ہونگے
بلکہ خوش ہونگے اگر کچھ خفا بھی ہونگے تو ہم سمجھا بجھا کر راضی کر لینگے لے تم بہت جلد جاؤ
یہ کہکر جوڑے سے ایک انگشتری وا ایک لوح آہنی اور ایک کنجی نکالکر دی اور ایک
لفافہ بند جھولی سے نکالکر اشراق کو دیا اُسپر کچھ تحریر کر دیا اشراق سے کہدیا کہ
مین نے تمھارا نام لکھدیا ہی کہ مین اشراق کو روانہ کرتا ہون کہ یہ بادشاہ طلسم کو قتل
کر ڈالے تم مانع نہ ہونا یہ سُنکے اشراق نے وہ سب اشیا اپنے پاس بہت حفاظت سے
رکھے اور بے ستون سے رخصت ہو کر چلا بے ستون اپنے مقام پر آیا یہان آکر
دیکھا اُسیطور سے طلسم کشا سب کو قتل کر رہا ہی اور برابر لڑتا چلا آتا ہی ایک کا بھی
سحر اثر نہین کرتا ہی یہ تو یہان جنگ و پیکار کے تماشہ مین مصروف ہوا اور ساحرونکو
ترغیب دلا کر آمادہ کرنے لگا اس خیال سے کہ ذرا عرصہ ہوا اور اشراق اپنا کام کرلے
اُدھر اشراق روانہ ہوا خواجہ یہ سب حال سُن رہے تھے اور کیفیت دیکھ رہے
تھے جب اشراق روانہ ہو چکا تو خواجہ نے خیال کیا تم بھی چلو ایسا نہ ہو کہ یہ حرامزادہ
وہان جاکر بادشاہ کو قتل کرے تو سارا کام بنا بنایا بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہو کسی نہ
کسی طور سے بادشاہ سابق طلسم کو رہا کرو قتل نہ ہونے دو یہ تجویز کرکے خواجہ عمرو
بھی عقب مین اشراق کے روانہ ہوئے گلیم اوڑھے ہوئے ادھر تو اشراق لشکر سے
نکل کر طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا تھوڑی دور چلا تھا کہ خواجہ بھی پہونچے پہلے
تو ذہن مین آیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے اسکو اسیر کر لون اور اسکی صورت
پر تیار ہو کر جاؤن اور رہا کر لون پھر خیال ہوا کہ تم قسم کھا چکے ہو کہ پوشیدہ ہو کر کسی پر
عیاری نہ کرونگا یعنے گلیم اوڑھ کر اگر ایسا کیا اور حمزہ کو خبر ہوئی تو پھر بڑی خرابی
ہوئی حمزہ ضرور ناراض ہونگا پھر خیال کیا کہ اسیطور سے گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ چلے
چلو جب یہ سب مرحلہ طی کرکے وہان پہونچے اور جب قفس سے نکالکر قصد کرے
کہ قتل کرون اُسوقت تو غائب کرلے اور اسکو قتل کر ڈال آپ ہی خیال کیا کہ یہ تدبیر

اچھی نہین ہی سوا اس تدبیر کے کہ اسی مقام پر اسکو روک لیا جائے کسی ملازم خاص بے ستون
کی شکل بنکر اور اسکی صورت بر تیار ہوکر یہان سے جانا چاہیے یہ تجویز کرکے اپنے ہاتھہ کو
دیکھا اور ہاتھ کی پشت کو تین سو ساٹھ فکر تازہ دم سامنے حاضر ہوگئے ایک پسند کیا فوراً
اسی حالت مین قلم دوات و کاغذ نکالا اُسپر کچھ تحریر کیا ایک مہر کی اُسکو لفافہ مین بند کیا
لفافہ پر مہر کی اپنی صورت ایک ساحر زبردست کی جو کہ خاص مقربان بے ستون سے تھا
بنائی کیونکہ سب کو دیکھ چکے تھے جب سب باتون سے درست ہوگئے اُسوقت گلیم
اُتاری دیکھا کہ اشراق سامنے چلا آتا ہی بس اُسکو آواز دی کہ ای بھائی اشراق ذرا
ٹھہر جاؤ مجکو تم سے کچھ ضروری کہنا ہی کچھ بادشاہ نے تم کو پیام دیا ہی وہ بھی سُن لو ضروری
پیام ہی اشراق نے یہ جو آواز سُنی پلٹ کر دیکھا پہچانا کہ یہ تو خاص مقربان بادشاہ سے
ہین دل مین کہا کہ واہ کیا خوب کہ مجھ سے تو کہا کہ تم کسی سے یہ راز نہ کہنا بس ٹھہرو نہین چلے
جاؤ اور دوسرے کو آگاہ کرکے میرے عقب مین روانہ کیا اُسیوقت جو کہنا تھا کیون نہ
کہدیا جوان کے ہاتھ پیام بھیجا ہی پھر خیال مین آیا کہ اُسوقت نہ یاد آیا اب جو یاد آیا
تو انکی زبانی کہلا بھیجا ہو یہ بھی تو مثل میرے ہین جب ایسا ہی سمجھ لیا ہوگا جب تو بھیجا
ہوگا یہ دل سے باتین کرکے تھما اور پکار کر کہا کہ ای احراق جلد میرے پاس آؤ جو کہنا ہو
کہدو تاکہ مین اپنے کام کو جاؤن بادشاہ کی بھی کیا حرکتین ہین آپ ہی تو جلدی فرماتے
ہین اور آپ ہی پھر دیر لگاتے ہین دوسرون کو دوڑاتے ہین جب اُسنے احراق کہکر
پکارا اور یہ کلمہ کہا خواجہ سمجھے کہ مین جسکی شکل بنا ہون اُسکا نام احراق ہی خواجہ نے
یعنے احراق نقلی نے کہا کہ بھائی چلا تو آتا ہون کیا کرون ایک مقام پر گرا ابھی تمام
پاؤن زخمی ہوگیا اسقدر جلدی کی بادشاہ نے کہ جاؤ جلدی جاؤ مین دوڑ کر چلا ٹھوکر
کھائی گرا بارے تم مل گئے ایک ذرا ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چلا نہین جاتا ہی یہ کہتے
ہوئے اور لنگ کرتے ہوئے قریب پہونچے اور کہا کہ ای بھائی بادشاہ نے مجکو
الگ بلاکر فرمایا کہ مین نے اشراق آدم خوار کو ایک انگشتری اور لوح اور کنجی دیکر
برائے قتل بادشاہ سابق کے اُسکو زندان خانہ کی طرف روانہ کیا ہی اور سب

طریقہ بیان کردیے ہین تم یہ لفافہ اُنکے پاس لے جاؤ اور اُنکو دے دینا اور کہنا کہ میرے سامنے اسکو کھولکر پڑھیے اور اپنے کام کو جائیے جو اسمین تحریر ہو اُسپر عمل فرمائیے گا بادشاہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ میرے ایوان کی طرف گئے ہین بس نہین وہ لفافہ لیکر وہانسے چلا بارے آپ سے ملاقات ہوگئی اگر آپ وہان پہونچ جاتے تو بڑی خرابی ہوتی اور آفت ہوتی کیونکہ بادشاہ نے جب لفافہ دیا تھا اور تاکید کی تھی تو یہی فرمایا تھا کہ اسکو بہت جلد قبل اس واقعہ کے پہونچادو کہ وہ ایوان مین نہ پہونچنے پائین اگر ایوان مین پہونچ گئے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ ایک طریقہ مین اُسوقت بھول گیا اُنکو تعلیم کرنے سے اور جب تک وہ نہ معلوم ہوگا کچھ نہ ہوگا بالکل بیکار ہوگا بلکہ اُنکی جان کا ضرر ہی فرمایا ای بھائی احراق تم بہت جلد پہونچادو چنانچہ مین وہان سے چلا خیر تم تک پہونچ گیا یہ کہکر لفافہ نکالا اشراق نے کہا کہ بھائی جلدی جاؤ تاکہ مین اُس کو تمھارے سامنے دیکھلون اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوکر روانہ ہون اپنے کام کو احراق نقلی نے وہ لفافہ اشراق کے ہاتھ مین دیا اشراق نے لفافہ پر مہر بے ستون کی ثبت پائی مہر کو خوب پہچانا فوراً لفافہ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ جو تہ کیا ہوا تھا نکلا اُسکو کھولا اُسپر مہر تھی اب جو اشراق دیکھتا ہی کاغذ پر کچھ تحریر ہی مگر ایسی خراب روشنائی سے لکھا ہی کہ حرف بالکل محسوس نہین ہوتے ہین اب یہ غور کرکے دیکھنے لگا جب نہ دکھائی دیا قریب مُنھ کے لایا کہ شاید یہانسے دکھائی دے جیسے ہی قریب مُنھ کے وہ کاغذ پہونچا اور بھاپ مُنھ کی اُس کاغذ کو لگی ایک مرتبہ وہ حرف روشن ہوگئے اور ایک غبار سا اُن حرفون سے اور دھوان اور ایک خوشبو پیدا ہوئی وہ دھوان اور خوشبو جو دماغ مین پہونچی چونکہ ناک سے قریب تھا اشراق کو فوراً چھینک آئی اور دھم سے گرا خواجہ نے فوراً نعرہ کیا کہ منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ریش تراشندہ ساحران و سر برندہ جادوگران شاہ عیاران پیک طرار خنجر گداز یہ نعرہ کرکے آپ نے کیا کیا کہ پہلے وہ انگشتری و لوح و کنجی و لفافہ جو کہ بے ستون نے دیا تھا اپنے قبضہ مین کیا اشراق کے کپڑے اُتارے اُسکو تو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا آپ

اُسکی صورت پر تیار ہوئے اسطور سے کہ اگر اُسکا باپ یا ماں بھی دیکھے تو بھی نہ پہچان سکے
اور رونکی کیا اصل ہی اُسکے کپڑے پہنے راوی بیان کرتا ہی کہ جہان پر یہ واقعہ گذرا اُس مقام پر
احراق نقلی و اشراق آدم خوار کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا اور خواجہ نے اسی غرض سے
ایسے مقام پر اسکو ٹوکا تھا جب خواجہ اسکے عقب مین چلے تھے تو یہ تدبیر کر لی تھی
کہ لفافہ تیار کیا تھا بس بیہوشی سے حرف تحریر کیے تھے اور یہ اُس بیہوشی کی خاصیت
تھی کہ جب مُنھ کی بھاپ لگے جب اُس سے خوشبو پیدا ہوگی اور ایک دھوان سا بلند
ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہو چکا جب خواجہ اسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت
پر تیار ہو چکے خوشی خوشی طرف ایوان کے روانہ ہوئے اور سب طریقہ توڑ بانی بے ستون
کے تُم سن چکے تھے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی چنانچہ داخل ایوان ہوئے
بموجب ہدایت بے ستون تخت اُٹھایا وہی کلمہ کہے دروازہ ظاہر ہوا اندر گئے
خلاصہ یہ کہ سب مقاموں نکو طے کرکے زندان خانہ پر پہونچے سب ساحر جو کہ وہان برائے
حفاظت مقرر تھے بیٹھے ہوئے حفاظت کر رہے تھے خواجہ نے دیکھا کہ اُسمین ایک
ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی خواجہ نے بالکل خوف نہ کیا کیونکہ بے ستون
سے سُن چکے کہ تم خوف نہ کرنا وہ اذیت نہین پہونچا سکتے ہین جیسے ہی اُن ساحرون نے
خواجہ یعنی اشراق نقلی کو دیکھا سب نے چارون طرف سے گھیر لیا اور کہنے لگے
کہ تم کون ہو اور یہان کیون آئے ہو کیا سب دربان مر گئے جو تم چلے آئے اشراق
نقلی نے کہا کہ تم مجکو اپنے افسر کے پاس لے چلو مین اُس سے اپنے آنے کا سبب
بیان کرونگا وہ اشراق نقلی کو اُس کے افسر کے پاس لائے اُسنے جیسے ہی اشراق
کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ بے ستون کے ہمراہ دیکھ چکا تھا اپنے
برابر بٹھایا سبب آنے کا دریافت کیا اشراق نقلی نے کہا کہ بیان کرتا ہون
بس پہلے اُسکی مزاج پرسی کی اُسنے جواب دیا کہ اچھا ہون بادشاہ کا مزاج کیسا
ہی اشراق نے کہا کہ اچھا ہی بس اُسنے وجہ آنے کی پھر پوچھی اشراق نے کہا کہ مجکو
بادشاہ نے بھیجا ہی کہ جاکر بادشاہ سابق کو قتل کرو تو مین قتل کرنے آیا ہون اُسنے

کہا کہ میرا نام کیا ہی کہا کہ پاسبان جادو اُسنے کہا کہ کچھ نشانی لائے ہو انگشتری اشراق
نے دکھائی کہ پاسبان نے کہا کہ کوئی تحریری نشانی دکھایئے تب اشراق نے لفافہ
جو کہ بے ستون نے اشراق کو دیا تھا پاسبان جادو کو دیا پاسبان نے وہ خط
دیکھکر کہا کہ یہ دروازہ زندان موجود ہی بسم اللہ قفل کھولیے تشریف لے جایئے مگر
میرے پاس کنجی نہین ہی اشراق نے کہا کہ کنجی بھی میرے پاس موجود ہی مین لیتا آیا
ہون بادشاہ نے دیدی ہی یہ کہکر کنجی جیب سے نکالی اُس کنجی کو لے کر در زندان پر آئے
قفل اُس کنجی سے کھولا دروازہ کھولکر اندر آئے پس دروازہ بند کر لیا راوی بیان کرتا ہی
کہ بادشاہ طلسم سیماے بلند آواز ایک قفس آہنی مین قید تھا وہ قفس سقف
مین لٹکا ہوا تھا اور ایسی قید سخت تھی کہ کسی طرف حرکت نہ کر سکتا تھا ایک ہی
حالت سے بیٹھا رہتا تھا جو کی روٹی اور سوئے کا ساگ جسمین برابر کا نمک کھانے
کو ملتا تھا اور گرم پانی وہ بھی یون کہ زمین شق ہوئی ایک حبشی پیدا ہوا وہ یہ سب
اشیا دے کر چلا گیا کسی انسان کی صورت دیکھنے مین نہ آتی تھی چنانچہ اسکو اسیطور
سے چھ برس گذر گئے تھے ہمہ وقت یہ اپنے مرنے کی دعا کیا کرتا تھا اور اپنی حالت
پر رویا کرتا تھا ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ روتے روتے سو گیا تھا اُسدن بہت پریشان
تھا کہ اسنے خواب مین دیکھا کہ مین ایک صحرا مین چلا جاتا ہون اور مجکو پیاس بہت
شدت سے لگی ہوئی ہی مین پانی کی تلاش مین چلا ہون کہ اسکو ایک مقام پر ایک
چاہ ملا اُسپر ایک مرد بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اسنے اُنسے پانی طلب کیا اُنھون نے
فرمایا کہ کیا دین و مذہب رکھتا ہی اسنے کہا کہ مین عجائب پرست ہون انھون نے
بنگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ جا دور ہو یہانسے یہان تیرا کچھ کام نہین ہی اور
ایک چوب اُٹھائی مارنے کو یہ وہان سے بھاگا اسیطور سے یہ خواب مین کسی
مقام پر گیا کہ جہان کنوان تھا اور ہر ایک کنوئین پر ایک مرد بزرگ بیٹھا ہوا
تھا ہر ایک سے اسنے وہی سوال کیا اور اسنے وہی جواب دیا اُسیطور سے اسکو سب نے
خفا ہو کر اپنے پاس سے نکالدیا چنانچہ یہ مارے پیاس کے بیتاب و بیقرار ادھر اُدھر

مارا مارا پھرتا تھا کہ اس مقام پر اسنے ایک مجمع دیکھا یہ وہان پہونچا دیکھا کہ ایک باغ کا دروازہ کھلا ہوا ہی یہ سب لوگ اُس باغ مین چلے جاتے ہین اسنے بھی قصد کیا جانے کا کہ ایک شخص نے کہا کہ تو کافر ہی تیرا کام جنت مین نہین ہی بلکہ تیرا کام تو دوزخ مین ہی اسنے اُسی خواب مین کہا کہ کافر کسے کہتے ہین اور غیر کافر کسکو تب اُس شخص نے اسکو جواب دیا کہ کافر وہ ہی جو خدا کو سجدہ نہ کرے بلکہ اُسکے بندونکو سجدہ کرے اور یہ کہے کہ ہم فلان کی بندگی کرتے ہین اور مسلم وہ ہی جو کہ خداوند کریم کو جو کہ بالاے آسمان ہی سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے چنانچہ تو عجائب نگار کو سجدہ کرتا ہی جو کہ ایک ساحر ہی اور یہ لوگ سب خدا پرست ہین اپنے خدا کو پہچانتے ہین اس سبب سے انکو یہ باغ جنت مرحمت ہوا ہی تیرا مقام دوزخ ہی جا وہ جو سامنے مجمع ہی وہان تیرا کام ہی اسنے اُسی خواب مین دیکھا کہ اُس مجمع کے مقابل مین دوسری طرف مجمع ہی ہزارون آدمیون کا یہ ادھر کو آیا جب یہان آکر پہونچا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ مہیب صورت کے ہاتھونمین گرز آتشی لیے ہوئے اہل مجمع کو اذیت دیتے ہین وہ فریاد کرتے ہین وہ گرز مارتے ہین کہ اور خداوند کریم کو نہ پہچانو دوسرون کو سجدہ کرو اور ایک غار ہی اُسمین آگ روشن ہی اُس سے شعلے بلند ہو رہے ہین اسمین پکڑ کر ڈالدیتے ہین وہ جلنے لگتا ہی کوئی سماعت نہین کرتا ہی یہ جو خواب مین دیکھا ڈر گیا اور سہم گیا ابھی یہ کھڑا ہوا تھا کہ اسنے دیکھا اُسی خواب مین کہ دو گرز مار میری طرف بھی چلے بس یہ بھاگا ہوا چلا آتا تھا اور وہ تعاقب نہین ترک کرتے تھے کہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوئے ہین چہرہ اُنکا مثل آفتاب کے روشن ہی اور ایک لوٹا کورا پانی سے بھرا ہوا سامنے رکھا ہی اور ایک آبخورہ کہ یہ بھاگا ہوا اُدھر جو نکلا انکو بیٹھے دیکھکر اُسی عالم خواب مین اُنکے قریب جا کر گرا اور پکارا کہ مجکو انکے ہاتھ سے بچائیے یہ مجکو ہلاک کرنے کا قصد رکھتے ہین اسنے دیکھا کہ مین نے جو اسطور سے کہا تو ان مرد بزرگ نے میری طرف دیکھکر فرمایا کہ اسقدر بیقرار نہ ہو یہ تجکو ہلاک نہین کرسکتے ہین یہ فرما کر اُنسے کہا کہ ذرا ابھی تھم جاؤ مین اس سے کچھ پوچھ لون الگ کھڑے رہو وہ دونون گرز مار الگ کھڑے رہے ان مرد بزرگ نے اُس سے اسی عالم خواب مین

فرمایا کہ تو کافر ہی اور تیرا مقام جہنم ہی اور یہ فرشتگان عذاب ہین پھر تو کیون اپنے مقام سے
بھاگتا ہی جب تک دین اسلام نہ قبول کریگا اس عذاب سے نہ نجات پائیگا بلکہ اس سے
زیادہ تر تیرے اوپر سختی کی جائیگی تب اسنے اُسی عالم خواب مین اُنسے کہا کہ پھر میری کیونکر
جان بچے کہا کہ تو لعنت کر عجائب نگار پر اور عجائب پرستی سے توبہ کر خداوند کریم کو سجدہ کر
تو تیری جان اس عذاب سے بچے گی ورنہ تو اسی عذاب مین مبتلا رہیگا اسنے اُسی عالم خواب
مین کہا کہ پہلے تھوڑا پانی تو مرحمت فرمایئے کہ میرا دم شدت عطش سے نکلا جاتا ہی فرمایا کہ
پہلے تو مسلمان ہو لے پھر پانی لے ورنہ پانی پانا بہت دشوار ہی پناہ پانی بھی مشکل ہی اس
عذاب سے اُسنے یہ سُنکے اُسی عالم خواب مین کہا کہ مجکو اسی طور سے کئی مقام پر پانی ملا اور
بہی سب نے کہا اب تو میرا دم نکلا جاتا ہی مجکو تھوڑا پانی مرحمت ہو تاکہ میری جان
بچے فرمایا کہ جب تک مسلمان نہ ہوگا پانی نہ ملیگا اسنے کہا کہ مین مسلمان ہونے کو موجود
ہون تب اُن مرد بزرگ نے چند کلمہ اُسی عالم خواب مین وحدانیت خدا مین اسکے روبرو
بیان کیے کہ اسکے قلب سے زنگ کفر مثل سحاب کے اُڑ گیا شمع اسلام نے اپنی روشنی
اُسکے سینہ مین ظاہر کی وہ اُسی عالم خواب مین صدق دل سے مسلمان ہوا جب مسلمان
ہو چکا اُن مرد بزرگ نے اُسکو پانی دیا وہ اُسنے پیا خوب سیر ہو کر اُن مرد بزرگ نے کہا کہ
پیاس بجھی اُسنے کہا کہ ہان اتنے میں اُن مرد بزرگ نے فرمایا کہ تو چین سے میرے پاس بیٹھ اور
سُن یہ کہکر اُسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُن لوگون سے کہا کہ اب تم جاؤ یہ مسلمان ہو گیا
ہی یہ لائق بہشت ہی وہ دونون گرززن واپس چلے گئے تب اُن مرد بزرگ نے اُسی عالم
خواب مین اس سے کہا کہ ای سیماے بلند آواز تو مسلمان تو ہوا مگر اس امر کا خیال
رکھنا کہ اب کبھی ترک اسلام نہ کرنا اُسنے کہا کہ جی نہین بھلا اب کیونکر ہو سکتا ہی تب
اُن مرد بزرگ نے بہت کچھ اُسکو پند و نصیحت کی وہ پند و نصیحت کر رہے تھے کہ
اُسکی آنکھ کھل گئی اپنے کو اُس قفس مین قید پایا اب جو خیال کیا تو مین خواب دیکھ
رہا تھا خواب کا جو خیال آیا اسکا بند بند کانپنے لگا اُسیوقت سے اسنے یہ قصد
کر لیا کہ مین نے لعنت کی عجائب نگار پر اور عجائب پرستی کو ترک کیا اور خداوند کریم

کو سجدہ کرونگا اگر اہل اسلام کا خدا برحق ہی اور سچا خدا ہی تو مین یہ نیت کرتا ہون کہ اگر مین رہا
ہو جاونگا اور اس سختی سے و تکلیف سے نجات پاؤنگا تو ضرور ضرور دین اسلام کو قبول
کرونگا یہ کہکر رونے لگا اور اپنی رہائی کی دعا کرنے لگا کہ ای خدائے نادیدہ میرے حال
پر رحم فرما اگر تو برحق اور سچا خدا ہی تو مجکو اس عذاب سے نجات دے ابتو تکلیف و
سختی قید کی برداشت نہین ہو سکتی ہی یا اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت
پیدا کر کہ مین بہت جلد رہا ہو جاؤن مین نے خواب مین تیرا دین قبول کیا ہی اور تجکو
خدا مانا ہی یہ کہتا تھا اور روتا تھا روتے روتے اور دعا کرتے کرتے سو گیا اسنے
دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ تو اسقدر بیقرار کیون ہوتا ہی
تیرے اوپر خداوند کریم نے رحم فرمایا اور تیری رہائی کا زمانہ قریب آگیا ہی اب سب
نمک حرام سزا پاوینگے تو رہا ہوگا اور طلسم فتح ہوگا تجکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کا شریک
ہو اور اسکی کمک کر اس امر کا خیال کرے کہ طلسم کشا آکر اس کوہ بے ستون کو فتح کریگا
اور بے ستون جادو کو قتل کرے گا اسکا عیار آکر تجکو رہا کرے گا اطمینان رکھ اب
بہت قریب زمانہ پہونچ گیا ہی ہر وقت یہی دعا مانگا کر طلسم کشا جلد آئے اور تیری
رہائی کی صورت ہو تو رہا ہو کر طلسم کشا کو لوح کا نشان دینا اور ہر مقام پر اسکا شریک
رہنا اگر تو طلسم کشا کی شراکت کرے گا تو بڑی عزت پائے گا اور تیری بڑی قدر ہوگی
بس جا اور دعا مانگ خداوند کریم تیری دعا کو قبول کرے گا یہ کہکر وہ مرد بزرگ غائب
ہو گئے اسکی آنکھ کھل گئی اپنے بستر کو معطر پایا اسکو اپنے خواب کا یقین ہوا اسدن
سے یہ ہر وقت یہی دعا کیا کرتا تھا یا خدائے نادیدہ جلد طلسم کشا کو بھیج اور میری
رہائی کی فکر کر اسی فکر و تردد مین اسکو دن اور رات بسر ہوتی تھی آج بھی یہ بیٹھا ہوا
قفس مین یہی دعا کر رہا تھا اور دل مین کہہ رہا تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو
بہت جلد رہا ہوگا کیا وہ خواب میرا غلط ہی مین تو کہہ نہین سکتا ہون کہ میرا خواب
غلط ہوگا اب سختی اٹھ نہین سکتی ہی کیا اسی قید مین میری عمر تمام ہوگی یہ کہتا تھا
اور روتا تھا کہ اسکے کان مین دروازہ کھولنے کی صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا یہ خیال

کرکے کہ گیا سبب ہی کہ آج دروازہ کھُلا کیونکہ جب سے مین یہان قید کیا گیا ہون دروازہ
نہین کھُلا ہی آج دروازہ کھُلنے کی کیا وجہ ہی گو پلٹا نہ جاتا تھا مگر جبراً و قہراً پلٹ کر دیکھا
اِس خیال سے کہ کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی دروازہ کھولنے کا اب جو پلٹا اور دیکھا تو کیا
دیکھا کہ اشراق آدم خوار ملازم خاص بے ستون تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے دروازہ
سے ظاہر ہوا اُسنے اندر آکر دروازہ بند کر دیا اسنے جو اُسکو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے
دیکھا فوراً دم نکل گیا جسم کا خون خشک ہو گیا یہی خیال دل مین پیدا ہوا کہ یہ مجکو بحکم
بے ستون قتل کرنے کو آیا ہی خیر جو مرضی خدا ہے نادیدہ کی میری آرزو نہ پوری ہوئی
کہ موت آ گئی میری آرزو یہ تھی کہ مین ملازمت طلسم کشا سے مشرف ہوتا نمک حرام
میرے سامنے قتل ہوتے تو میرا دل خوش ہوتا مگر یہ آرزو میری پوری نہ ہوئی اور موت
آگئی یہ کیسا خواب تھا کہ اُن مرد بزرگ نے فرمایا تھا کہ تو رہا ہو گا اس قید سے مین قید
ہستی سے رہا ہوتا ہون واہ واہ کیا خوب دین اسلام ہی عالم خواب مین قبول کیا طلسم
کشا کے آنے کی دعا کرتے کرتے زبان خشک ہو گئی سامان بھی رہائی کا ہوا تو کیا ہوا
کہ ملک الموت سر پر آموجود ہوا یہ تصور کر کے وہ رونے لگا اور آنسو بہانے لگا
ادھر اشراق نقلی نے قریب قفس جا کر اُس لوح کا عکس ڈالا کہ جیسے ہی عکس پڑا وہ
قفس وہان سے طرف زمین کے مائل ہوا بادشاہ بیٹھا رو رہا تھا اور مرگ کا یقین ہو گیا
تھا کہ ای کریم کارساز اگر میری موت آئی ہو تو اتنی مہلت اور دے کہ مین طلسم کشا
کو دیکھ لون اور نمک حرامون سے انتقام لے لون پھر تجکو اختیار ہی مین تیرا دین قبول
کر چکا ہون یہ دعا کرتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا خلاصہ یہ کہ وہ قفس زمین پر آیا اشراق
نقلی نے کھڑکی کھولی اور سیماے بلند آواز کو قفس سے نکالا دیکھا کہ وہ زار و
قطار رو رہا ہی اور آنسو جاری ہین اشراق نقلی نے بادشاہ کو روتے دیکھ کر اپنے
دل مین کہا کہ نہ معلوم یہ رو کیون رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکو اپنے مرنے کا یقین ہو گیا ہی
اس سبب سے رو رہا ہی خیر ذرا اسکو دھمکانا چاہیے یہ خیال کر کے اشراق نقلی
نے ایک مرتبہ کہا کہ کیون ای سیماے بلند آواز کیا حالت ہی اپنے کو کس حال مین

پاتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہی اس امر کا اقرار کرو کہ مین اطاعت قشندکال سے باہر نہ ہونگا اور
مثل غلامون کے اُسکی اطاعت کرونگا اور کبھی بھولے سے بھی اپنی سلطنت کا دعویٰ نہ
کرونگا یہ مقبول ہوگا تو اسوقت جان بچتی ہی ورنہ مین تم کو قتل کرنے کو بحکم بے ستون جادو
آیا ہون قتل کرونگا اب تمھارا بچنا دشوار ہی بیکار رو رہے ہو یہ رونا تمھارا کوئی فائدہ نہ
بخشےگا ناحق کو اپنی جان کھوتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی ابھی تم کو یہان سے
لے چلونگا اور سب سے تمھاری خطا معاف کرا دونگا ورنہ ایک ہاتھ مین تمھارا کام
تمام ہی یہ جو اشراق نے کہا بادشاہ نے یہ تقریر سنکے بہ نگاہ قہر اسکی طرف دیکھا اور کہا
سر کو ہلا کر کہ کیا بکتا ہی کیونکہ زبان مین سوزن دیے ہوئے تھے زبان سے بولتے کیا
سر ہلایا اور کہا کہ تو مجکو قتل کر مین کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگا یہ سب کلام اشارہ سے
کیے بسبب سوزن کے جب اشراق نقلی نے یہ تقریر اس خیال سے کی تھی کہ اسکا
منشا معلوم ہو جائے کہ اسکو کچھ خیال اپنی رہائی کا ہی یا نہین ہی اور یہ امر اسکو منظور ہی
کہ مین اسطورسے رہا ہون کہ ان سب کی اطاعت کرون اسکو اپنی جان پیاری ہی یا
اپنا قتل ہونا منظور ہی جب دیکھا کہ اسکو اسطور سے رہائی منظور نہین ہی بلکہ قتل
ہونا منظور ہی دل سے کہا کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ اپنے قول کا پختہ ہی اور بات کا دھنی ہی
بس آگے بڑھکر زبان سے سوزن لی اور کہا کہ ای سیماے بلند آواز خبردار و ہوشیار ہو جاؤ
منم خواجہ عمرو عیار مین اشراق کی صورت بنکر تیرے رہا کرنے کو آیا ہون ای بادشاہ
آگاہ ہو کہ طلسم کشا یعنے حمزہ صاحبقران کوہ بے ستون پر تشریف لائے ہین مین
اُنکے ہمراہ آیا تھا وہ لڑ رہے ہین ساحرون سے مین بھی لڑ رہا تھا کہ یکایک مین قریب
بے ستون کے پہونچ گیا کہ اُسنے اشراق جادو کو اپنے پاس طلب کر کے
اُس سے کہا کہ تو جاکر بادشاہ سابق کو قتل کر تاکہ یہ قصہ پاک ہو مین نے اسکو عیاری
کر کے اسیر کر لیا اور اُسکی شکل بنکر یہان آیا اور اب تم اپنا حال بہت جلد بیان کرو
کہ کیون رو رہے ہو تم نے کیا خیال کیا تھا مجکو دیکھکر یہ جو خواجہ نے کہا اور اُسکی
زبان سے سوزن لی یہ سُننا تھا اور زبان کا قابو مین آنا تھا کہ اسکا چہرہ سرخ گیا

جواب دیا کہ جو کچھ اُنسے بادشاہ نے فرمایا ہوگا جس طریقہ سے قتل کرنے کو کہا ہوگا اسطور سے قتل کرینگے ہم کو کیا جب چاہین باہر تشریف لائین یہان یہ سب کہہ رہے ہین اندر جب سیماے بلند آواز اپنی نیند دور کر چکا اور ہاتھ پانوون مین طاقت آچکی اُسوقت ہاتھ جوڑکر خواجہ سے کہنے لگا کہ آپ تشریف لے چلین جہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہین مین بھی آتا ہون وہ تیغہ لے آؤن جس سے بے ستون نمک حرام قتل ہوگا بدون اُس تیغہ کے قتل نہ ہوگا اور کوئی تلوار اُسپر اثر نہ کریگی خواجہ نے جواب دیا کہ جاؤ شوق سے مگر بہت جلد آنا وہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہونگے اُسنے جواب دیا کہ مین ابھی آتا ہون آپ وہان پہونچنے نہ پائینگے کہ مین حاضر ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ بہت بہتر یہ کہکر خواجہ بھی اُٹھے کہ سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ چھت زندان خانہ کی شگافتہ ہوئی اور شگاف پیدا ہوا اسنے زمین سے خاک اُٹھا کر اپنے شانون پر کچھ اسم سحر دم کرکے ملی کہ پر پیدا ہو گئے ادھر خواجہ نے دروازہ کھولکر اور خنجر ہاتھ مین لے کر نعرہ کیا۔ نعرہ

عمرو ہون مین عیار صاحبقران	اسیرے مکر سے کانپتا ہے جہان	دو وندہ جہان گرد طرار ہون
جہانگیر عالم کا عیار ہون	اسیرا تیز رفتار ہو کر قدم	صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
اڑا دون جہان کے بھی مین ہوش کو	نہ پہونچے مری گرد پاپوش کو	تراشندہ ریش کفار ہون

زمانہ کا مکار و غدار ہون　یہ نعرہ کرکے ایک مرتبہ اُن ساحرون پر گرے دو چار کو خنجر سے ہلاک کیا دو ایک کو حقہ آتش بازی مارکر جلادیا دس پانچ کے مُنھ جھلس دیے وہ سب کے سب بیٹھے ہوئے تھے یکایک جو یہ نعرہ ہوا اور یہ آفت نازل ہوئی سب ڈر گئے اور بدحواس ہو گئے کہ یہ نعرہ کیسا ہوا اندر زندان کے تو اشراق آدم خوار برلے قتل بادشاہ سابق گیا تھا یہ عمرو وہان کہان سے آگیا یہ جو نعرہ ہوا یہ سب کے سب تو یہ فکر کر رہے تھے خواجہ نے دس پانچ کو قتل کرکے جلدی سے گلیم اوڑھ لی اُدھر سیماے بلند آواز نے زندان خانہ سے نکل کر نعرہ کیا منم شاہ طلسم منم سیماے بلند آواز اے کافران بد دغا و نمک حرامان بے حیا کے گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی تم سب کے خواجہ عمرو عیار حمزہ صاحبقران نے چھونا لگایا تم پر کیسا

حاضر کرونگا یہ فرمادیجیے کہ آپکی کیا رونمائی ہوئی ہین اُسے حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
معاملہ قرضہ پر نہین ہوتا ہی جو مین قرض کرون اُسنے جواب دیا کہ خیر جو مرضی آپ کی بڑی خوشی
آپ نے نہ فرمائی خداوند کریم کسی کو مفلس نہ کرے بالکل اُسکی وقعت نہین ہوتی ہی کوئی اُسکا
اعتبار نہین کرتا ہی خواجہ نے کہا کہ تم بیکار اسقدر تکرار کرتے ہو اور اپنے کو زحمت مین مبتلا
کرتے ہو اس امر کی کیا ضرورت ہی کہ مین اپنی اصلی صورت دکھاؤن پھر دیکھ لینا جب روپیہ
تمھارے پاس ہوگا سیماے بلند آواز نے عرض کیا میرے خواجہ سلامت میرے
حال پر رحم فرمائیے اور مجکو اپنی صورت اصلی دکھائیے جسقدر آپ فرمائینگے مین حاضر کرونگا
بلکہ کچھ نذر بھی دونگا خواجہ نے کہا کہ ہان۔ ایک صورت سے مین صورت دکھا سکتا
ہون کہ تم عند الطلب رقعہ تحریر کردو تو مین اپنی صورت دکھا دون۔ اُسنے جواب دیا کہ بسرو
چشم بس خواجہ نے کہا کہ تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ دوات و قلم کہان ہی خواجہ نے کہا کہ یہین
موجود ہی مگر اُسکی بھی اجرت دینا پڑے گی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بس خواجہ نے
دوات قلم نکالکر اور کاغذ سیماے بلند آواز کو دیا اور کہا کہ لکھو دو اُسنے عرض کیا کہ کسقدر
روپیہ ہو جواب دیا کہ جو تم کو توفیق ہو اور تم برداشت کر سکو بس سیماے بلند آواز نے
دو لاکھ روپیہ کا رقعہ تحریر کرکے عند الطلب خواجہ کے حوالے کیا اور کہا کہ یہ آپ کی رونمائی
کی بابت ہی اور جو مجکو دینا ہوگا وہ مین الگ سے دونگا خواجہ نے وہ رقعہ لے کر نذر
زنبیل کیا اور اب جو قلا کرتے ہین اور زمین پر آگے ہین تو وہ صورت بدل گئی وہی ٹھگنا سی
ڈاڑھی کھٹائی سے کان چھوٹی چھوٹی آنکھین چھ گز کا قد نیچے کا تین گز کا اوپر کا ناریل ایسا
سر کلچہ ایسے گال ٹاٹ کا کرتہ ٹاٹ کا پائجامہ پہنے ہوئے موجود تھے چونکہ سیماے بلند آواز
خواب مین خواجہ کو دیکھ چکا تھا پہلے ہی پہچان لیا بس اب جب خواجہ اپنی اصلی صورت
دکھا چکے اُسوقت سیماے بلند آواز نے سحر کیا کہ تمام قید جسم پر سے دور ہوگئی اور
ہاتھ پاؤن مین طاقت آگئی ایک مرتبہ انگڑائی لے کر اُٹھا۔ بیرون قیدخانہ سب ساحر
مع پاسبان جادو کے بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جب سے اشراق جادو اندر
گئے ہین اُسوقت سے باہر نہین آئے ہین نہ معلوم کیا کر رہے ہین پاسبان نے

ورنہ اسی قید مین تڑپ تڑپ کر مر جاتا میرا رہا ہونا غیر ممکن تھا مین آپ کا اپنی زندگی بھر احسانمند
رہونگا اور آپ کی اور حمزہ صاحبقران یعنے طلسم کشا کے بار احسان سے کبھی سبکدوش نہونگا
مین احسان فراموش نہین ہون آپ نے اور طلسم کشا نے میری جان بچائی اور مجکو رہا کیا
ورنہ میرا رہا ہونا بہت دشوار تھا لہذا مین امیدوار ہون کہ مجکو اپنی صورت اصلی بھی دکھایئے
کیونکہ مین صورت آپ کی ملاحظہ کرکے اپنے دل کا شک بالکل دفع کرون مین آپ کی
صورت خواب مین دیکھ چکا ہون اور روبرو زیبا جب تک صورت اصلی نہ دیکھون گا
اُسوقت تک مجکو شک رہیگا لہذا میری یہ آرزو پوری فرمایئے اور میری امید بر لایئے
خواجہ نے مسکرا کر اور اُسکا سر سینہ سے لگا کر فرمایا کہ اے سیماے بلند آواز یہ کوئی احسان
نہین ہے نہ کوئی صورت جان بچانے کی ہے سب کا زندہ رکھنے والا اور مردہ کرنے والا وہی خداوند
کریم ہے جسنے سب کو پیدا کیا ہے جسکے حکم سے زمین و آسمان قائم ہین دریا روان ہین ہوا چلتی
ہے سورج و چاند گردش کرتے ہین اُسی کے اختیار مین ہے مین کیا کسی کو زندہ کرونگا یا مردہ
یا حمزہ کیا قدرت رکھتا ہے کہ کسی کو زندہ کرے یا مردہ جسکی جسقدر بروز ازل زندگی معین ہوئی
ہے اُسیقدر وہ زندہ رہیگا اُس سے زیادہ ایک منٹ زندہ نہین رہ سکتا ہے بس جو اُسکی
مصلحت تھی وہ ہوا ابھی تمھاری قضا نہ تھی اور تمھارے تقدیر مین رہا ہونا مقرر تھا تم رہا
ہوئے رہا یہ امر کہ مین نے رہا کیا یا حمزہ یہان آیا اس سبب سے رہا ہوئے اس امر کے لیے
وہ کریم کارساز ایک سبب پیدا کرتا ہے اور ایک وجہ جیسا کہ تم نے سُنا ہوگا کہ حیلہ روزی
و بہانہ موت بس اُسنے یہی حیلہ نکالدیا تمھاری رہائی کا رہا یہ امر کہ تم نے جو یہ کہا کہ آپ
مجکو اپنی صورت دکھایئے تاکہ میرا شک دفع ہو تو تم نے کچھ مُنھ دکھائی و رونمائی بھی دی
ہے کہ میری صورت دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو رونمائی لاو مین اپنی صورت دکھاؤن
سیماے بلند آواز نے جواب دیا کہ اے خواجہ سلامت آپ بخوبی آگاہ ہین کہ
مین قید غضب مین مبتلا تھا میرے پاس رونمائی کے لیے روپیہ کہان سے آیا بالکل مفلس
ہو رہا ہون ہان اگر آپ اسقدر صبر فرمایئے کہ مین یہانسے نکلون اور اپنے مقامات پر
جاؤن اور اپنے ملازمون و دوستون و خیرخواہون سے ملون اُسوقت مین آپ کی رونمائی

اور اُسنے خوش ہوکر کہا کہ ای خواجہ عمرو مین آپ کا شکریہ کہان تک ادا کرون مین یہی تو خیال
کر رہا تھا کہ مجھسے خواب مین ایک مرد بزرگ نے مسلمان کرکے مجکو فرمایا تھا کہ تو رہا
ہوگا طلسم کشا کا عیار آکر تجکو رہا کرے گا تجکو لازم ہی کہ تو طلسم کشا کی شراکت کر اور کمک
کرنا مین اُسی عالم خواب مین مسلمان ہوا تھا جب سے مسلمان ہون اور آپ کی آمد کا انتظار
کر رہا تھا جب آپ اشتراق کی صورت پر شکل بناکر آئے تو میری امید قطع ہوگئی اور
مین نے خیال کیا کہ اب زندہ رہنا محال ہی یہ ضرور قتل کرے گا آہ نہ زیارت طلسم کشا
سے مشرف ہوا نہ جو جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری نہ ہوئین اور دنیا سے چلے
جب آپ نے وہ کلمہ کہے تو مین نے دل سے کہا کہ اس رہائی سے تو مرنا بہتر ہی مین نے
انکار کیا اب مین آپ سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ آپ نے بڑا احسان کیا مین عالم
خواب مین تو مسلمان ہوچکا ہون مجکو آپ بھی مسلمان فرمائیے اور خدمت طلسم کشا مین لے
چلیے خواجہ نے فرمایا کہ پہلے تم یہ تو بیان کرو کہ تم کیونکر عالم خواب مین مسلمان ہوکے تب
سیمائے بلند آواز نے خوشی خوشی اپنے دونون خواب بیان کیے تب خواجہ نے کہا کہ
ای سیمائے بلند آواز تم عالم خواب مین تو خدا پرست ہوچکے ہو تم کو اب ضرورت میرے
مسلمان کرنے کی نہین ہی یہی کافی ہی اگر تم کلمہ پڑھ لوگے تو سحر بھول جاؤگے ابھی تم کو ضرورت
نہین ہی ہان جب طلسم فتح ہوجائے گا اور دشمنون سے انتقام لے لوگے اُسوقت سحر سے
توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا بادشاہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے کل حال اول
سے آخر تک بیان کیا تھا اور خواجہ نے اُسکے چہرہ پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا تھا اور
پیشانی کو جمال اسلام سے روشن دیکھا تھا جب ہی تو بدون پوچھے اور سنے اور اُس سے
کلام کیے زبان سے سوزن لے لی تھی مگر اُسپر بھی تو ہوشیار تھے کہ اگر اسنے کچھ بھی حرکت
کی تو مین غائب ہوجاؤنگا ہر طرح سے خواجہ نے اطمینان کر لیا تھا جب تو سوزن لی
تھی خلاصہ یہ کہ سیمائے بلند آواز نے خواجہ کے قدمون پر سر رکھا اور کہا کہ میری خطا
کو معاف فرمائیے گا کہ مین نے اشتراق آپ کو خیال کرکے بہت کچھ برا بھلا کہا تھا
اور امیدوار ہون کہ جہان آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہی کہ مجکو رہا کیا گویا دوبارہ زندہ فرمایا

منحصر ہی تھا راجو بہت بڑا گورو ہی اُسکے چھونا لگا یا ایسی میخ ماری کہ تالو کے پار ہو گئی مجکو اشتراق کی شکل بنکر اور یہان آکر رہا کیا اُس نمک حرام نے تو میرے قتل کے لیے اپنے باپ اشتراق کو روانہ کیا تھا راہ مین اُسپر عیاری ہو گئی اشتراق کا دنیا سے فراق ہوا دوسرے اشتراق اُسی کے باپ نے مجکو رہا کیا وہ تو اپنی سی کر چکا تھا مگر کیا کرے تقدیر سے ہر ایک مجبور ہی چونکہ میری تو قضا نہ تھی میرے مقدر مین رہا ہونا لکھا تھا اسکی قضا تھی مین بچ گیا اور رہا ہو گیا اب وہ مارا جائیگا یہ کہکر جو سحر کیا بھلا اسکے سحر کا کون جواب دے سکتا ہی بادشاہ طلسم تھا سحر مین طاق افسون گری مین شہرہ آفاق شعبدہ بازی مین مشاق ساحرون کے فرق کا تاج تھا جہان جم کر کھڑا ہو گیا طبقہ ہلا دیے گو کہ برسون سے قید تھا زمانہ قریب پچاس برس کے ہوا سب سحر وغیرہ کم زور ہو رہا تھا پیر جالبو سے نکل گئے تھے اُسپر یہ عالم تھا کہ جدھر آنکھ کا اشارہ کر دیا اُسطرف کا طبقہ کا طبقہ اُلٹ گیا حرکت کے سبب سے طبقہ زمین کے ہل جاتے تھے زمین کو زلزلہ آجاتا تھا یہ عالم تھا بس بادشاہ طلسم نے نعرہ کر کے سحر جو کیا زندان خانہ منہدم ہو کر گرا بہت سے ساحر اُسکے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ایک تلاطم مچ گیا اول تو خواجہ کے نعرہ سے تلاطم مچا ہوا تھا دوسرے بادشاہ طلسم نے جو نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا اور سحر کیا کہ زندان خانہ گرا اور سب نے آواز سُنی پاسبان جادو نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ سیماے بلند آواز قید سے رہا ہو گئے بالاے ہوا قائم ہین بس حواس جاتے رہے دم نکل گیا اور سب ساحرون نے بھی دیکھا ہر ایک مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گیا مگر اب کیا ہوتا ہی ایک مرتبہ سب کے سب اسباب سحر اُٹھا کر چلے پاسبان نے بھی اسباب سحر اُٹھایا کہ جا کر مقابلہ کرون چونکہ سیماے بلند آواز کو تعجیل تھی اسنے دیکھا کہ یہ سب میری طرف آتے ہین اگر مین ان سے مقابلہ مین مصروف ہونگا وہان کا کام ہرج ہوگا اُس نمک حرام بے ستون کے قتل مین عرصہ ہوگا بس انکا کام تمام کر یہان تیرا ٹھہرنا بیکار ہی یہ خیال کر کے اب جو اسم سحر پڑھکر دم کرتا ہی معاذ اللہ ایک برق چمک کر جو گرتی ہی اُسنے سب ساحرون کو ایک مرتبہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا مع پاسبان جادو کے

کوئی زبان تک تو ہلا نہ سکا سحر بہ کرنا تو شئی دیگر ہے بس اُن کے مرنے کی علامت بلند ہوئی کہ
بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ جسقدر عمارت تھی وہ سب گری اور میدان ہو گیا نہ وہ ایوان تھا نہ وہ
میدان نہ وہ زندان سب صحرا تھا وہ شیر وغیرہ جو کہ برائے حفاظت بے ستون نے مقرر کیے
تھے یہ حال دیکھکر خدمت بے ستون مین خبر کرنے کو بھاگے بادشاہ طلسم نے ان سبکو
خاک سیاہ کر کے اپنی راہ لی اُدھر خواجہ نے دس پانچ ساحرونکو قتل کر کے اور گلیم اوڑھکر
چلے تھے کہ یہان سے نکل چلو اور چلکر صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو کہ مین نے
بادشاہ طلسم کو جا کر رہا کر دیا وہ آتا ہی تیغہ قتل بے ستون لے کر آپ پریشان نہ ہو جیسے
یہ اُسی طرف چلے تھے کہ جسطرف سے آئے تھے کہ یہان بادشاہ طلسم نے سب کارخانہ
سحر کر کے درہم و برہم کر دیا تھا بس خواجہ ایک صحرا مین کھڑے ہوئے تھے کہ یکایک ایک
تڑاقہ ہوا اور برق چمکی اب جو خواجہ نے دیکھا تو وہ سب عمارت جو سامنے تھی دھوان ہو کر
اُڑ گئی اور اپنے کو اُس مقام پر پایا کہ جہان پر اشراق آدم خوار کو بے ہوش کیا تھا اور ایوان
کیطرف چلے تھے بس خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے طرف میدان جنگ کے چلے جہان
صاحبقران سے اور بے ستون سے معرکہ پڑا ہوا تھا صاحبقران برابر قتل کر رہے
تھے لاش پر لاش گر رہی تھی خون کا دریا روان تھا ساحرون کے مرنے کی علامت بلند
تھی شعلہ بلند ہو رہے تھے دھوان ہر طرف اُٹھ رہا تھا برقین چمک رہین تھین آگ برس
رہی تھی تیر گر رہے تھے برف برس رہی تھی ہنگامہ دار و گیر برپا تھا بے ستون درمیان
مین کھڑا ہوا سب کو ترغیب جنگ دلا رہا تھا اور خود بھی سحر کر رہا تھا بار بار سر
اُٹھا کر چارون طرف دیکھ بھی لیتا تھا خصوصاً ایوان کی طرف اس خیال سے کہ جب
اشراق آدم خوار سیماے بلند آواز کو قتل کرے گا چونکہ وہ بادشاہ طلسم تھا اُسکے
مرنے سے تمام طلسم و مرحلہ جات کو تہلکہ ہو گا اور آثار قیامت برپا ہونگے گو قتل
ہوتے نہ دیکھا مگر یہ سب آثار دیکھکر دل خوش کر لونگا اس خیال سے دیکھتا تھا کہ
یکایک اسنے دیکھا اُس طرف کو لاکھون شعلہ بلند ہوئے اور غبار اُٹھا اور شور و غل
کی صدا آنے لگی یہ بہت دل مین خوش ہوا کہ اشراق نے بادشاہ طلسم کو قتل کر ڈالا

یہ اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی ہی یہ خوش ہونے لگا چہرہ اسکا بحال ہو گیا گو جنگ و
پیکار کا رنگ بگڑا ہوا تھا مگر اُسپر بھی یہ حال دیکھکر اسکو اسقدر خوشی ہوئی کہ فرط خوشی
سے پھولون نہ سماتا تھا کہ یکایک اسکے سامنے سیکڑون لاشین آکر دھما دھم گرنے لگین
اسنے دل مین کہا کہ یہ کیا آفت نازل ہوئی یہ لاشین کہان سے آئین انکو کس نے قتل
کیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُن ساحرون کو پایا جو کہ برائے پاسبانی بادشاہ طلسم کے
مقرر تھے اور دیکھا کہ پاسبان جادو کی بھی لاش اُن لاشون مین ہی یہ دیکھکر بے ستون
کے حواس جاتے رہے اور حیران ہوا کہ انکو کس نے قتل کیا یہ حیران حیران دیکھ رہا تھا اور
پریشان ہو رہا تھا کہ یکایک اُن سب لاشون سے ایک شعلہ پیدا ہوا اُسی مقام پر
جلکر خاک سیاہ ہو گئین بے ستون جادو مثل طائر گم کردہ آشیان کے ساکت کھڑا
ہوا تماشہ دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیا ماجرا ہی ان سب ساحرون کو کس نے قتل کیا
اشراق باغی ہو گیا اُسنے ان سب کو قتل کرکے شاہ طلسم کو رہا کر دیا اب لڑائی و
پیکار بھول گیا اُدھر صاحبقران اسم اعظم ورد زبان فرماتے ہوئے ساحرون کو قتل
کرتے ہوئے بے ستون کی طرف چلے آتے ہین اس مقام پر ہزارون ساحر تیل
باش ہو رہے ہین مثل پروانہ کے شمع شمشیر پر جل جل کر خاک ہو رہے ہین عجب عالم
ہی عجب وقت ہی ساحر تو یہ چاہتے ہین کہ طلسم کشا بے ستون کے قریب پہونچے
صاحبقران برابر قدم بڑھاتے ہوئے چلے جاتے ہین پیچھے قدم نہین ہٹاتا ہی جہان
پر مجمع زیادہ پایا جم کر جو دو ہاتھ لگائے سب مجمع صاف ہو گیا آگے قدم بڑھایا جب تک
یہ لاشین نہین آئین تھین اُسوقت تک تو بے ستون ہر ایک کو ترغیب جنگ
دے رہا تھا جب سے لاشین آئی ہین اُسوقت سے یہ ششدر و پریشان ہی
کہ یہ کیا سامان ہی سب بھولا ہوا ہی اپنے تن بدن کی خبر نہین ہی کہ اُن لاشونکی
راکھ سے ایک طائر ہفت سر پیدا ہوا اور بلند ہو کر دہ یون گویا ہوا کہ ای ساکنان
کوہ بے ستون و ای تابعان بے ستون جادو و ای بے ستون جادو آگاہ ہو
کہ ہم سب کو بادشاہ طلسم نے قتل کیا اور وہ رہا ہو گیا ہی ہوشیار و خبردار ہو جاؤ

اُسکے رہا ہوتے ہی ایک اشارہ کہ ابرو مین یہ آفت برپا کردی کہ ہم جلکر خاک ہو گئے تمام
عمارت و مکان سب برباد ہو گئے اُس مقام پر ویرانہ ہو گیا مین آگاہ کرتا ہون کہ یہ
بے ستون مارا جائیگا کوہ بے ستون برباد ہوگا بادشاہ طلسم طلسم کشا کا شریک
ہو کر لوح کا پتہ دیگا طلسم کشا لوح کو حاصل کر کے طلسم کو فتح کریگا جو شریک طلسم
کشا ہوگا وہ عزت پائیگا جو مخالفت کریگا وہ ذلیل و خوار ہوگا مارا جائیگا
طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کر کے بادشاہ طلسم کو رہا کیا اشراق آدم خوار
کو راہ سے پکڑ لیا اور خود اُسکی صورت بنکر گیا جو اشیا بے ستون نے اشراق کو
وہان تک جانے کے لیے دیے تھے اور نشانیان دین تھین وہ سب حاصل کر کے وہان
پہونچکر بادشاہ طلسم کو رہا کیا وہ اب آتا ہی یہ کہکر وہ طائر ایک سمت کو اُڑ گیا
اس بیان کا سننا تھا کہ بے ستون نے زانو پر ہاتھ مارا کف افسوس ملنے لگا
تمام بدن مین یہ خبر سنکے رعشہ پڑ گیا اپنی موت کا یقین ہو گیا مگر ایسا سیاہ قلب ہو
جو سردار واقعہ دیکھکر اُسکے قریب آ گئے تھے اور سب نے یہ خبر سُنی تھی اُنپر کیا
منحصر ہی جسقدر ساکنان طلسم تھے اور جسقدر اُس کوہ پر ساحر تھے کو جنگ و پیکار مین
مصروف تھے مگر یہ خبر سب نے سُنی اور سب پریشان ہوئے اُدھر بے ستون نے
اُن سردارون سے کہا کہ چاہے قتل کیا جاؤن کوہ بے ستون برباد ہو بلا سے ہو
مگر مین طلسم کشا کی اطاعت ہرگز ہرگز نہ کرونگا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہ محافظ و دربان جو
کہ قتل ہونے سے باقی رہے تھے مثل محافظ جادو و اژدر جادو و ببران جادو کے
حیران و پریشان خائف و ترسان مثل بید لرزان سانس پھولی ہوئی دم چڑھا ہوئی
چاک گریبان آکر پہونچے اور بے ستون کو دیکھکر پکارے کہ ای بادشاہ غضب
ہو گیا آپ نے بڑا دھوکا کھایا وہ اشراق آدم خوار نہ تھا جسکو آپ نے
سب اسباب جو کہ قتل بادشاہ طلسم کے لیے درکار تھے دیکر اور سب
باتین بتا کر برائے قتل بادشاہ طلسم روان کیا تھا وہ عیار طلسم کشا خواجہ عمرو
تھا اُسنے سب مرحلہ طے کر کے بادشاہ طلسم کو رہا کیا بادشاہ طلسم نے پاسبان جادو

کو مع اُسکے ہمراہیون کے قتل کیا ہم اپنی اپنی جان لے کر اور بچا کر یہ خبر پا کر بھاگے یہان آ کر
یہ معرکہ دیکھا کہ آپ سے معرکہ پڑا ہوا ہی اے بادشاہ اب کیا ہوگا بے ستون نے
اُنکی طرف بنگاہ یاس دیکھ کر کہا کہ کیا بیان کرون اچھا جو ہونا تھا وہ ہوا مین تم سب سے
کہتا ہون کہ طلسم کشا یکہ و تنہا ہی سب جان لڑا کر اتنے عرصہ مین قتل کر لو کہ بادشاہ طلسم
نہ آنے پائے اُسکے آنے تک اس قصہ کو پاک کر دو اگر وہ آگیا تو آفت برپا کر دیگا گو
بالکل بے دست و پا ہوگا مگر اُسپر بھی اُسکے سحر کا کوئی جواب نہ دے سکیگا اُن سب نے
کہا کہ بہت خوب اب تو سب ساحر جو کہ آئے تھے کل حال دریافت کر کے لڑائی مین
مصروف ہوئے اور وہ جو کہ وہان موجود تھے وہ بھی لڑنے لگے جان دے دیکر بے ستون
نے جواب پلٹ کر دیکھا تو طلسم کشا کو اپنے سے بہت چرب پایا اور ہزارون لاشون کا
انبار دیکھا بہت افسوس کیا اب سوائے مقابلہ کرنے کے کیا چارہ ہی خود بھی سحر
کرنے لگا خلاصہ یہ کہ صاحبقران اکیلے ساحرون کو قتل کر رہے تھے و برکت اسم اعظم
سحر سے محفوظ ہین نوبت یہ ہی کہ تمام کپڑے خون آلود ہین شررا اُڑ کر چھینٹون سے
چل رہے ہین قبضہ ہاتھ مین کہنہ بیٹھا ہی خود بھی پانچ چار زخم کھائے ہین تھک گئے
ہین مگر ہاتھ چلے جاتے ہین قدم بڑھے جاتے ہین کبھی لب پر اسم اعظم ہی کبھی دعا ہی
کہ تو ہی مدد کرنے والا ہی تو ہی رحم کرنے والا ہی تو ہی اس بلا سے بلکہ ہر بلا سے نجات
دینے والا ہی تو ہی اس جنگ و پیکار کو فتح کرنے والا ہی یہ کیا مجمع ہی اگر کروڑون کا مجمع
ہو اور تیری کمک و مدد شامل حال ہو تو ایک دم مین سب بھاگ جائین بقول شاعر
شعر اگر تو نہ یہ قوت و زور دے + تو پھر رستمی کوئی کیا کر سکے + اے مالک میرے اے
مدد کرنے والے یہ وقت مدد ہی اسقدر مجھ مین قوت و طاقت عطا فرما کہ مین ان
سب کو بھگا دون اور تیرے فضل و کرم سے کوہ بے ستون کو فتح کرون مین یکہ
تنہا ہون یہ ہزارون ہین خلاصہ یہ کہ صاحبقران کی یہ دعا ہوتی تھی اور ہر مرتب
قدم بڑھتا تھا کیونکہ فضل خدا شامل حال زخندہ مال تھا صاحبقران تو لڑ رہے
تھے کہ خواجہ عمرو و بادشاہ طلسم کو رہا کر کے جو وہان سے چلے تھے تو میدان آ کر

اُسوقت پہونچے کہ جب بے ستون کو سب حالات سے خبر ہو چلی ہی اور وہ اپنے لشکر کو
ترغیب لڑنے کی دے کر خود مصروف جنگ ہوا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ بے ستون جادو
وہ وجہ کمال کے سحر کر رہا ہی مگر ایک سحر بھی بے ستون کا صاحبقران پر اثر نہین کرتا ہی
نہ دیگر ساحرونکا مگر صاحبقران پر ساحرون کا مجمع ہی اور صاحبقران قتل کر رہے ہین یہ
واقعہ جو خواجہ عمرو نے دیکھا دل مین کہا کہ اب وقت پوشیدہ رہنے کا نہین ہی اپنے کو
ظاہر کرو اور حمزہ کو رہائی بادشاہ طلسم سے آگاہ کرو اور کہدو کہ پریشان نہ ہو لڑے جاؤ
بادشاہ طلسم کو مین نے رہا کیا اُسنے تمھاری اطاعت کی وہ تیغہ لینے کو گیا ہی کہ جس سے
بے ستون قتل ہوگا بدون اُس تلوار کے آئے بے ستون نہ قتل ہوگا یہ دل مین سوچکر
ساحرون کو نا لکھتے پھاندتے لاشونپر پاؤن رکھتے اور انکو کچلتے ہوئے قتل کرتے قریب
صاحبقران پہونچے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کہ میرا پاؤن
کس نے پکڑا آپ گلیم تو اوڑھے تھے صاحبقران کو نہ دکھائی دیے جب کچھ نظر آیا تو
صاحبقران پھر لڑنے لگے کہ آپ نے ابکی مرتبہ زور سے پاؤن کو دبایا اور چٹکی لی
صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا فرمایا کہ واہ کیا خوب کشتی پہ مچھر کاٹتے
آئے یہان بھی ساتھ نہ چھوڑا کہ یہان تو ساتھ چھوڑتے مین تو لڑ رہا ہون وہ میرے
پاؤن مین کاٹ رہے ہین کہ انکو تاب باقی نرہی دوسرے اپنے کو ظاہر کرنا تھا
ایک مرتبہ قہقہہ مار کر ہنسے اور گلیم اُتار لی اور کہا کہ اے حمزہ مچھر کیسے مین ہون
تمھارا خادم و جان نثار عمرو عیار کشتی مین بھی مین ہی نے تم کو ستایا تھا اور یہان
بھی شاباش و مرحبا لڑے جاؤ موقع نہین کہ مین تم سے کل حال بیان کرون مگر اتنا
کہے دیتا ہون کہ پریشان نہ ہو مین نے عیاری کر کے بادشاہ طلسم کو رہا کر دیا ہی وہ
شریک ہو گیا ہی تلوار بے ستون کے قتل کرنے کے لینے کو گیا ہی آتا ہوگا تیغہ
لے کر اتنی دیر تامل کرو کہ وہ آجائے اور تم کو تلوار دے صاحبقران نے جو
خواجہ عمرو اپنے یار وفادار و جان نثار و عاشق زار کو دیکھا مثل گل شگفتہ ہو گئے
چہرہ بحال ہو گیا سرخی آگئی دل قوی ہو گیا کچھ جواب نہ دیا لڑنے لگے خواجہ

بھی اب بظاہر معروف جنگ ہوئے عقب پشت صاحبقران لڑ رہے ہین مگر اسپطور
گئے کہ کسی کے سر پر سوار ہوئے اُسنے سر ہلایا اُنھون نے خنجر مار کر اُسکا کام تمام کیا
جب وہ گرنے لگا دوسرے کے شانہ پر بیٹھے مثل ببر کے اُسکو جو بوجھ معلوم ہوا
وہ پلٹا اُسکا پلٹنا تھا کہ سر تن پر نہ تھا کسی کے لپٹ کر خنجر مارا کہ شکم چاک قصہ
پاک جہان پر مجمع دیکھا لوٹ لگائی برابر سر قلم کرتے ہوئے چلے گئے اسطور سے لڑ رہے
ہین یہین جب دیکھا خواجہ نے جہان پر صاحبقران لڑ رہے ہین وہان زیادہ مجمع ہے
جھپٹ کر پہونچے حقہ آتش بازی مار کر اُس مجمع کو درہم و برہم کر دیا خلاصہ یہ کہ
اسپطور سے ہزارون ساحرون کو قتل کیا انجام کار ایک مقام پر جبکہ بے ستون
سے تھوڑا فاصلہ رہ گیا اور بے ستون نے پکار کر کہا کہ تم کیسے مرد ہو اور کیسے ساحر
ہو کہ ایک غیر ساحر یکہ و تنہا تم سب کو قتل کر کے میرے پاس چلا آتا ہے تم سے روکا
نہین جاتا ہے سبکی ناک کاٹے ڈالتا ہے کیسے مرد ہو یہ جو پکار کر کہا سب کو غیرت آگئی
اور ایک مرتبہ کل سرداروں و کل اہل لشکر نے حملہ کیا اور چارون طرف سے گھیر لیا
اور غل ہونے لگا کہ مار لو جانے نہ دو آگے قدم بڑھانے نہ دو چارون طرف سے وار
ہونے لگے صاحبقران پر اسقدر مجمع ہوا کہ ہوا کا گذر محال تھا قدم اُٹھانا محال تھا
صاحبقران نے یہ مجمع دیکھا اور خواجہ نے پریشان ہو کر دونون ہاتھون سے
پیاپے وار کر رہے تھے ساحر مر مر گر رہے تھے ایک حشر و نشر برپا تھا صدائے
ہائے ہوے دلیران سے میدان جنگ گونج رہا تھا ساحرون کے مرنے کی
علامت بلند تھی شعلہ نکل رہے تھے آگ برس رہی تھی پیر غل مچا رہے تھے پنسول
ترسول و نارنج و ترنج اُچھل رہے تھے برقین چمک رہین تھین صاحبقران نے
جو کفار کا مجمع بہت دیکھا اور دیکھا کہ چشم زدن کی مہلت نہین ہے جلدی جلدی
اسم اعظم ورد زبان فرما رہے تھے اور ہاتھ برابر چل رہے تھے خواجہ بھی لڑ رہے
تھے یہ عالم جو صاحبقران و عمرو نے دیکھا کہ کسی طور سے مجمع کفار کا کم نہین ہوتا
ہے اور بڑھتا جاتا ہے دست بدعا ہوئے اور یون دعا کرنے لگے کہ اے کریم کارساز

واکو رب بے نیاز رحم فرما کمک کر کہ مین اس بلا سے نجات پاؤن اپنے فضل و کرم سے
اس لڑائی کو فتح کر اس کفار کے مجمع کو کم کر یہ وقت مدد ہی اور کمک ہی صاحبقران نے
جو یون دعا کی درگاہ خدا مین تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا کیونکہ در آسمان وا تھے فوراً
دعا قبول ہوئی دریاے رحمت الٰہی جوش زن ہوا بس یہ منظور خدا ہوا کہ اب لڑائی فتح
ہو جائے یہان یہ مجمع تھا اور اس کشاکش مین صاحبقران و خواجہ عمرو پھنسے ہوئے
تھے اور لڑ رہے تھے اُدھر جو بادشاہ طلسم خواجہ عمرو سے تیغہ لینے کو کہکر گیا تھا اُس مقام
پر پہونچا کہ جہان تیغہ رکھا ہوا تھا وہان پہونچا آواز دی کہ صمصام جادو خبردار ہو جا
مین آ پہونچا رہا ہو کر اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو میری خدمت مین ہاتھ باندھکر حاضر ہو
اور تیغہ میرے حوالے کر اور آگاہ ہو کہ مین ہون بادشاہ طلسم سیماے بلند آواز یہ جو
نعرہ کیا صمصام جادو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا نعرہ کی صدا سُنکے ہوشیار ہوا اُسنے
اپنے خادم سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کسی تدبیر سے بادشاہ طلسم رہا ہو گیا اور وہ
تیغہ لینے کو آیا ہی اب مین کیا کرون اگر مقابلہ کرتا ہون تو مین اُسکے مقابلہ کی طاقت
نہین رکھتا ہون اور اگر اطاعت کرتا ہون تو بے ستون کا دشمن ہوتا ہون خادم نے
کہا کہ پھر کیا تدبیر فرمایئے گا صمصام نے جواب دیا کہ سواے اس تدبیر کے کہ تیغہ لے کر
یہان سے بھاگ کر بے ستون کے پاس چلا جاؤن اُسنے کہا کہ پھر عرصہ کس کام کا ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ صمصام جادو نے تیغہ صندوق سے نکالا اور اُسکو لے کر چاہا کہ
اُڑ کر جاؤن کہ سیماے بلند آواز نے تھوڑے عرصہ تک انتظار کیا کہ اب صمصام
تلوار لے کر باہر آتا ہی جب وہ نہ آیا اُسنے سمجھ گیا کہ دیوار مکان کی گری بادشاہ نے
دیکھا کہ صمصام تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہوا ہی بھاگنے کا قصد رکھتا ہی ڈانٹا کہ
او مکار کہان جاتا ہی مین آ پہونچا مین تو انتظار کر رہا تھا کہ یہ نمک حرام اب حاضر
ہوتا ہی اور جب حاضر ہوتا ہی یہان اُسنے بھاگنے کی فکر کی تھی کہان جائے گا میرے
ہاتھ سے یہ کہکر سحر جو کیا تو ایک برق چمک کر گری صمصام بھاگنے کی فکر مین تھا
کہ بادشاہ نے صدا سُنی مُنھ پھیر کر جو دیکھا تو سامنے کھڑا پایا بہت گھبرایا کہ اب

تیغہ کا عکس بے ستون پر ڈالیے وہ سحر بھول جائے گا زمین پر گرے گا آپ قتل فرمائیے گا
ایسا ہی صاحبقران نے کیا جیسے ہی بے ستون زمین پر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ
اب بھی خبردار ہوجا اور میری اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر بے ستون نے اُس
حالت مین بھی ایک کلمہ درشت بشان خداوند کریم مین اپنی زبان پر جاری کیا بس
صاحبقران کو غصہ آگیا ایک ہاتھ رسید کیا کہ بیاض گردن پر وہ تیغہ پڑا سر تن سے
اُڑکر دور جاکر گرا بے ستون کے سر کا قلم ہونا تھا اور تن کا خاک پر گرنا تھا کہ یکایک
زلزلہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ دھوان ہوکر اُڑنے لگا اور جا بجا سے شق ہونے لگا عمارت
گرنے لگی آگ برسنے لگی برف باری ہونے لگی خاک اُڑنے لگی شعلہ نکلنے لگے پتھر گرنے
لگے ہوا تیز و تند چلنے لگی آندھیان سیاہ اُٹھنے لگین تمام زمانہ تیرہ و تار ہوگیا جسقدر
ساحر بالائے ہوا اُڑ رہے تھے وہ تو بچے باقی سب فنا ہوگئے بادشاہ طلسم نے
جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ بلند ہوا اور ایک پنجہ مین خواجہ کو لیا اور ایک پنجہ مین
مع مرکب کے صاحبقران کو اُٹھا لیا اور ابرو سے اشارہ کیا کہ وہ تاریکی ہر طرف
ہوئی روشنی ہونے لگی یہان زیر کوہ حکیم اسقلینوس و شیاطین مع کل لشکر کے آمادہ
کھڑے ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ بے ستون مارا جائے کوہ برباد ہو
تو ہم بھی جاکر صاحبقران کے شریک ہون یکایک سب نے دیکھا کہ یا تو وہ کوہ
ہوا پر قائم تھا اور صدائے ہائے ہوئے آرہی تھی یا ایک مرتبہ وہ کوہ کانپا اور
شق ہوا اُس سے شعلے پیدا ہوئے اور ساحرون کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی اور
دھوان ہوکر اُڑنے لگا بیرون کے شور و غل کی صدا آنے لگی حکیم اسقلینوس نے یہ
رنگ دیکھ کر کہا کہ سب ہوشیار ہوجاؤ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا
اب کوئی دم مین صاحبقران کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہین یہی حکیم
اسقلینوس کہہ رہے تھے خود بھی خوش ہو رہے تھے اور سب اہل لشکر بھی کہ یکایک
روشنی ہوئی اور آواز آئی کشتی کہ نام من بے ستون جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا صاحبقران و خواجہ عمرو نے بھی سُنی اور سب تاریکی

کے قریب نہ پہونچ سکتے تھے بادشاہ طلسم کے سحر کے سبب سے یہ لوگ اپنی جان دے رہے ہین مگر اب ممکن نہین ہوتا ہے کہ طلسم کشا کو روک سکین خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دم بھر مین سبکو قتل کر کے ڈالدیا اب بخوبی میدان صاف ہوگیا کہ صاحبقران بھی مع تیغہ کے قریب بے ستون پہونچ گئے نعرہ فرمایا کہ او بے ستون جادو خبردار ہو جا مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا ہون اسی مین خیریت ہے کہ ہاتھ رومال سے باندھکر حاضر ہو اور اہل اسلام کا شریک ہو اور کفر پرستی ترک کر ورنہ تیری زندگی محال ہے میری اطاعت کر بے ستون نے دیکھا کہ سر پر قضا موجود ہے بادشاہ نے آکر تمام مجمع کو درہم و برہم کر دیا طلسم کشا میرے قریب آگیا اب بچنا محال ہے تو بھی اپنے دل کی حسرت نکال لے صاحبقران کی تقریر کا کچھ جواب تو نہین دیا مگر پلٹ کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ آہنی جلدی سے نکال کر اُسپر اسم سحر دم کر کے اور خون کے ٹھینگے دے کر آسمان پر مارا کہ ایک برق چمک کر چلی سر پر صاحبقران کے جیسے قریب پہونچی غائب ہوگئی اُسکا غائب ہونا تھا کہ تاریکی چھا گئی بالکل اندھیرا ہوگیا بے ستون نے پکار کر کہا کہ ای خیر خواہان من مین نے سحر کر کے اندھیرا کر دیا مین بھی جاتا ہون تم بھی بھاگ جاؤ یہ کہکر پر پرواز پیدا کر کے اُڑ کر چلا اُسکے اس صدا سے جسقدر اُسکے ملازم اُس مقام پر تھے سب کے سب بھاگے بادشاہ طلسم نے جو تاریکی دیکھی اور یہ صدا بے ستون کی سُنی فوراً سحر کیا کہ آفتاب پیدا ہوا وہ تاریکی برطرف ہوگئی روشنی ہوئی صاحبقران و خواجہ و بادشاہ طلسم نے دیکھا کہ ہزارون ساحر مثل زاغ و زغن کے ہوا پر اُڑتے ہوئے بھاگے جاتے ہین اور ایک طرف بے ستون جادو بھاگا بھاگ چلا جاتا ہے بس بادشاہ طلسم نے سحر کیا کہ اُن سب کے آگے ایک دیوار آہنی حائل ہوگئی آگے نہ جا سکے بے ستون نے جو دیوار کو حائل پایا قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر صاحبقران نے جو بے ستون کو ہوا پر قائم دیکھا تیغہ کو علم کر کے چمکایا چونکہ بے ستون بہت بلند نہ تھا اُسکا جو عکس پڑا بے ستون کو سحر فراموش ہوا وہانسے چلا کیونکہ پیندیر بادشاہ طلسم نے بتادی تھی کہ یا صاحبقران مین نے سحر کر کے دیوار حائل کی ہے آپ

زمین پر پڑا بر صاحبقران کے اُترا جھُک کر صاحبقران کو سلام کیا خواجہ نے جو بادشاہ طلسم کو دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ مبارک ہو بادشاہ طلسم تیغہ لے کر آگئے ملاحظ فرمایئے یہ سامنے کھڑے ہوئے سلام کر رہے ہین صاحبقران مصروف جنگ تھے خواجہ کے کہنے سے پلٹ کر دیکھا ملاحظہ کیا کہ ایک مرد بزرگ تاج سر پر رکھے ہوئے قبائے مُقلم کار زیب تن کیے ہوئے آلات حرب وضرب سے آراستہ اسباب سحر ہاتھو مین لیے ہوئے سامنے کھڑا ہے جیسے ہی صاحبقران نے اُدھر دیکھا اُسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا وہ دوڑ کر قدمون پر گرا بادشاہ طلسم نے آکر سحر جو کیا تو وہ مجمع کم ہوا اور سب متفرق ہو گئے اسقدر مہلت ملی کہ صاحبقران کو اُسنے سلام کیا اور قدم پر گرا صاحبقران نے اُسکے سر کو گلے سے لگایا فرمایا کہ شاباش و مرحبا اُسنے پھر سلام کر کے وہ تیغہ نظر دیا کہ جو کہ براے قتل بے ستون لایا تھا اور عرض کیا کہ اب آپ اس تیغہ کو لے کر تشریف لیجایئن مین ان کافرون سے سمجھ لونگا یہ اب کیا کر سکتے ہین آپ کے اقبال سے آپ کے غلام کا بس صاحبقران نے وہ تیغہ اُسکے ہاتھ سے لیکر علم کیا اب جو وہ تیغہ بلند ہوا اور اُسکے جو عکس ساحرون پر پڑا سب سحر کرنا بھول گئے کیونکہ بانیان طلسم نے یہ خاصیت اُس تیغہ مین رکھی تھی کہ اگر کافرون کے مقابلہ مین یہ تیغہ بلند کیا جائے اور اُسکا عکس اُن پر پڑے تو ساحر کفار سحر فراموش کر جائے اور مطیع اسلام کو سحر فراموش نہ ہوا ایسا ہی ہوا کہ جب صاحبقران نے تیغہ بادشاہ طلسم سے لیکر علم کیا سب ساحران کفار کو سحر فراموش ہوا اُدھر بادشاہ طلسم نے سنبھل کر جو سحر کیا ایک ہی مرتبہ کے حملہ مین ہزارون سر اُڑ گئے اور تن خاک پر لوٹنے لگے اُدھر صاحبقران نے تیغہ پا کر بے ستون کیطرف رُخ کیا جو سامنے آگیا اُسکو بھی وار مین قلم کیا خلاصہ یہ کہ بادشاہ طلسم نے دو ہی حملو نمین اسقدر ساحر قتل کیے کہ میدان صاف ہو گیا اور راستہ ہوا کہ صاحبقران بے ستون کے پاس پہونچکر بے ستون کو قتل کرین بے ستون نے جو یہ حال دیکھا اپنے ملازمون و اہل لشکر و سرداروں کو پکارنے لگا کہ یہی وقت کمک اور مدد ہے بے ستون کے پکارنے سے سب مجمع کر کے چلے تھے مگر اب کسی کا کچھ زور نہ چلتا تھا اور صاحبقران

کیا کرون ملک الموت سر پر موجود ہو گیا حیران و پریشان کھڑا تھا اور فکر کر رہا تھا کہ اطاعت کر لون کہ برق چمک کر گری اسنے سپر سحر کو اٹھایا مگر وہ برق کب رکتی ہی گرتے ہی اسکے سر سے گذر کر زمین مین غرق ہو گئی صمصام کے دو پرکالے ہوئے جو چیزین اسکے سحر کی تھین سب برباد ہو گئین بادشاہ طلسم نے بڑھکر تیغہ اٹھا لیا اور پرواز کر کے طرف میدان جنگ کے جہان کہ صاحبقران لڑ رہے تھے روانہ ہوا ادھرسے یہ چلا ادھرسے صمصام کی لاش خود بخود اڑ کر چلی وہ چند لازم جو تھے یہ واقعہ دیکھکر بھاگے تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک برق چمک کر گری وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے بے ستون جادو وہان لڑ رہا تھا اور سحر کر رہا تھا کہ صمصام کی لاش دھم سے جا کر اسکے پاس گری بے ستون نے جو دیکھا تو صمصام محافظ تیغہ سحر کش کو کشتہ پایا اب تو اسکو اپنی موت کا یقین ہوا وہ لاشہ جلا ایک طائر اسکے سر سے پیدا ہوا اسنے بھی بربادی طلسم و کوہ بے ستون کی خبر دی اور کہا کہ بادشاہ طلسم نے جا کر صمصام جادو کو قتل کیا اور تیغہ پر قبضہ کیا اب وہ آتا ہی یہ کہکر وہ طائر اڑ کر چلا گیا اسکا جانا تھا اور یہ خبر دینا تھا کہ بے ستون کا چہرہ زرد ہو گیا ہاتھ مین رعشہ پڑ گیا سکتہ کی نوبت ہو گئی مثل تصویر کے ساکت ہو کر رہ گیا مگر یہ عالم ہی اہل لشکر کو ترغیب دے رہا ہی اور اب تو خود بھی جان دے دے کر لڑ رہا ہی کہ یکایک آسمان پر نعرہ ہوا کہ نمک حرامون خبردار و ہوشیار ہو جاؤ مین آ پہونچا منم سیماے بلند آواز بادشاہ طلسم کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی او بے ستون جادو اپنے بچانے کی تدبیر کر مین تیغہ لے کر آیا ہون بادشاہ طلسم نے یہان آ کر بڑا مجمع پایا اور خواجہ عمرو و حمزہ صاحبقران کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین چونکہ یہ صاحبقران کو خواب مین بھی دیکھ چکا تھا دوسرے ان کتابون مین بھی دیکھ چکا تھا جنمین کیفیت فتح طلسم تحریر تھی پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا اور کفارون کا مجمع ان دونون بزرگوارون پر دیکھ کر بالاے ہوا سے سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر مجمع تھا سب درہم و برہم ہو گیا ہزارون ساحر ہلاک ہوئے وہ مجمع کم ہوا بادشاہ طلسم ہوا پر سے

وغیرہ برطرف ہوئی صاحبقران نے جب وہ تاریکی برطرف ہوئی دیکھا کہ ہزاروں ساحر مرے
پڑے ہین نہ وہ پہاڑ ہے نہ وہ عمارت نہ وہ سب ساحر ہین ہزاروں تو مرے پڑے ہین
اور ہزاروں بالائے ہوا اڑ رہے ہین اور حکیم اسقلینوس وشیاطین مع لشکر کے کھڑے ہوئے
ہین یہ دیکھ صاحبقران بہت خوش ہوئے اُدھر حکیمون نے جو خواجہ وصاحبقران کو
دیکھا اور دیکھا کہ ایک تاجدار بھی انکے عقب پشت کھڑا ہوا ہے خوش ہو گئے دونون حکیم مع
سرداروں کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے اور مجرا بجالائے اور عرض کیا کہ فتح کوہ و
قتل بے ستون مبارک ہو تقریر ہو رہی تھی اور وہ ساحر جو اڑ کر بھاگے تھے انھون نے
جو دیوار حائل پائی اور بے ستون کے مرنے کی صدا سُنی بس سب کے جی چھوٹ گئے اور
باہم کہنے لگے کہ بھاگ کے جانے سے لوپھا صل نہین چل کر لڑو اور جان دو بس سب کے سب
پلٹ پڑے آتے ہی زمین پر دیکھا کہ کوہ وغیرہ برباد ہوا ہے اور لاشہ ہمارے مالک کا پڑا ہوا ہے
نہ عمارت ہے نہ وہ میدان ہے سامنے طلسم کشا تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہے اور بادشاہ
طلسم و خواجہ عمرو و عقب حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین مع لشکر کے کھڑے ہین بس
یہ ساحر یہ واقعہ دیکھ کر ایک مرتبہ حربہ ہائے سحر سنبھالکر دوبارا صاحبقران پر حملہ آور
ہوئے ادھر سے صاحبقران تلوار علم کر کے چلے اور خواجہ اور حکیم مع لشکر کا فرون سے
مل گئے تلوار چلنے لگی اب بادشاہ طلسم نے تلاطم ڈالدیا ہے جب کچھ کہکر دو ہتڑ
ہوئی سیکڑون غرق ہو گئے جب یہ کہکر اشارہ ابرو کا کیا برق گری ہزاروں جلکر خاک سیاہ
ادھر بادشاہ طلسم نے ہزاروں کو قتل کیا اُدھر صاحبقران نے ادھر لشکر اسلام نے بس
لشکر بے سردار کہانتک لڑے سب کے پاؤن اکھڑ گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے
ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا وزیر بے ستون نے جو یہ رنگ دیکھا سب سرداران
کو جمع کر کے اور یہ صلاح کر کے کہ اب بھاگنے سے کیا حاصل سردار ہمارا مارا جا چکا اس سے
بہتر یہ ہے کہ اطاعت کر لو سب نے کہا کہ جو آپ کی رائے بس سب نے برگ کاہ اٹھا کر
منھ مین دبائی اور پکار کر کہا کہ دوہائی ہے طلسم کشا کی ہم امن طلب کرتے ہین اور اطاعت
کرتے ہین یہ صدا سُنکے صاحبقران نے ہاتھ روک لیا اور سب اہل لشکر کو منع فرمایا کہ اب

نہ قتل کروا اور بادشاہ طلسم و حکیمون کو بھی مخالفت کی بس سب نے بموجب حکم صاحبقران ہاتھ روک لیا بس وزیر بے ستون فلک شکوہ نامی سب سرداروں اور اہل لشکر کو لے کر طرف صاحبقران کے چلا انمین جو سیاہ قلب تھے انھون نے کہا کہ ہم تو اطاعت کرینگے نہ دین اسلام قبول کرینگے ہم تو جاتے ہین مرخ مردار خوار و ضر غام مردار خوار کو خبر کرتے ہین کہ تم بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو طلسم کشا نے آکر تمھارے ملک کے مختار بے ستون کو قتل کیا کوہ بے ستون برباد ہو گیا جلد جا کر اپنے آقا کے خون کا عیوض طلسم کشا سے لو وہ دونون فوراً مع لشکر مردار خوارون کے آکر طلسم کشا سے لڑینگے اور طلسم کشا کو قتل کرینگے وہ چند سیاہ قلب تو ادھر کو چلے کہ مردار خواروں ... بر کرین وزیر بے ستون فلک شکوہ جادو جو سردار قتل ہونے اور زخمی ہونے سے باقی رہ گئے تھے اور اہل لشکر ان سبکو لے کر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہماری خطا کو معاف فرمایئے ہمارا بادشاہ آپ سے مقابلہ کر رہا تھا ہم بھی اسکے شریک تھے کیونکہ شراکت نہ کرتے تو نمک حرام ... وہ مارا گیا اب ہم بے دست و پا ہین ہم پر رحم فرمایئے اور ترس کھایئے ... صاحبقران نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کرو تو امان پاؤگے سب نے عرض کیا ... بہتر اور بہت خوب ہم حاضر ہین یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ اٹھو ... قصد کیا کہ اب فرودگاہ کو واپس چلین ادھر خواجہ عمرو نے تمام کافرون کی ... سون کو لوٹ لیا سب کو برہنہ کر دیا اسیطور سے جو چند خدا پرست مارے گئے تھے انکو بھی لوٹا مگر برہنہ نہین کیا تمام اہل اسلام و خواجہ عمرو نے خزانہ و مال و اسباب بے ستون لوٹ لیا خواجہ سب لوٹ مار کر کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مراجعت کا قصد کیا تھا کہ بادشاہ طلسم نے آکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور فرودگاہ پر تشریف لے جایئن یہ غلام حاضر ہوتا ہے بدون غلام کے آئے اور غلام کی رائے لیے کسی طرف کا قصد نہ فرمایئے گا مین ابھی حاضر ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ کہان جاؤگے عرض کیا کہ ایک ضرورت سے آپ بارگاہ تک پہونچنے نہ پایئے گا کہ غلام حاضر ہو جایئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو بس بادشاہ طلسم

ایک طرف کو تخت سحر تیار کر کے روانہ ہوا اور صاحبقران مع حکیم اسقلینوس و حکیم شیماطین و دیگر سرداروں و اہل لشکر کے و خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ صاحبقران چلے صاحبقران ان سب کو لیے ہوئے طرف فرودگاہ کے چلے تھے کہ ایک پنجہ گرا خواجہ کی کمر مین لپٹا اور خواجہ کو لے کر اُڑا خواجہ چلائے کہ یا صاحبقران دیکھیے کوئی مجھکو لیے جاتا ہی صاحبقران نے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ خواجہ لٹکے ہوئے چلے جاتے ہین کمان دوش پر سے لی ترکش سے تیر کہ نشانہ خدنگ کرون جیسے قصد کیا کہ تیر لگاؤن کہ خواجہ غائب ہو گئے بس صاحبقران افسوس کنان طرف بارگاہ کے چلے اور پنجہ خواجہ کو لیے ہوئے جاتا ہی اب یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہو گا انشاء اللہ تعالے اگر حیات مستعار نے وفا کی اس جلد کو مین نے اسی مقام پر ختم کیا کہ بادشاہ طلسم صاحبقران سے اجازت لے کر ایک طرف کو چلا ہی خواجہ کو پنجہ لے گیا ہی صاحبقران بارگاہ کو جاتے ہین چند ساحران سیہ کار مردار خواروں کو اس حال سے آگاہ کرنے جاتے ہین کہ بے ستون مارا گیا ملکہ برجیس آفتاب منظر اپنے مقام پر اشتیاق صاحبقران مین بیٹھی ہوئی دمبدم کی خبر منگاتی ہی ملکہ لعلان حور پیکر اپنے کوہ پر خواجہ کے فراق مین بیقرار ہی بس یہ سب حال جلد دوم مین تحریر ہو گا مین اس جلد کو ختم کرتا ہون اور ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ جو عیب اس مین ملاحظہ فرمائین اُسکو از راہ مہربانی معاف فرمائین میری عرق ریزی پر خیال کر کے کیونکہ انسان مرکب ہی خطا و نسیان سے زیادہ والسلام خیر اختتام فقط

تمام شد جلد اول طلسم زعفران زار سلیمانی

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ خالق بے نیاز کریم کارساز و تحفہ درود و سلام بحضور سرور کائنات مفخر موجودات علیہ افضل التحیتہ والصلوات وہدیۂ درود پر آل اطہار و ائمہ کبار علیہم السلام کہ کتاب طلسم زعفران زار سلیمانی جسکے داستانہائے رنگین و مضامین

دلنشین کے دیکھنے کا زمانہ مشتاق تھا جسکو منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا اور شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے اختتام کو پہونچایا اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اثر کارپرداز قدیم مطبع نے بعبارت شائستہ وطرز بائستہ ترتیب دیا الحمد للہ کہ اسکی پہلی جلد حسب الحکم جناب فیضمآب سرچشمہ جود وکرم عالی ہمم مرجع اہل کمال منبع فیض وافضال خلق مجسم معظم ومکرم جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور مین بماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر کحل الجواہر چشم نظارگیان ہوئی خداوند کریم مقبول عالم فرمائے